

Kitab Nagri Special

میرے ہمنوا

از قلم ارفہ اعجاز

وہ ساکت سی بیٹھی تھی اسے کے آس پاس کیا ہو رہا تھا لوگ کیا کہہ رہے تھے اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا اس کا دماغ بس اک بات پہ اٹکا ہوا تھا کہ اس کی بارات نہیں آرہی تھی

لوگ آپس میں چہ میگوئیاں کر رہے تھے کوئی اسے بدکردار کہہ رہا تھا کہ شاید لڑکی میں کوئی جھول ہو اس لیے لڑکا عین بارات والے دن غائب ہو گیا تو کوئی دلہے کو کوس رہا تھا لیکن وہ بے حس سی اپنی جگہ سر جھکائے بیٹھی تھی جیسے اس سارے معاملے میں اس کی ذات شامل ہی نہ ہو

"اب کون کرے گا میری بچی سے شادی؟ بے قصور ہوتے ہوئے بھی یہ مورد الزام ٹھہرائی جائے گی" اک عورت نے روتے ہوئے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"ماہیر کتنی دفعہ بولا ہے مجھے آپنی کہا کرو" عشال نے ناول بند کر کے اسے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے اسے سنجیدگی سے ٹوکا تھا

"اسے چھوڑو عشی اک نیا پزاہٹ کھلا ہے چلو وہاں سے پزا کھانے چلتے ہیں" اس کی بات کو ہوا میں اڑا کر اس نے اپنی ہانگی تھی

"نہیں مجھے کوئی شوق نہیں تم جاؤ ساتھ کسی اور کو لے جاؤ سب فری ہی ہیں" اس نے کہتے دوبارہ ناول اٹھا لیا تھا

"مس عشال آپ مجھے بتادیں کہ آپ میں کون سی بوڑھی روح سمائی ہوئی ہے؟ یا آپ کتنی بوڑھی ہو چکی ہیں جو خود کو اتنا سو برد کھانے کی کوشش کرتی ہیں؟" اس نے انکھیں سکیرٹے سنجیدگی سے اس سے پوچھا تھا

"انہیں چھوڑیں پہلے آپ بتائیے محترم ماہیر صاحب کے آپ میں کون سی کنجوس روح پائی جاتی ہے جو عشی آپنی کے علاوہ آپ کسی کو کہی لے جانے کی آفر ہی نہیں کرتے" اس آواز کو سن کر دونوں نے دروازے کی طرف گردنیں موڑی تھیں جہاں پوری پلٹن کو کھڑا دیکھ کر دونوں نے گہری سانس بھری تھی

"کیونکہ میرے پاس مفتا توڑنے والوں کے لیے کوئی آفر موجود نہیں ہے" اس نے بھی شانِ بے نیازی سے کہا تھا

"نہیں عشی آپ تو جیسے اپنے ساتھ ساتھ تمہارا بھی بل پے کرتی ہیں" مشال نے دونوں ہاتھ کمر پہ رکھتے اونچی آواز میں کہا تھا

"دفعہ میرے ہوتے ہوئے عشقی کیوں بل پے کرے گی؟" اس کی بات وہ تیزی سے بولا تھا

Kitab Nagri Special

"تو ہم سے پھر کیوں پہلے جگا ٹیکس مانگتے ہو؟" ہارون نے بھی اپنا حصہ ڈالا تھا

"میری مرضی" اس نے کندھے اچکائے تھے

"عشال آپنی پلیز چلیں نہ آپ تب ہی ماہیر بھائی داکنچوس ہمیں ساتھ لے کر جائیں گے اور ہم نے پزا کھانا ہے یہ تب ہی ممکن ہیں جب آپ ساتھ ہوں گی" اب کے زارون نے اس کی منت کی تھی

"ہاں آپنی پلیز" ماہر کیوں پیچھے رہتا اس نے بھی اپنی سی کوشش کی تھی

"اوکے اوکے ٹھیک ہے میں بھی چلتی ہوں" سب کو منتیں کرتے دیکھ اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا اس لیے مان گئی تھی

"یا ہو تھینک یو آپنی" سب نے کورس میں کہا تھا

"اب جاؤ تیار ہو جاؤ سب اور ہاں لائے اور علایا کو بھی کال کر کے تیار ہونے کو بول دو انہیں بھی پک کر لیں گے" ماہیر نے کہا تو سب سر ہلاتے ہوئے وہاں سے چلے گئے

"اب تم بھی جا کر تیار ہو جاؤ یا تمہیں باقاعدہ انویٹیشن دوں" ماہیر کو ہنوز وہی بیٹھے دیکھ کر اس نے طنز کیا تو وہ ہڑبڑا کر اٹھا اور تیزی سے باہر نکل گیا وہ بھی کبرڈ سے ڈریس نکالتے واش روم کی طرف بڑھ گئی تھی

Kitab Nagri Special

بڑوں سے اجازت لے کر دو گاڑیوں میں یہ چھوٹا سا قافلہ روانہ ہوا تھا اک گاڑی میں ہارون زارون اور ماہر تھے جبکہ دوسری گاڑی میں ماہیر عشال مشال لائبہ اور علایا تھے

لائبہ اور علایا کو انہوں نے ان کے گھر سے پک کیا تھا جو کہ ان کے گھر سے بس پانچ منٹ کی دوری پہ تھا "یہ آج کس خوشی میں پڑا کھلایا جا رہا ہے؟" لائبہ نے بیٹھتے ہی پوچھا تھا

"کسی خوشی میں نہیں یہ ماہیر بھائی عشی آپنی کو لے کر جا رہے تھے زبردستی ہم بھی آگئے" مشال نے دانت نکالتے کہا تھا اس کی بات پہ آگے بیٹھے ان دونوں نے اسے گھورا تھا

"بچو یہ آخری بار یہ آئندہ دیکھوں گا میں کیسے تم لوگ میرے پیسے پہ موجیں کرتے ہو" منہ پہ ہاتھ پھیر کر ماہیر نے اسے وارن کیا تھا

"تب کی تب دیکھی جائے گی فلحال تو کھائیں نہ" عشال نے کندھے اچکاتے کہا تو لائبہ اور علایا ہنس دیں جبکہ ماہیر بس دانت پیس کر رہ گیا تھا اور عشال خاموشی سے سب کو دیکھ رہی تھی

"اب مجھے کسی کی آواز آئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا" ماہیر کو منہ کھولتے دیکھ کر عشال نے سخت لہجے میں کہا تو وہ کڑوے گھونٹ بھرتا چپ کر گیا تھا

تھوڑی دیر بعد اس نے گاڑی پیزا ہٹ کے سامنے پارک کی تھی ان کے ساتھ ہی ہارون لوگ بھی تھے اندر جا کر انہوں نے دو ٹیبل کمبائن کروائے تھے اور ساتھ اپنی اپنی پسند کا آرڈر کیا تھا

Kitab Nagri Special

"واہ کیا مزے کا پزا ہے کیا کہنے ہیں" ویٹر کے سرو کر کے جانے کے بعد پیزے کی پہلی بائٹ لیتے ہارون نے ندیدے پن سے کہا تھا مقصد صاف ماہیر کو چڑانا تھا کبھی کبھی ہی تو وہ ہاتھ آتا تھا

"ہارون بھائیسی کبھی آپ بھی اپنی جیب ہلکی کر لیے کریں کب تک مفتا توڑتے رہیں گے" مشال نے بھائی پہ زور ڈالتے کہا تو ماہیر نے باقاعدہ اس کا کندھا تھپتھا کر اسے شاباشی دی تھی

"چوہیا تم تو چپ ہی رہو تم خود کون سا اپنے پیسوں کا کھا رہی ہو" ہارون نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا جبکہ اپنے لیے چوہیا لفظ سن کر مشال تو لال پیلی ہو گئی تھی جبکہ باقی سب کھانے کے ساتھ ساتھ ہنس رہے تھے

"تم خود ہو گے چوہے تمہاری ہونے والی بیوی ہو گی چوہیا" مشال نے بھی حساب برابر کیا تھا

"تم لوگ پزا کھانے آئے ہو یا لڑنے؟" عشال کے سنجیدگی سے کہنے پہ سب اپنی اپنی جگہ خاموش ہوئے تھے لیکن یہ خاموشی صرف چند لمحوں کے لیے تھی اس کے بعد وہ پھر شروع ہو گئے تھے کھانے کے بعد جب بل کی باری آئی تو ماہیر نے اطمینان سے چمیر سے کمر ٹکاتے سب کو دیکھا تھا

"چلیں اب سب اپنا اپنا بل نکالو" ماہیر نے سکون سے کہتے سب کو بے سکون کیا تھا

"کیا مطلب؟" سب چلائے آس پاس ٹیبل پہ بیٹھے لوگوں نے ان نمونوں کو گھورا تھا جن کی اونچی آوازوں کو وہ کب سے برداشت کر رہے تھے

"وہی مطلب ہے جو تم لوگ سمجھ رہے ہو" اس کے اطمینان میں کوئی کمی نہ آئی تھی

"ہم لوگ اسی شرط پہ آئے تھے کہ بل توپے کرے گا" ہارون نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"مجھے تو تو ایسی کوئی شرط یاد نہیں" ماہیر نے ماتھے کو کھجاتے پر سوچ آواز میں کہا تو سب نے صدمے سے اسے دیکھا تھا

"عشی آپ" اسے گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے دیکھ کر سب نے عشال کے نام کی دہائی دی تھی

"کوئی بات نہیں میں دے دیتی ہوں سب کابل" عشال نے کہتے نیچے چمیر کے ساتھ پڑا اپنا ہینڈ بیگ اٹھایا تھا

"ارے ارے آپ کیوں کرو گی بل پے؟" ماہیر جلدی سے بولا تھا

"تم نہیں کر رہے تو میں کر دیتی ہوں" عشال نے سادگی سے کہا

"نہیں آپ رہنے دو میں خود ہی پے کرتا ہوں" ماہیر نے اس منع کرتے کہا اور جیب سے والٹ نکالتے سب کو گھورا تھا جو اسے ہی دیکھتے دانت نکال رہے تھے ماہیر کے دیکھنے پہ ہارون نے اک آنکھ دبائی تھی جبکہ ماہیر بس دانت پیس کر رہ گیا تھا سب کو پتہ تھا عشال کے سامنے وہ کسی کو کچھ نہیں کہے گا اس لیے سب پھیل رہے تھے

پھر بل پے کرتے اک دوسرے کی ٹانگ کھینچتے وہ واپس گھر کی طرف چلے گئے تھے

www.kitabnagri.com

"شیرازی ہاؤس" تین منزلوں پہ مشتمل اک شاندار عمارت ہے جس میں تین فیملیاں بستی ہیں تینوں سگے بھائی ہیں جو کہ بہت پیار سے رہ رہے ان کی گارمنٹس شاپ تھی جو کہ تینوں بھائیوں کی محنت سے آج اک مال کی شکل میں تبدیل ہو چکی تھی

Kitab Nagri Special

سب سے بڑے بھائی "سلطان شیرازی" اپنی اہلیہ "نورین بیگم" اور بیٹی "عشال شیرازی" کے ساتھ سب سے اوپر والے پورشن میں رہتے تھے لیکن پھر ان کے انتقال کے بعد عشال نیچے شفٹ ہو گئی تھی

ان سے چھوٹے "الطاف شیرازی" اپنی اہلیہ "خدیجہ بیگم" اور بچوں کے ساتھ دوسرے پورشن میں رہتے ہیں ان کے تین بچے بڑا بیٹا "ماہیر شیرازی" اس سے چھوٹے دو جڑواں "مشال شیرازی" اور "ماہر شیرازی" سلطان صاحب کے انتقال کے بعد عشال الطاف صاحب کے پورشن میں رہنے لگ گئی تھی

سب سے چھوٹے "الیاس شیرازی" نیچے والے پورشن میں رہتے ہیں اپنی زوجہ "ناہید بیگم" اور دو بیٹوں "ہارون شیرازی" اور "زارون شیرازی" کے ساتھ

ان کی اک بہن بھی ہیں "مہرین بیگم" جن کی شادی چچا زاد "ارشاد شیرازی" سے ہوئی ہے ان کی بس دو بیٹیاں "لاببہ شیرازی" اور "علایا شیرازی"

وہ سب کزنز آپس میں کرائم پارٹنر ہیں سوائے عشال کے پہلے وہ بھی بہت ہنس مکھ تھی لیکن اپنے والدین کی وفات کے بعد وہ بہت ریزرو ہو گئی تھی

www.kitabnagri.com

سب کزنز میں عشال ہی سب سے بڑھی ہے وہ چار سال کی تھی جب ماہیر پیدا ہوا تھا وہ گڈ اسب سے زیادہ عشال کو پسند آیا تھا اس لیے وہ اپنا زیادہ وقت ماہیر کے ساتھ گزارتی تھی

ماہیر اور ہارون تقریباً ہم عمر تھے اور مشال ماہر اور زارون ہم عمر تھے لائبہ ان تینوں سے اک سال چھوٹی تھی اور علایا دو سال ان سب کی عمریں بلترتیب چھبیس بائیس اکیس بیس اور انیس ہیں

Kitab Nagri Special

جوں جوں وقت گزرتا گیا ماہیر اور عشال کی اٹیچمینٹ بہت بڑھ گئی تھی پھر جب عشال دس سال کی اور ماہیر چھ سال کا تھا تب اک کار حادثے میں سلطان صاحب اور نورین بیگم کا انتقال ہو گیا تھا اس کے بعد عشال چپ ہو گئی تھی نہ کسی سے زیادہ بات کرتی تھی نہ ملتی تھی

حتیٰ کہ اس نے ماہیر کے ساتھ بات کرنا بھی بند کر دی تھی لیکن تب تک ماہیر اس کا بری طرح عادی ہو چکا تھا اس لیے اس کے لاکھ دھتکارنے کے باوجود اس کے پاس جا کر ہی دم لیتا تھا اس طرح عشال بہت زیادہ تو نہیں لیکن کافی حد تک پھر اس سے اٹیچ ہو گئی تھی

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ماہیر اس کے معاملے میں حد سے زیادہ پوزیسو ہو گیا تھا اگر وہ کسی سے مسکرا کر بات بھی کر لے تو اس کا دل کرتا تھا اس انسان کا گلہ دبا دے

سب کو پتہ تھا ماہیر کی سب سے بڑی کمزوری عشال ہے ویسے وہ کسی کے ہاتھ نہیں آتا تھا اس لیے سب نے جب اس سے کوئی کام نکلوانا ہوتا تو عشال کے ذریعے کرواتے تھے تاکہ وہ چاہ کر بھی انکار نہ کر سکے

باقی سب اسے آپنی ہی کہتے تھے سوائے ماہیر کے اس بات پہ بھی رشتے داروں نے کافی باتیں بنائیں جنہیں سن کر عشال نے اسے کافی دفعہ کہا تھا مجھے آپنی بولا کرو لیکن وہ اک سے سن کر دوسرے سے نکال دیتا تھا

عشال چھبیس سال کی ہو چکی تھی اس دوران اس کے اک دورشتے بھی آئے تھے جنہیں ہمیشہ ماہیر بھگادیتا لیکن سب سے چھپ کہ اس سے یہ برداشت نہیں ہوتا تھا کہ اس علاوہ کوئی عشال کو دیکھے بھی اس نے ایم بی اے میں ایڈمیشن لیتے ہی اس نے الطاف صاحب کے ساتھ آفس جانا شروع کر دیا تھا تاکہ وہ جلد سے جلد اپنے پیروں پہ

Kitab Nagri Special

کھڑا ہو سکے اور عشال کو اپنے نام کروا سکے اور اس کا ارادہ تب ہی سے اپنی فیملی گزارنے کا تھا لیکن آگے کیا ہونا طے
یہ تو بس رب کی ذات کو پتہ ہے

جاری ہے!!

صبح ناشتے کی ٹیبل پہ سب جمع تھے رہتے وہ الگ الگ پورشنز میں تھے لیکن ناشتہ کھانا اکٹھا ہی ہوتا نیچے والے پورشن میں سب نے کالج یونیورسٹی جانا تھا اس لیے ناشتے کی ٹیبل پہ ہمیشہ کی طرح اک افراتفری مچی ہوئی تھی جبکہ الطاف صاحب اور الیاس صاحب جاچکے تھے

"چوہیا یہ جو س کا جگ تو پاس کرنا" ہارون نے مشال کو کہا جو اپنے ناشتے سے بھرپور انصاف کر رہی تھی اس کی آواز یہ سر اٹھاتے اسے گھورا تھا

"آپ کے کون سا ہاتھ ٹوٹے ہوئے ہیں خود پکڑ لیں" خدیجہ بیگم اور ناہید بیگم کا لحاظ کرتے اس نے خود کو کچھ کہنے سے باز رکھتے اس کی تعریف میں چند ہی الفاظ کہے تھے

"مشال کیا طریقہ ہے یہ بات کرنے کا؟" خدیجہ بیگم نے مشال کو گھورتے ہوئے کہا تھا

"ماما آپ انہیں تو کچھ نہیں کہا انہوں نے بھی تو مجھے چوہیا کہا ہے" اس نے شکایتی لہجے میں کہتے اک نظر ہارون کو دیکھا تھا جو زبان نکالتے اسے چڑا رہا تھا

Kitab Nagri Special

"ارے بڑی ماما بس تو چڑیا بولا تھا اب اسے چوہیا کی سمجھ آئی ہے تو اس میں میرا کیا قصور ہے" ہارون نے انتہائی معصوم شکل بناتے کہا تھا جس پہ مشال نے اسے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا تھا

"اوتے بندر بات سن" اس سے پہلے کے مشال کچھ کہتی ماہیر نے ہارون کو مخاطب کیا تھا

"اے تیری تو ایسی کی تیری یہ بندر کسے بولا ہے؟" ہارون تو آستین اوپر کرتے لڑنے مرنے پہ تیار ہو گیا تھا

"میں برادر بولا ہے اب تجھے بندر کی سمجھ آئی ہے تو اس میں میرا کیا قصور؟" ماہیر نے بھی ہارون کے انداز میں کہا تو مشال نے اونچی آواز میں قہقہہ لگایا جبکہ ہارون نے دانت پیستے دونوں بہن بھائی کو دیکھا تھا

"ماہر بیٹا یہ تم کب سے بیٹھے پراٹھے کو کیوں گھور رہے ہو؟" ناہید بیگم نے ماہر سے پوچھا جو کب سے پراٹھے پہ نظریں جمائے اسے گھور رہا تھا

"مامیہ پراٹھے کو نظروں ہی نظروں سے کھانے کا انوکھا ریکارڈ بنانے والا ہے" ماہر سے پہلے زارون بولا تھا جس پہ ناہید بیگم نے اسے گھورا تھا

"چھوٹی ماما میں یہ سوچ رہا ہوں پراٹھا آخر گول ہی کیوں ہوتا ہے؟ یہ چورس بھی ہو سکتا تھا یا مربع مستطیل یا مثلث کی شکل میں بھی تو ہو سکتا تھا" اس نے پر سوچ آواز میں کہا تھا اس کی بات سن کر سب کا ہنس ہنس کے برا حال ہو گیا تھا جبکہ خدیجہ بیگم اور ناہید بیگم نے اپنا ماتھا پیٹا تھا

"بیٹا تمہارے پاس بھی تو عقل ہو سکتی تھی نہ وہ کیوں نہیں ہے؟" خدیجہ بیگم نے اسے دیکھتے دانت پیس کر کہا تھا ان کی بات یہ سب کا فہمہ اک بار پھر بے ساختہ تھا جبکہ اپنی بے عزتی یہ ماہر سب کو گھور کے ہی رہ گیا تھا

Kitab Nagri Special

"پتہ نہیں یہ آفت کی پڑیاں چلی کس پہ گئی ہیں اک میری عشال ہی پیاری بچی ہے" خدیجہ بیگم نے سب کو کوستے
آخر میں عشال کو دیکھتے محبت سے کہا تھا جو خاموشی سے سر جھکائے ناشتہ کرنے میں مصروف تھی

جن کو شرم دلانے کے لیے یہ کہا گیا تھا وہ سارے تو سدا کے تھے ہی ڈھیٹ انہیں کون سا کوئی فرق پڑنا تھا لیکن
انہیں یہ پتہ تھا اب کلاس سٹارٹ ہونے والی ہے اس لیے سارے آہستہ آہستہ وہاں سے کھسک گئے تھے

سب یونیورسٹی سے آکر سو رہے تھے جبکہ ماہیر آفس جاچکا تھا اس لیے پورے شیرازی ہاؤس میں چین و سکون تھا
لیکن یہ سکون تھوڑی دیر تک ہی تھا اک اک کر کے سارے اٹھ کر اب لان میں جمع تھے سونے کی وجہ سے سب
کو سستی ہو رہی تھی اس لیے بے زار سے بیٹھے تھے

"یار کچھ کرو بہت بور ہو رہا ہوں" زارون نے بے زاری سے سب کو دیکھا تھا جو لان میں گھاس پہ چوکڑی مارے
منہ لٹا کر بیٹھے تھے

"کیوں ہم بندر ہیں جو تمہیں کرتب کر کے دیکھائیں" ہارون نے جل کر کہا تھا

"ارے واہ ابھی صبح ہی تو آپ کو بندر کا خطاب ملا ہے اسی خوشی میں دو چار کرتب دکھا ہی دیں" ہارون کو دیکھتے
مشال نے مزے سے کہا تھا جو اب میں ہارون نے بس اسے گھورنے پہ ہی اکتفا کیا تھا

"یار کیوں نہ پھپھو کے گھر چلیں؟" تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد ماہر بولا تو سب کو اس کا آئیڈیا پسند آیا تھا مشال
اند دھباگی تھی تاکہ خدیجہ بیگم کو جانے کا بتا آئے اور ساتھ عشال کو بھی چلنے کا کہے

Kitab Nagri Special

"عشی آپي ہم لوگ پھپھو لوگوں کے یہاں جارہے ہیں آپ بھی چلیں" دروازہ ناک کر کے اجازت ملنے پہ اندر داخل ہو کر اس نے کہا عشال جو میگزین پڑھ رہی تھی سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا

"نہیں میں نہیں جارہی تم لوگ جاؤ" اسے کہہ کر عشال نے نظریں واپس میگزین پہ جمائی تھیں

"چلیں نہ آپو مزہ آئے گا" مشال نے اک اور کوشش کی تھی لیکن عشال نے انکار دیا تو وہ مایوس ہو کر چلی گئی تھی

"ماما ہم لوگ پھپھو کی طرف جارہے ہیں" عشال اونچی آواز میں خدیجہ بیگم کو کہتے ان کی کوئی بھی سنے بغیر باہر نکل گئی تھی پیچھے سے خدیجہ بیگم بس اسے گھور کے رہ گئی تھیں

"عشی آپي نہیں جارہی" اس نے باہر آ کر انہیں بتایا جو اسی کا انتظار کر رہے تھے پھر وہ سارے باہر نکل آئے ادھر ادھر دیکھتے سب پہ کمیٹ پاس کرتے وہ آگے بڑھ رہے تھے

"زارون شکار" ماہر نے زارون کے کان میں کہتے سامنے کی طرف اشارہ کیا تھا جہاں اک بچہ چاکلیٹ ہاتھ میں لیے کھڑا تھا

دونوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اک دوسرے کو اشارہ کیا تھا پھر خاموشی سے بچے کی طرف بڑھ گئے تھے بچے کے آس پاس کوئی بھی نہیں تھا جبکہ ہارون اور مشال نے پہلے حیرت سے انہیں دیکھا تھا اور پھر اک دوسرے کو دونوں کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ دونوں کوئی کانٹ کرنے والے ہیں

Kitab Nagri Special

زارون اور ماہر نے بچے کے پاس کھڑے ہو کر پہلے آس پاس دیکھتے اچھی طرح تسلی کی پھر ماہر نے اس نے ہاتھ سے چاکلیٹ چھینی تھی چاکلیٹ کے چھینتے ہی بچے نے رونا شروع کر دیا اور ان دونوں نے دوڑ لگادی تھی ان کے پیچھے مشال اور ہارون بھی بھاگے تھے کہ کہیں ان کی ہی چھترول نہ ہو جائے

چاروں نے مہرین بیگم کے گھر کے دروازے پہ ہی بریک لگائی تھی مشال اور ہارون اپنی سانس بحال کرنے میں مصروف تھے جبکہ زارون اور ماہر چاکلیٹ ہاف ہاف کر کے کھانے میں مصروف تھے

دونوں نے سانس بحال کر ان دونوں کو گھورا تھا جبکہ وہ ان کی گھوری کی پروا کرتے بغیر گیٹ سے اندر داخل ہو گئے تھے جو ابھی چوکیدار نے ان کے بیل بجانے پہ کھولا تھا بیل کی آواز پہ ہارون کی آنکھیں بھی چمکی تھیں اس نے مشال کو اندر جانے کا کہا تھا اور خود ساتھ والوں کی بیل پہ ہاتھ رکھ کے ہٹانا بھول گیا اور اس سے پہلے کہ کوئی گیٹ پہ آتا وہ چھپک سے مہرین بیگم کے گھر میں داخل ہو گیا تھا

"تم لوگوں نے کون سی ریس میں حصہ لیا ہوا تھا جو سب کی سانس پھولی ہوئی ہے" لائبہ نے چاروں پہ طنز کیا کیونکہ پہلے وہ دونوں پھر مشال اور اب ہارون جس طرح سے آکر گر رہے تھے دونوں بہنیں حیرانی سے انہیں دیکھ رہی تھیں اس کے سوال کے جواب میں انہوں نے دونوں قصے ان کے گوش گزار دیے تھے

"یہ کیا ہم دونوں کے بغیر ہی کارنامے کر لیے" لائبہ نے ساری بات سن کر نزوٹھے لہجے میں کہا تھا ایسے ہی تاثرات علایا کے چہرے پہ چھائے تھے

"فارپور کانسٹانفار میشن یہ حادثے رستے میں پیش آئے ہیں یہ کوئی پری پلینڈ نہیں تھے" ماہر نے تیکھی نظروں سے اسے دیکھتے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"پھر بھی آپ لوگوں نے ہمیں زرا مس نہیں کیا" علایانے روٹھی نظروں سے سب کو دیکھا تھا
"اوہیلو مس علایا زیادہ دیو داس بننے کی ضرورت نہیں ہے اور گھر مہمان آئے ہیں کچھ کھلاؤ پلاؤ کیا کب سے باتیں
بھگار رہی ہو دونوں" صدا کے پیٹوزارون نے دونوں کو گھورتے کہا تھا
"کیوں گھر والے کچھ نہیں دیتے کھانے کو؟" علایانے بھی طنز کا تیر چلایا تھا اور پھر اک اور جنگ کا آغاز ہو گیا تھا جو
کہ مہرین بیگم کی آمد پہ ہی ختم ہونی تھی اور وہ اس وقت گھر پہ موجود نہیں تھیں

شام کو الطاف صاحب الیاس صاحب اور ماہیر گھر آئے تو ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی ماہیر سمجھ گیا کہ پوری
پلٹن گھر نہیں ہے اس لیے خاموشی چھائی ہوئی ہے وہ خدیجہ بیگم اور ناہید بیگم کو سلام کر کے عشال کے کمرے کی
طرف بڑھ گیا اور اس کی توقع کے عین مطابق عشال اپنے کمرے میں ہی تھی
"آپ نہیں گئیں باقی پلٹن کے ساتھ پھپھو کی طرف؟" ماہیر نے عشال سے کہا جو الماری میں منہ دیے پتہ نہیں
کیا تلاش کر رہی تھی

www.kitabnagri.com

"نہیں" مختصر جواب دیا گیا تھا

"اچھا چھوڑیں ادھر آئیں ان میں سے کوئی گاڑی پسند کریں میں نئی خرید رہا ہوں" اس کا ہاتھ پکڑ کے اسے بیڈ پہ
بیٹھاتے اس کے آگے موبائل کیا تھا کیونکہ ہمیشہ اس نے جو چیز بھی خریدنی ہوتی تھی وہ عشال کی پسند سے ہی
خریدتا تھا

Kitab Nagri Special

"ابھی اک سال پہلے ہی تو تم نے کارلی ہے نا؟" عشال نے حیرت سے اسے دیکھا تھا

"وہ تو بابا نے لے کر دی تھی یہ میری اپنی سیونگنز ہیں تقریباً چھ مہینے ہو گئے مجھے آفس جاتے ہوئے سیلری ساری جمع کی ہوئی کیونکہ بابا علیحدہ سے پاکٹ منی دیتے" اس نے مزے سے کہا تھا

"لیکن پھر بھی یہ فضول خرچی ہے اچھی بھلی گاڑی ہے پہلی "عشال نے تاسف سے کہا تھا

"یار عشال موڈ خراب نہیں کریں پسند کریں" ماہیر نے اس کے سامنے موبائل رکھتے ہوئے کہا تھا عشال نفی میں سر ہلاتے موبائل کی طرف متوجہ ہو گئی جس میں تین چار سپورٹس کار کی پکچرز تھیں اس نے اک بلو کلر کی کارڈن کر کے موبائل اسے واپس کیا تھا

"یہ تو بہت مہنگی ہیں اتنی سیونگنز ہیں تمہاری؟" عشال نے اسے دیکھتے کہا تھا

"شاید،، اگر کم ہوئے تو ڈیڈ سے لے لوں گا" اس نے موبائل پہ ہی نظریں جمائے کہا تھا اتنے میں نیچے سے شور کی آوازیں آنے لگی تھیں

"چلیں آجائیں بھی نیچے چلیں لگتا ہے ہمارے گھر کے ویلے لوگ آچکے ہیں واپس "عشال سے کہتے اس کی سنے بغیر وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے باہر نکل آیا

"ارے بھائی آئیں آپ ہم آپ کو اپنے آج کے کارنامے بتاتے ہیں" ان دونوں کو آتے دیکھ کر ماہر نے کہا پھر آج کے واقعات سارے اس کے گوش گزار دیے

Kitab Nagri Special

"شرم تو نہیں آئی تم لوگوں کو بچے سے چاکلیٹ چھینتے ہوئے؟" مشال نے ماہر اور زارون کو گھورتے ہوئے کہا تھا

"ارے آپی تو اس بچے کو کیا ضرورت تھی ہمارے سامنے چاکلیٹ کھانے کی اسے دیکھ کر ہمارا دل مچل گیا تو اس میں ہمارا کیا قصور؟" زارون نے کندھے اچکاتے کہا تھا

"نہیں قصور تم لوگوں کا نہیں ہم لوگوں کا ہے کہ تم لوگوں کو شتر بے مہار چھوڑا ہوا ہے" الطاف صاحب کی آواز یہ سب نے کرنٹ کھا کر آواز کی سمت دیکھا تھا اور اپنی اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے

"ہاں تو کیا کہہ رہے تھے تم اب بولو" الطاف صاحب نے آگے بڑھ کر زارون کا کان پکڑتے کہا تھا

"وہ بڑے بابا میں کہہ رہا تھا بچوں سے چیزیں چھیننا بری بات ہے اور ماہر کو کہہ رہا تھا شرم کیا کرو کچھ "زارون نے جلدی جلدی کہا تھا اور ماہر جو وہاں سے بھاگنے کے چکر میں تھا اسے گھورنے لگا تھا

"زارون کے بچے کیوں جھوٹ بول رہے تھے تم بھی میرے ساتھ تھے اب بابا کے سامنے مکروہ نہیں تو میں تمہارا تھو بڑا گاڑ دینا ہے" ماہر غصے سے بولا تھا

"بیٹا جی تم کیا تھو بڑا بگاڑو گے تم دونوں کی سروس تو میں کرتا ہوں" الطاف صاحب نے ماہر کان بھی پکڑ لیا تھا جبکہ باقی سب لطف اندوز ہو کر دیکھ رہے تھے

Kitab Nagri Special

"تم دونوں کی سزا یہ ہے کہ اک ہفتے کے لیے تم لوگوں کی پاکٹ منی بند ہے اور اک ہفتہ تم لوگ پوائنٹ سے یونی جایا کرو گے" الطاف صاحب نے دونوں کے کان چھوڑتے ہوئے اطمینان سے کہا تھا جبکہ ان کی بات سن کر وہ دونوں صدمے میں چلے گئے تھے

"کیا ایا؟" صدمے سے نکلتے دونوں چیخے تھے

"ہاں بالکل اگر کوئی چوں چاں ہوئی تو یہ سزا بڑھ بھی سکتی ہے" انہیں کچھ کہنے کے لیے منہ کھولنا دیکھ کر الطاف صاحب نے کہا تو وہ دونوں منہ بناتے وہاں سے واک آؤٹ کر گئے اور ان کے پیچھے الطاف صاحب بھی وہاں سے چلے گئے اور وہ اب جو کب سے اپنی ہنسی کو کنٹرول کر رہے تھے الطاف صاحب کے جاتے ہی ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو گئے جبکہ عشال بس انہیں افسوس سے دیکھ کر ہی رہ گئی تھی

آج سنڈے تھا اس لیے سب دیر سے جاگے تھے سب ڈائننگ ہال میں موجود تھے اور ان میں سے کچھ ابھی بھی سوئی جاگی کیفیت میں تھے سپیشلی ماہر اور زارون بقول ان کے پوائنٹ سے دکھے کھا کر جاتے ہوئے ان کی ہڈیاں گھس گئی ہیں اور اوپر سے پاکٹ منی بھی بند کے کچھ کھا ہی لے یونی جا کر خیراتنے غریب تو وہ تھے نہیں

"اور سناؤ بیٹا جی کیسے جارہے ہیں دن رات؟" الطاف صاحب نے دونوں کو دیکھ کر طنزاً مسکراتے ہوئے کہا تھا

"بہت اچھے" دونوں نے نروٹھے پن سے کہا تھا لیکن الطاف صاحب نے کوئی خاص ری ایکشن نہ دیا تو دونوں منہ بسور کر رہ گئے تھے

Kitab Nagri Special

"اور ماہیر بیٹا لے لی ہے گاڑی" الیاس صاحب نے پوچھا تو ساری ینگ پارٹی نے چونک کر پہلے الیاس صاحب کو پھر ماہیر کو دیکھا تھا سوائے مشال کے اور دونوں خواتین بھی آرام سے ناشتہ کرنے میں مصروف تھیں

"ویٹ ویٹ کون لے رہا ہے گاڑی؟" ہارون نے کہا تھا

"ماہیر اور کون" الیاس صاحب کے جواب میں سب نے صدمے سے اسے دیکھا تھا یعنی نئی گاڑی لے رہا تھا اور اپنے گینگ کو بتایا بھی نہیں تھا اتنی بڑی غداری سب سے ہضم نہیں ہو رہی تھی

"یہ نا انصافی ہے ہمیں پوائنٹ سے یونی بھیجا جا رہا ہے اور ان صاحب کو نئی گاڑی دلائی جا رہی ہے" ماہر نے چیختے ہوئے کہا تھا

"اور وہ بھی کوئی عام کار نہیں سپورٹس کار" ماہیر نے جلتی پہ تیل پھینکنے کا کام کیا تھا

"بابا بڑے بابا یہ غلط بات ہے ہم دھرنادیں گے دھرنا" زارون نے جذباتی لہجے میں کہا تھا

"اور بیٹا جی بیس تمہارے کان کے نیچے دو دھروں گا اپنے پیسوں سے لے رہا ہے وہ تم لوگ بھی کوئی کا دھندا کرو اور لے لو" الطاف صاحب نے سب کو گھورتے ہوئے کہا تھا

"یار بھائی ٹریٹ کب دے رہے ہیں؟" مشال کیوں پیچھے رہتی اس نے بھی اپنا شو شا چھوڑا تھا اس کی بات پہ ماہیر سمیت سب نے اسے گھورا تھا یہاں کون سا مسئلہ زیر بحث تھا اور ان محترمہ کو کھانے کی سوچ رہی تھی

"میں اس دفعہ کسی کو کچھ نہیں کھلا رہا خبردار فقیروں کی طرح میرے پیچھے ہڑے تو" ماہیر نے انگلی اٹھا کر سب کو وارن کیا تھا

Kitab Nagri Special

"کیوں؟؟ اک تو ہمارے ساتھ نا انصافی ہو رہی اور اوپر سے ہم تم سے ٹریٹ بھی نہ مانگیں" سب کی سوچ کو زبان ہارون نے دی تھی اور اسے گھورتے ہوئے کہا تھا

"گاڑی خریدنے کے بعد میرا پاس کچھ نہیں بچتا جس سے میں تم غریبوں کو کچھ کھلا سکوں" ماہیر نے کندھے اچکاتے کہا تھا جس پہ سب نے دانت پیسے تھے جبکہ ہارون جو ماہیر کے ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا اس نے اپنے دونوں ہاتھ ماہیر کی گردن کی طرف بڑھائے تھے

"تمیز کے دائرے میں رہو تم سب ہم بھی یہی موجود ہیں" الطاف صاحب نے سب کو گھورتے غصے سے کہا تھا وہ سب جو بڑوں کی موجودگی کو بھلائے آپس میں الجھ رہے تھے الطاف صاحب کی غصیلی آواز پہ تمیز کے دائرے میں واپس آئے تھے

"تم لوگوں کو دیکھ کر لگ رہا ہے کہ تم لوگ انسان ہو ایسا لگ رہے جنگلی آپس میں الجھ رہے ہیں" الطاف صاحب ان پہ برس رہے تھے اور وہ سارے ایسے گردنیں جھکا کر بیٹھے تھے جیسے ان سے زیادہ شریف تو کوئی ہے ہی نہیں

"لگتا ہے بڑے بابا اپنی بیلڈ پریش کی گولی لینا بھول گئے ہیں اس لیے بی پی ہائی جا رہا ہے اور ہماری دھلائی کرنے میں مصروف ہیں" زارون نے ماہر کے کان میں کہا تو اس نے کہنی اس کی پسلی میں ماری تھی گویا چپ رہنے کا اشارہ

دیا ہو

"یہ کھسر پھسر ہو رہی ہے؟" الطاف صاحب نے کڑے تیور لیے دونوں سے پوچھا تھا

Kitab Nagri Special

"کچھ نہیں بابا یہ کہہ رہا تھا کہ پراٹھے کی شپ کتنی پیاری ہے سلیوٹ ہے اس شخص کو جس نے یہ شپ دریافت کی تھی" ماہر ہمیشہ کی طرح الٹا ہی بولا تھا الطاف صاحب اسے گھور کر رہ گئے جبکہ باقی سب اپنا قہقہہ ضبط کرنے کے چکر میں لال ہو گئے تھے اور ماہر خفت سے سر جھکا کر رہ گیا تھا

سنڈے ہونے کی وجہ سے علایا اور لائے بھی شیرازی ہاؤس آچکی تھیں کیونکہ سنڈے ان کا یہی گزرتا تھا اس وقت سارے لان میں جمع تھے اور سوچ رہے تھے کیا کیا جائے

"چلیں میچ کھیلتے ہیں" علایا نے سوالیہ نظروں سے سب کو دیکھا تھا

"ٹوٹل ہم آٹھ بندے ہیں یہ تو اک ٹیم بھی نہیں بن رہی آئی بڑی میچ کھیلنے والی" زاروں نے علایا کی پونی کھینچتے کہا تھا

"زارون بھائی یہ ہاتھوں کا استعمال کم کیا کریں میں بتا رہی ہوں کسی دن میں ماموں سے آپ کی شکایت کر دینی ہے پھر آپ ہوں گے اور ان کے جوتے ہوں گے" علایا نے اسے انگلی دیکھاتے دھمکی دی تھی

"مجھے اک بات بتاؤ یہ کیسے کرائم پارٹنر ہو تم لوگ خود ہی آپس میں جھگڑتے رہتے ہو" عشال نے سب کو دیکھتے کہا تھا

"ارے آپ یہ لڑائی تھوڑی یہ تو ہمارا پیار ہے" ہارون نے اپنی بتیسی کی نمائش کرتے ہوئے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"کوئی پیارویار نہیں ہے یہ ایویں اپنے پاس سے لمبی لمبی مت پھینکیں" مشال نے ناک چڑاتے کہا تھا سب ہنس دیے جبکہ ہارون دانت کچکچا کر رہ گیا تھا

"دیکھو چوہیا تم میرے منہ نہ لگا کرو نہیں تو ضائع ہو جاؤ گی کسی دن میرے ہاتھوں" ہارون نے بھی اسے دھمکی دی تھی

"ایویں ضائع ہو جاؤں گی میرے دوہٹے کٹے بھائیوں کے ہوتے ہوئے ہاتھ تو لگا کر دکھائیں آپ مجھے اور میرے بابا بھی نہیں چھوڑیں گے آپ کو" ہارون کی پھر اس نے میٹھی میٹھی کر دی تھی

"بس کر دے لالے اور کتنے بے عزت ہونا ہے؟" ہارون کو کچھ کہنے کے لیے منہ کھولتے دیکھ کر ماہیر نے کہا تھا "تم اپنی اس فتنی بہن کو کچھ نہ کہنا بس مجھے ہی مشورے دینا" ہارون نے اسے گھورتے کہا تھا

"میں تو تیرے بھلے کے لیے کہہ رہا تھا آگے تیری مرضی" ماہیر نے کندھے اچکاتے کہا تھا

"یہ بس لڑائی ہی کرنی ہے یا کچھ کرنا بھی ہے؟" لائبہ جو کب سے خاموش بیٹھی سب کی بحث سن رہی تھی بے زاری سے بولی تھی

"فٹبال کھیلتے ہیں آپ لوگ ویٹ کریں میں ابھی لے کر آتا ہوں" ماہر کہتے بغیر کسی کی سنے اندر بھاگ گیا تھا فٹبال لینے

"تم لوگ کھیلو میں جارہی ہوں" عشال نے کہتے وہس سے جانا چاہا تھا

Kitab Nagri Special

"ایسے کیسے جارہی ہیں آپ بھی ہمارے ساتھ کھیل رہی ہیں" مشال نے اس کا ہاتھ پکڑتے روکا تھا

"تم لوگوں کو پتہ ہے مجھے ان سب میں انٹر سٹ نہیں ہے" عشال نے کہتے ہاتھ چھڑوا باچا ہاتھ لیکن کسی نے اس کی اک نہ سنی اتنے میں ماہر فٹبال بھی لے آیا تھا

پھر دو ٹیمیں بنائی گئیں اک لڑکیوں کی اک لڑکوں کی دونوں ٹیموں میں چار چار بندے تھے اب بندے تھوڑے تھے اس لیے ہر ٹیم میں تھوڑے بندے تھے پھر میچ دونوں ٹیموں نے سٹارٹ کیا پلڑا لڑکوں کا ہی بھاری تھی وہ بے چاریں بھاگ بھاگ کے تھک گئی تھیں لیکن فٹبال ان کے ہاتھ نہیں آرہا تھا

"زارون بھائی آپ کے پیچھے کیا؟" بال زارون کے پاس تھا کہ اک دم علایا چلائی تو سارے لڑکوں کا دھیان اس طرف گیا تو علایا نے تیزی سے پاؤں کی مدد سے بال اپنی طرف کیا تھا لڑکوں نے جب دیکھا پیچھے کوئی نہیں ہے تو بال کی طرف متوجہ ہوئے لیکن وہ وہاں سے غائب تھا

"یہ چیٹنگ ہے" سب لڑکے چلائے تھے

"کوئی چیٹنگ نہیں ہے اگر اتنی مشکلوں کے بعد بال ہمارے پاس آیا ہے تو یہ چیٹنگ ہوگئی" مشال نے دونوں ہاتھ کمر پہ جماتے ہوئے کہا تھا

"دیکھو چوہیا تم لوگ بھی جانتی ہو تم لوگ چیٹنگ کر رہی ہو اس لیے شرافت سے بال واپس کر دو" ہارون نے تحمل سے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"ہارون بھائی یہ اچھی گیم ہے بھی اگر ہم نے چیٹنگ سے بال لیا بھی ہے تو آپ لوگ کھیلتے ہوئے واپس لیں یہ کیا لڑائی شروع کر دی ہے" لائبہ نے کہا تو لڑکوں نے اسے گھورا تھا جبکہ عشال وہاں سے کھسک چکی تھی کیونکہ اسے پتہ تھا اب میچ مزید جاری نہیں رہے گا بلکہ اک جنگ کا آغاز ہوگا

"چشمش چیٹنگ تم لوگوں نے کی اور باتیں ہمیں سنارہی ہو وہ کیا کہنے ہیں" ماہر نے لائبہ کو گھورا تھا اس کے چشمے کی وجہ سے وہ اسے چشمش کہتا تھا

"ماہر بھائی کتنی دفعہ کہا ہے مجھے چشمش نہیں کہا کریں" وہ ہمیشہ کی طرح لفظ چشمش پہ چڑ گئی تھی

"میں کہوں گا کہوں گا چشمش چشمش چشمش" ماہر نے کہا تو لائبہ جو تار تار تے اس کے پیچھے دوڑی تھی جبکہ باقی سب فٹبال کو بھلائے لائیو ڈرامہ دیکھنے میں مگن ہو گئے تھے

آج ماہر جلدی یونی سے آگیا تھا آفس بھی نہیں گیا تھا کال کر کے الطاف صاحب کو بتا دیا تھا کہ وہ نہیں آ رہا آج صبح جو تیاریاں ہو رہی تھیں وہ اسے کھٹک رہی تھیں

www.kitabnagri.com

اس کی چھٹی حس کچھ غلط ہونے کا عندیہ دے رہی تھی اس لیے وہ جلدی آگیا تھا یونی سے اور وہ آ رہا تھا تو پیچھے باقی پلٹن کیوں نہ آتی اس کے ساتھ وہ سب بھی آگئے تھے گھر آ کے ڈرائنگ روم میں بیٹھے لوگوں کو دیکھ کر وہ سب اپنی اپنی جگہ ٹھٹھکے تھے

Kitab Nagri Special

وہ الطاف صاحب کے بزنس سرکل کے ہی لوگ تھے لیکن وہ یہاں کیا کر رہے تھے سب کے دماغ میں یہی سوال آ رہا تھا جبکہ وہی مشال کو بھی سر جھکائے بیٹھے دیکھ کر ماہیر کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی

"اسلام و علیکم" ان سب نے اکٹھے سلام کیا تو ڈرائنگ روم میں بیٹھے تمام نفوس نے گردن موڑ کر انہیں دیکھا تھا "وعلیکم السلام" وہاں بیٹھے اک شخص کی آواز سب سے زیادہ تیز تھی اس آواز پہ ماہیر نے کرنٹ کھا کر اس طرف دیکھا جہاں وہ چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ لیے ماہیر کو ہی دیکھ رہا تھا

"آؤ بچو مہمانوں سے ملو" خدیجہ بیگم نے سب کو بلایا اور ان کا تعارف کروایا تھا

"اور یہ تمہارے بابا کے جاننے والے ہیں یہ مسز صدیق اور یہ ان کا بیٹا نعمان صدیقی" اب خدیجہ بیگم نے مہمانوں کا تعارف ان سے کروایا تھا اس دوران ماہیر کے تاثرات سخت ہو چکے تھے

"عشال چلیں مجھے آپ سے کام ہے" ماہیر نے کسی کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے عشال کو مخاطب کیا تھا خدیجہ بیگم نے اسے گھورا تھا لیکن آگے پرواہ کسے تھی

"بیٹا وہ ابھی مہمانوں کے پاس بیٹھی ہے تم جاؤ وہ تھوڑی دیر تک آتی ہے" خدیجہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا تھا جبکہ وہ ان کی بات کو انور کرتے ہوئے آگے بڑھا اور عشال کی کلائی پکڑتے اسے لیے وہاں سے نکل گیا اور باقی سب بس حیرت سے اسے دیکھتے ہی رہ گئے تھے

"برامت منائیے گا وہ بچپن کے دوست ہیں نہ تو اس سے برداشت نہیں ہوتا کہ وہ اس کی بات کو انور کر دے" خدیجہ بیگم نے بات سنہبالتے کہا تھا ان کی بات سن کر نعمان صدیقی کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ بکھری تھی

Kitab Nagri Special

"تو آنٹی جی عشال کی شادی کے بعد کیا کرے گا ماہیر" نعمان صدیقی نے کہا تو سب نے اسے دیکھا تھا

"مطلب عشال کو شوہر تو یہ سب برداشت نہیں کرے گا کہ اس کی بیوی پہ کوئی اور حق جمائے" نعمان نے جلدی سے بات سنھبالی تھی

ادھر ماہیر عشال کو لیے اس کے کمرے کی میں آیا تھا کمرے میں آتے اس نے اس کا ہاتھ چھوڑا تھا اور سنجیدگی سے عشال کو دیکھا تو جو حیرت سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

"آپ کیوں وہاں بیٹھی تھی؟" اس نے سنجیدگی سے سوال کیا تھا

"کیا مطلب کیوں بیٹھی تھی مہمان آئے تھے تو ماما اور چھوٹی ماما نے بلایا تو میں چلی گئی" عشا نے کہا تھا

"اتنے بھی کونسے ضروری مہمان تھے جو آپ کا وہاں ہونا ضروری تھا؟" ماہیر نے ضبط سے مٹھیاں بند کی تھیں جبکہ عشال نے پہلے سے دگنی حیرت سے اسے دیکھا تھا

"میرے خیال میں وہ میرے رشتے کے لیے آئے تھے اس لیے ماما اور چھوٹی ماما نے وہاں بیٹھایا ہوا تھا مجھے "عشال نے سنجیدگی سے کہا تھا اس کی بات سن کر غصے سے ماہیر کے ماتھے کی رگیں تنی تھیں اور چہرہ غصے سے لال انگارہ ہوا تھا

"کیا کہا آپ نے؟" اس کے کندھوں کو جکڑتے اپنی لال آنکھیں اس کی آنکھوں میں ڈالتے اس نے سرد لہجے میں کہا تھا

"شاید رشتے،،، آہ" کندھوں پہ پڑتے دباؤ کی وجہ سے درد سے کراہی تھی وہ

Kitab Nagri Special

"تم مجھے ہرٹ کر رہے ہو" عشال نے آنکھوں میں آنسو لیے کہا تھا اس کی بات سن کر ماہیر نے گرفت ڈھیلی کی تھی لیکن اس کے کندھے آزاد نہ کیے تھے

"اور جو آپ مجھے ہرٹ کر رہی ہیں" اس کی آنکھوں میں دیکھتے اس نے گھمبیر لہجے میں کہا تھا

"میں کب کیا ہے؟ آخر اک نہ اک دن کسی سے میری شادی ہونی ہی ہے نہ اس میں اتنا اور ریکٹ کرنے کی کیا ضرورت ہے" عشال کی بات پہ اس کے کندھوں پہ اک دفعہ پھر اس کی گرفت مضبوط ہوئی تھی اتنی مضبوط گرفت تھی کہ عشال کو لگ رہا تھا کہ ماہیر کی انگلیاں اس کے کندھوں میں کھب جائیں گی

"نہیں آپ کی شادی صرف اور صرف مجھ سے ہوگی اور کسی سے نہیں" وہ جنونی لہجے میں کہتے اسے ساکت کر گیا تھا وہ پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھ گئی تھی

"بہن جی ہم آپ کے پاس اک سوال لے کر آئے ہیں" مسز صدیقی نے خدیجہ بیگم سے کہا تھا ساری بنگ جرنیشن اپنے اپنے کمروں میں جا چکی تھی

"جی بہن جی کیسا سوال؟" خدیجہ بیگم نے بھی خوش اخلاقی سے کہا تھا

انہیں کچھ اندازہ ہو چکا تھا وہ کس لیے آئے ہیں اسی لیے انہوں نے عشال کو بھی اپنے پاس بیٹھایا ہوا تھا اور اسے بھی ان کے آنے کے مقصد کے بارے میں بتا دیا تھا لیکن اپنے بیٹے کا کیا کرتیں جو سب کے سامنے سے اسے دھڑلے سے اٹھا کر لے گیا تھا

Kitab Nagri Special

"بہن جی میں اپنے بیٹے کے لیے آپ کی بیٹی یعنی آپ کی بھتیجی عشال کا ہاتھ مانگنے آئی ہوں ماشاء اللہ بہت پیاری بچی ہے وہ آپ پلیز انکار مت کریے گا" مسز صدیقی نے بولتے بولتے آخر میں لجاجت سے کہا تھا

"دیکھیں بہن جی ہم اکیلے فیصلہ نہیں کر سکتے مرد حضرات ابھی گھر نہیں ہیں وہ آئیں گے ان سے صلاح مشورہ کر کے پھر جواب دیں گے اور سب سے بڑھ کر ہم پہلے عشال سے پوچھیں گے اس کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں ہو گا" خدیجہ بیگم خوش تو تھیں لیکن وہی روایتی انداز میں سوچ کے جواب دینے کا کہا تھا

"جی جی بہن جی کیوں نہیں آپ لوگ اپنی تسلی کر کے پھر جواب دیجیے گا لیکن جواب ہاں میں ہی ہونا چاہیے" مسز صدیقی نے کہا تو خدیجہ بیگم نے سر ہلایا تھا

"اور بیٹا آپ کیا کرتے ہو؟" ناہید بیگم نے نعمان صدیقی سے پوچھا تھا

"کچھ خاص نہیں آنٹی بابا کا بزنس میں ہاتھ بٹاتا ہوں" اس نے سنجیدگی سے کہا تھا ناہید بیگم اور خدیجہ بیگم نے ماشاء اللہ کہا اور اس سے اور چھوٹے موٹے سوال کرنے لگیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"سنا آپ نے آپ کی شادی صرف اور صرف مجھ سے ہوگی" ماہیر نے اسے کندھوں سے جھنجھوڑتے کہا تو وہ اک دم ہوش میں آئی تھی

"چٹاخ" عشال نے اک جھٹکے سے اپنے بازو کندھے آزاد کروا کے کھینچ کے اک تھپڑ اس کے چہرے پہ مارا تھا ماہیر نے گال پہ ہاتھ رکھ کے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا

Kitab Nagri Special

"شرم تو نہیں آئی یہ بات کہتے ہوئے تمہیں "عشال کی صدمے سے بھرپور آواز گونجی تھی

"شرم کس چیز کی؟ شادی تو ہر انسان کرتا اس میں شرم والی کون سی بات ہے" ماہیر نے ہاتھ نیچے کرتے سنجیدگی سے کہا تھا

"میں تمہیں ہمیشہ بھائی سمجھا تھا" عشال نے اسے دکھ سے دیکھتے کہا تھا

"لیکن میں آپ کا بھائی نہیں ہوں صرف کزن ہوں اور میں کبھی آپ کو بہن نہیں سمجھا" ماہیر بھی دودب بولا تھا

"مجھے افسوس ہو رہا ہے کیوں میں تمہارے ساتھ اتنی فری ہوئی،،،، چھوٹے ہو تم مجھ سے اسی بات کا لحاظ کر لیتے"

اب کی بار عشال نے چیختے ہوئے کہا تھا

"تو کیا ہوا؟ آپ تو بس چار سال بڑی ہیں مجھ سے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حضور اکرم محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پندرہ سال بڑی تھیں جب انہوں نے نکاح کا بھیجا تھا تب وہ چالیس کی تھیں اور ہمارے آقا پچیس سال کے تھے" ماہیر نے اس کی بات میں سنجیدگی سے کہا تھا

"یہ اچھا ہے ویسے اسلام یاد ہونہ ہو لیکن جہاں اپنے مطلب کی بات آجائے وہاں اسلام کو نیچ میں لے آتے ہیں سب" عشال نے طنزیہ ہنسی ہنستے کہا تھا اس کی بات پہ ماہیر کے تاثرات سخت ہوئے تھے

"پہلے کتنی دفعہ میں نے اپنے فائدے کے لیے اسلام کا سہارا لیا ہے؟" ماہیر نے اس کے بازو جھکڑتے سخت لہجے میں کہا تھا لیکن عشال نے کوئی جواب نہ دیا

Kitab Nagri Special

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں آپ سے" ماہیر نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا تھا جواب میں عشال نے بس اسے آنسوؤں بھری نظروں سے دیکھا تھا

"آپ جو مرضی کہہ یا کر لیں لیکن آپ کی شادی صدف مجھ سے ہو گئی ماہیر شیرازی سے میرے علاوہ کسی کا سوچا بھی آپ نے تو اچھا نہیں ہوگا" اس کی آنکھوں میں دیکھتے سرد لہجے میں کہہ کر اسے اک جھٹکے سے چھوڑا اور سرخ چہرہ لیے لمبے لمبے ڈھاگ بھرتے وہاں سے چلا گیا جبکہ عشال وہی بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رودی اور ماہیر کا ارادہ گھر سے ہی واک آؤٹ کر جانے کا تھا

"ماہیر کہاں جا رہے ہو؟" جب وہ ڈرائنگ روم کے سامنے سے گزر رہا تھا خدیجہ بیگم نے اسے آواز دی لیکن وہ نظر انداز کر کے آندھی طوفان بنا وہاں سے نکل گیا تھا

"اسے کیا ہوا؟" خدیجہ بیگم نے حیرت سے سوچا اور مہمانوں کی طرف متوجہ ہو گئیں لیکن ان کا دماغ ماہیر میں ہی الجھا ہوا تھا

"مزا آئے گا اب تمہارے ساتھ کھیلنے میں ماہیر شیرازی آخر کو تمہاری کمزور ہاتھ لگی ہے" ڈرائنگ روم کے دروازے کو دیکھتے اس نے شاطرانہ مسکراہٹ چہرے پہ لیے سوچا تھا

Kitab Nagri Special

شام کو الطاف صاحب اور الیاس صاحب آئے تو خدیجہ بیگم نے انہیں آج کے مہمانوں کا بتایا اور ساتھ ہی ان کے آنے کا مقصد بھی بتایا تھا لیکن اک چیز ناجانے کیوں انہیں کھٹک رہی تھی کہ اس ٹائم کا ماہیر نکلا ابھی تک نہیں لوٹا تھا اور نہ ہی عشال اپنے کمرے سے نکلی تھی

"ہوں تو آپ نے عشال سے اس بارے میں بات کی ہے؟" ساری بات سن کر الطاف صاحب نے پوچھا تھا

"نہیں میں سوچا تھا کہ آپ خود ہی پوچھ لیں گے اس سے" خدیجہ بیگم نے کہا تو انہوں نے سر ہلایا اور ملازمہ کو عشال کو بلانے بھیجا تھا اس وقت وہ چاروں لاؤنچ میں بیٹھے تھے اور باقی سارے لان میں ناجانے کیا کر رہے تھے "جی بابا آپ نے بلایا" عشال نے لاؤنچ میں داخل ہوتے آہستگی سے کہا تھا اس کی آواز پہ سب نے اسے دیکھا تھا لیکن اسے دیکھتے وہ سارے ٹھٹھکے تھے کیونکہ اس کی آنکھیں سرخ اور سوجی ہوئی تھیں

"کیا ہو امیرے بچے کو؟ یہ آنکھیں کیوں ریڈ ہو رہی ہیں روئی ہو تم؟" الطاف صاحب نے اسے پاس بیٹھاتے پیار سے کہا تو اس کی آنکھیں بھیگی تھیں

"نہیں بابا سو گئی تھی بس اس لیے ایسے ہو رہی ہیں" اس نے نظریں جھکائے ہی کہا تھا

"اچھا میں اک اہم بات کرنی تھی تم سے" الطاف صاحب نے بات کا آغاز کیا تھا

"بیٹا تمہارا اک پرنسپل آیا ہے اور وہ میرے جاننے والے ہیں اچھی فیملی ہے اور انہوں نے بہت چاہ سے تمہارا رشتہ مانگا ہے ہمیں تو یہ ہر لحاظ سے بہتر لگا ہے لیکن آخری فیصلہ تمہارا ہی ہو گا یہ نہ سمجھنا کہ ماں باپ نہیں تو ہم

Kitab Nagri Special

نے اپنا فیصلہ تم پہ تھوپ دیا "الطاف صاحب کی آخری بات پہ اس نے تڑپ کہ ان کی طرف دیکھا اور نفی میں سر ہلایا تھا

"آپ غلط ہیں بابا یہ رشتہ بالکل بھی عشی کے لیے بہتر نہیں ہے "عشال کی بجائے ماہیر کی آواز پہ سب نے اس کی طرف دیکھا تھا جو ابھی ابھی لاؤنج میں آیا تھا

اور اس کے پیچھے باقی کی پلٹن بھی تھی جو اس کے پیچھے ہی اندر آئی تھی ماہیر کی بات پہ سب نے حیرت سے اسے دیکھا تھا جبکہ عشال نے سختی سے آنکھیں بند کی تھیں

"تم کب سے بولنے لگ گئے بڑوں کے فیصلے میں "الطاف صاحب نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے پوچھا تھا

"جہاں بات عشال کی ہو وہاں ماہیر لازمی بولے گا "ماہیر نے بھی سنجیدگی سے کہا تھا

"کیوں تم اس کے باپ ہو جو اس کے ہر معاملے میں بولو گے "الطاف صاحب نے اسے گھورا تھا

"نہیں ہونے والا شوہر "ماہیر نے اطمینان سے کہا تھا اس کی بات پہ سب کو چار سو چالیس واٹ کا جھٹکا لگا تھا اور عشال کا دل کر رہا تھا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے

"ہوش میں ہو تم؟ کیا بکواس کر رہے ہو؟ "الطاف صاحب غصے سے دھاڑے تھے

"جی بکل اپنے پورے ہوش و حواس میں ہوں میں "اس کا اطمینان ہنوز برقرار تھا

Kitab Nagri Special

"ازے چھوڑو یہ بکواس کر رہا ہے عشال بیٹا تم بتاؤ تمہارا کیا فیصلہ ہے؟" الطاف صاحب نے بمشکل اپنے غصے پہ قابو پاتے عشال سے پوچھا تھا

"بابا آپ ہاں کر دیں رشتے کے لیے" عشال نے کانپتی آواز میں کہا تھا

"میں آپ سے پہلے بھی کہا تھا آپ کی شادی بس مجھ سے ہو گئی سمجھ نہیں آتی آپ کو اک بار کی بات "ماہیر نے عشال کو بازو سے پکڑتے صوفے سے کھڑا کر کے اپنے سامنے کرتے غصے سے کہا تھا اس کی حرکت پہ الطاف صاحب کے غصے میں مزید اضافہ ہوا تھا

"چٹاخ،،،"، عشال کا ہاتھ چھڑوا کے الطاف صاحب نے ماہیر کو تھپڑ رسید کیا تھا ان کے عمل پہ وہاں کھڑے سب کو سانپ سو نگھ گیا تھا کسی کو یقین نہیں آ رہا تھا الطاف صاحب نے ماہیر کو تھپڑ مارا تھا جبکہ عشال نے بمشکل اپنی چیخ رو کی تھی

"ہمت کیسے ہوئی تمہاری عشال کے ساتھ ایسی حرکت کرنے کی" الطاف صاحب دھاڑے تھے

"بابا وہ نعمان صدیقی اچھا انسان نہیں ہے" تھپڑ کو بھلائے اس نے لجاجت سے کہا تھا

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیسے سمجھائے وہ اپنے باپ کو وہ اچھا انسان نہیں تھا دو تین دفعہ اس نے خود اسے شراب پی کے لڑکیوں سے بد تمیزی کرتے دیکھا تھا

Kitab Nagri Special

جب سے اس نے بزنس میں قدم رکھا تھا تب سے اس کی اور نعمان صدیقی کی دشمنی چل رہی تھی وجہ یہ تھی کہ ہر دفعہ جو آرڈر نعمان صدیقی کی طرف جا رہا ہوتا تھا وہ عین ٹائم پہ ماہیر کے نام ہو جاتا تھا اس کے یونیک آئیڈیاز کی وجہ سے اور یہی بات نعمان صدیقی سے ہضم نہیں ہوتی تھی

"اچھا تو اب تم اپنے باپ کو سکھاؤ گے کیا صحیح اور کیا غلط" الطاف صاحب نے اسے غصے سے گھورتے ہوا کہا تھا

"نہیں میرا،،،،، اس نے کچھ کہنا چاہا

"فلحال تم میری آنکھوں کے سامنے سے دفعہ ہو جاؤ تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا میں" الطاف صاحب نے کہا تو اس نے اک نظر سب کو دیکھا تھا اور پھر سے باہر نکل گیا تھا اور عشال منہ پہ ہاتھ رکھ کے اوپر بھاگ گئی تھی اور باقی سب اپنی اپنی جگہ حیران اور پریشان کھڑے تھی ساری صورت حال ان سب کی سمجھ سے باہر تھی

سب سے زیادہ حیرت والی بات سب کے لیے یہ تھی کہ ماہیر عشال میں انٹر سٹڈ تھا یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی سب سے انہیں بس یہی لگتا تھا کہ وہ دونوں بیسٹ فرینڈز ہیں لیکن یہاں تو معاملہ ہی الٹ نکلا تھا اور جو کچھ ابھی ہوا تھا اس کے بعد کیا ہونا تھا کسی کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا

الطاف صاحب اور الیاس صاحب آج آفس نہیں گئے تھے جبکہ باقی پلٹن یونیورسٹی جا چکی تھی ماہیر کل شام کا نکلا ابھی تک گھر نہیں لوٹا تھا اور ہارون اسے ڈھونڈنے نکلا ہوا تھا

Kitab Nagri Special

"الطاف صاحب ماہیر ابھی تک گھر نہیں آیا" خدیجہ بیگم نے پریشانی سے کہا تھا اس وقت وہ چاروس لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے

"کچھ نہیں ہوتا ہو گا کسی دوست کے پاس آجائے گا واپس بھی کوئی کسی کو نہیں رکھتا اتنی دیر پاس" الطاف صاحب نے سر جھٹکتے کہا تھا

"تو آپ مان لیں بات اس کی کیا قباحت ہے اس میں اس طرح عشال ہمیشہ ہمارے سامنے رہے گی گھر کی بات گھر رہ جائے گی" خدیجہ بیگم نے انہیں بے بسی سے دیکھتے کہا تھا

"بیگم کل آپ نے رویہ دیکھا تھا اس کا کس لہجے میں بات کر رہا تھا وہ بچی سے اب سے ہی وہ یہ کر رہا ہے تو آگے جا کر کیا کرے گا" الطاف صاحب نے اس کی کل کی حرکت (جب اس نے عشال سے سخت لہجے میں بات کی تھی) اسے مد نظر رکھتے کہا تھا

"اور سب سے بڑھ کر میں عشال کی مرضی کے بغیر کیسے کچھ کر دوں" الطاف صاحب نے مزید کہا تھا

"تو آپ اک دفعہ عشال سے پوچھ لیں کیا پتہ مان جائے" خدیجہ بیگم نے آس بھرے لہجے میں کہا تھا ماں تھیں نہ اولاد کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھیں اس لیے جتنی ہو سکے وہ وکالت کر رہی تھیں

ان کی بات پہ الطاف صاحب نے سر ہلایا کو عشال کو بلاوا بھیجا تھوڑی دیر بعد وہ لاؤنج میں داخل ہوئی اور سب کو سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا

Kitab Nagri Special

"بیٹا کل جو ہنگامہ ہوا وہ تمہارے سامنے ہی ہے ہم نے اس لیے تمہیں بلایا ہے کہ تمہاری رائے جان لی جائے کہ تم کیا چاہتی ہو؟ جو پر پوزل آیا ہوا ہے اسی کو ہاں کہہ دیں یا ماہیر کی بات مان لی جائے" اسے پاس بیٹھاتے الطاف صاحب نے اس کی رائے جاننی چاہی تھی

"بابا میں ہمیشہ ماہیر کو بھائی کی نگاہ سے دیکھا ہے میرے لیے بہت مشکل ہے اسے کسی اور نظریے سے دیکھنا" اس نے نگاہ جھکائے بھگے لہجے میں کہا تھا

"تو مطلب جو پر پوزل آیا ہے اسے ہاں کر دی جائے؟" الطاف صاحب نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا اس کے سر ہلاتے خدیجہ بیگم کو مایوسی ہوئی تھیں انہیں لگا تھا عشال مان جائے گی

"لیکن بابا وہ ماہیر،،،،،،" اس نے نظریں اٹھاتے انہیں دیکھ کر کچھ کہنا چاہا تھا

"بے فکر رہیں آپ نہیں آتا ماہیر آپ کے رستے میں" ماہیر کی آواز پہ سب نے دروازے کی طرف دیکھا تھا جہاں وہ سپاٹ تاثرات لیے کھڑا تھا

"مل گیا وقت صاحبزادے کو گھر واپس آنے کا؟" الطاف صاحب نے اسے گھورتے ہوئے طنز کیا تھا جس پہ اس نے فقط سر ہلایا تھا

"صحیح ہے پھر کل تک لڑکے کی ساری تفصیل معلوم کر مجھے بتاؤ تا کہ پھر بات آگے بڑھائی جائے" الطاف صاحب نے بغور اسے دیکھتے کہا تھا شاید اس کے تاثرات سے اس کے احساسات جاننا چاہ رہے ہوں

Kitab Nagri Special

"سوری آپ یہ کام خود ہی کر لیں کیونکہ میری بات پہ آپ کو بھروسہ ہی نہیں ہے" اپنی بات کہہ کر بغیر کسی کو دیکھے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا پیچھے سے الطاف صاحب نے اسے زبردست گھوری سے نوازا تھا

"بابا میں جاؤں" عشال نے کہا تو الطاف صاحب نے ہاں میں سر ہلایا اجازت ملتے ہی وہ تیزی سے وہاں سے نکل گئی تھی

"کچھ زیادہ ہی خزرے آگئے ہیں اس لڑکے میں" الطاف صاحب بڑبڑائے پھر الیاس صاحب کی طرف متوجہ ہوئے اور لڑکے کی معلومات نکلوانے کا کام انہیں سونپا تھا

"آپ کا مطلب ہے اپنے ماہیر بھائی عشی آپ کے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوبے ہوئے ہیں" مشال نے یونی آکر ساری کہانی لائے کو سنائی تو وہ بے یقینی سے بولی تھی

"ہاں چشمش یہی کہہ رہی ہے وہ اس میں چیخنے والی کون سی بات ہے؟" ماہر نے کہا تو لائے نے اسے اک گھوری سے نوازا تھا

www.kitabnagri.com

"ویسے یہ تو اچھی بات ہے نہ عشی آپ ہمیشہ کے لیے ہمارے ساتھ رہیں گی ماموں نے غصہ کیوں کیا؟" لائے نے کہتے کہتے آخر میں حیرت کا اظہار کیا تھا

"یہ ہمارے ساتھ رہنے کا کیا مطلب ہوا؟ چشمش تمہاری بھی شادی ہو جانی ہے اور تم نے اپنے سسرال چلے جانا ہے" ماہر نے پھر اپنی ٹانگ بیچ میں اٹکائی تھی اس دفعہ لائے اور مشال دونوں نے اسے گھورا تھا

Kitab Nagri Special

"تم تھوڑی دیر کے لیے اپنی چونچ بند نہیں کر سکتے" مشال نے اسے دیکھتے دبے دبے غصے سے کہا تھا

"ارے ماہر تم نے چونچ کب لگوائی یار بتایا بھی نہیں اب یاروں سے کیسی پردہ داری یار" کب سے خاموش بیٹھے زارون کی زبان پہ بھی کھجلی ہوئی تھی

"اے دفعہ ہو جا بکواس نہ کر میں کیوں چونچ لگواں گا ہاں چونچ تو نہیں تمہارے حواس ضرور ٹھکانے لگاؤ گا اگر بکواس کی تو" ماہر نے اسے مکاد کھاتے دھمکی دی تھی

"ارے نہیں یار میں تو مزاق کر رہا تھا سمجھا کر" زارون تیزی سے بولا تھا مبادا کہ وہ کہیں سچ میں ہی نہ مار دے

"تم دونوں زبان بند کرنے کا کیا لوگے؟" مشال نے دونوں کو گھورتے ہوئے کہا تھا

"زیادہ کچھ نہیں بس دوز نگزبر گردو چکن شوارمے فراژد کوک" زارون نے جلدی جلدی کہا تھا

"لیکن پھر پاس فلحال جوتے ہیں وہ کھانا پسند کرو گے؟" مشال نے دانت پستے ہوئے کہا تھا

"نہیں ڈاکٹر نے سخت غذا کھانے سے منع کیا ہے" زارون نے سنجیدگی سے کہا تھا

"لیکن اب اگر تم دونوں بولے تو میں تم دونوں کو کھلاؤں گی وہ بھی بے حساب اس لیے زبان بند کر کے بیٹھو

دونوں "مشال نے کہا تو دونوں جلدی سے منہ یہ انگلی رکھ کے بیٹھ گئے تھے

"یار اب کیا ہو گا؟ اگر عشق آپی نہ مانیں تو بچارے ماہیر بھائی کا دل ٹوٹ جائے گا" لائبہ نے افسردہ لہجے میں کہا تھا

"ہاں یار لیکن اگر عشق آبی نہ مانیں تو بابا کبھی بھی ان کی شادی ماہیر بھائی سے نہیں کریں گے" مشال نے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"ہمیں کوئی سکیم لگانی پڑے گی کہ عشی آپ ہی مان جائیں" ماہر نے پرسوج آواز میں کہا تھا پھر چاروں سر جوڑ کر بیٹھ گئے تھے

دو تین دن گزر گئے تھے لڑکے کے بارے میں پتہ کروانا میں الیاس صاحب نے دو تین لوگوں سے پوچھا تھا لڑکے کے بارے جن کے ساتھ صدیقی صاحب کا اٹھنا بیٹھنا تھا انہوں نے تسلی دی کہ لڑکا اچھا ہے اس لیے آج مسٹر اینڈ مسز صدیقی کو بلایا تھا ڈنر پہ تاکہ انہیں ہاں کی جاسکے اور ان دو تین دنوں میں ماہیر بس یونی سے آفس اور آفس سے گھر تک محدود ہو گیا تھا نہ ہی کہی جاتا تھا اور نہ ہی گھر میں کسی سے اتنی بات کرتا تھا

اور اس دوران باقی پلٹن نے بھی بہت زور لگایا تھا کہ عشال مان جائے لیکن اس کی نہ ہاں میں نہیں بدلی تھی اس کی اک ہی بات تھی وہ مجھ سے چھوٹا ہے وہ سارے بھی مایوس ہو گئے تھے مہمان آچکے تھے اس وقت سب لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے اور ماہیر روز کی طرح آج بھی غائب تھا خدیجہ بیگم بار بار لاؤنج کے دروازے کی طرف دیکھ رہی تھیں لیکن وہ تھا کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

"وہ دراصل ہم نے آپ کو اس لیے بلایا تھا کہ تھوڑے دن پہلے آپ اک سوال لے کر حاضر ہوئے تھے" الطاف صاحب نے گلہ کھگارتے بات کا آغاز کیا تھا

"جی جی تو پھر کیا فیصلہ کیا ہے آپ نے؟" مسز صدیقی نے جلدی سے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"جی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے آج سے ہماری بیٹی آپ کی امانت ہے ہمارے پاس" الطاف صاحب نے کہا تھا پھر ہر طرف مبارک سلامت کا شور اٹھا تھا اور سب بڑے اک دوسرے کا منہ میٹھا کر رہے تھے جبکہ بنگ پارٹی اک طرف منہ لٹکائے بیٹھی تھی ان سب میں نعمان صدیقی کی نظریں ماہیر کو ڈھونڈ رہی تھیں تاکہ اسے تپا سکے "اسلام و علیکم" سلام کی آواز پہ سب نے ماہیر کو دیکھا تھا جو سلام کرنے کے بعد اوپر والے پورشن کی طرف بڑھ رہا تھا

"ارے ماہیر تم کدھر جا رہے ہو؟ منہ میٹھا نہیں کرو گے آخر کو تمہاری کزن اور بچپن کی دوست کی بات پکی ہو گئی ہے" نعمان صدیقی کی آواز پہ وہ رکا تھا اور اک نظر عشال کو دیکھا جو سر جھکائے بیٹھی تھی اور پھر نعمان کو دیکھا جو چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"ہاں کیوں نہیں کھاتا ہوں میں" ماہیر نے کہتے آگے بڑھ کر اک گلاب جامن اٹھا کر منہ میں رکھا اور مسکرا کے نعمان صدیق کو دیکھا تھا باقی سب حیرانگی سے اسے ہی دیکھ رہے تھے کہ وہ اتنا نارمل ری ایکٹ کیسے کر رہا ہے ماہیر پھر وہاں رکا نہیں تھا سیدھا اوپر چلا گیا تھا عشال کی نظروں نے تب تک اس کا پیچھا کیا تھا جب تک وہ نگاہوں سے اوجھل نہیں ہو گیا اسے برا لگ رہا تھا کہ اتنے دن سے ماہیر نے اس سے بات بھی نہیں کی تھی لیکن وہ بھی کیا کرتی جو وہ کہہ رہا تھا وہ اس کے لیے ماننا بہت مشکل تھا

پھر مسز صدیقی نے انگھوٹھی پہنا کر عشال کو باقاعدہ نعمان صدیقی کے نام کیا تھا اس کے بعد ڈنر کر کے وہ لوگ چلے گئے اس سارے عرصے میں ماہیر اک دفعہ بھی نیچے نہیں آیا تھا نہ ہی اس نے ڈنر کیا تھا مہمانوں کے جانے کے بعد وہ سب لاونج میں بیٹھے ہوئے تھے

Kitab Nagri Special

"بھائی مجھے تو لگا تھا آپ عشال کو گھر ہی رکھیں گے ماہیر کی دلہن بنا کر ان دونوں کی انڈر سٹینڈ گی کو دیکھتے ہوئے"

مہرین بیگم نے الطاف صاحب سے کہا تھا

"جو اللہ کی مرضی ہوتا تو وہی ہے مہرین" الطاف صاحب نے مختصر اُکھتے بات ہی ختم کی تھی مہرین بیگم بھی سر ہلا کر رہ گئیں

عشال تھوڑی دیر پہلے ہی لاؤنج سے اٹھ کر روم میں آئی تھی آج اس کی زندگی نے اک اہم موڑ لیا تھا وہ کسی کے ساتھ منسوب ہو گئی تھی آج اسے اپنے ماں باپ کی بہت یاد آئی تھی لیکن وہ اظہار کر کے سب کا دل نہیں دکھانا چاہتی تھی کہ سب سمجھیں گے ان کا پیار تھوڑا ہے شاید اسی لیے کہہ رہی ہے

یہی سب سوچتے اس کی سوچوں کا رخ نعمان صدیقی کی طرف ہو گیا تھا کہنے کو تو وہ اس کے ساتھ منسوب ہو گئی تھی لیکن پتہ نہیں کیوں اس شخص کی نظریں اسے عجیب لگ رہی تھیں ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ دروازہ ناک ہوا اس کے پس کہتے ماہیر کا چہرہ دروازے کے فریم میں نمودار ہوا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم" بے ساختہ عشال کے منہ سے نکلا تھا

"کیوں اب میں یہاں آ بھی نہیں سکتا؟" اسے دیکھتے ماہیر نے سنجیدگی سے کہا تھا

"نہیں میں ایسا تو نہیں کہا" عشال جلدی سے بولی تھی

Kitab Nagri Special

"خیر جو بھی ہے میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینے آیا بس آپ کو مبارک باد دینے آیا تھا" عشاں بس اسے دیکھ کر رہ گئی کہاں وہ ماہیر جو ہر بات کے لیے اس سے ضد کرتا جس پہ وہ کبھی بھی حکم چلا لیتی تھی اور کہاں یہ ماہیر جو اس سے بات کرنے کے لیے بھی لفظ ناپ تول کر بول رہا تھا

"بہت بہت مبارک ہو آپ کو منگنی کی امید ہے آپ کی آئندہ زندگی بہت اچھی گزرے گی نعمان صدیقی کے ساتھ" ماہیر نے سنجیدگی سے کہا اور پلٹ کے دروازے کی طرف بڑھاتا تھا

"ماہیر تم بھی اپنی زندگی،،،،، "ابھی وہ کچھ کہتی کے ماہیر نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا تھا

"میری زندگی ہے میں جو مرضی کروں آپ کو کوئی حق نہیں کچھ کہنے کا کیونکہ جس عشال کو یہ کہنے کا حق کا تھا وہ صرف اور صرف میری دوست عشال تھیں اور آپ کسی کی منگیت کسی کی ہونے والی بیوی اور کسی کی ہونے والی بہو ہیں میری دوست نہیں" ماہیر اسے کہہ کر کمرے سے نکل گیا اور عشال بس حیرت سے پھٹی آنکھوں سے دروازے کو دیکھتے رہ گئی تھی کہ ماہیر کیا کہہ کر گیا ہے اس نے تو اس سے ہر حق چھین لیا تھا عشال کے لیے بے یقینی ہی بے یقینی تھی اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ یہ سب کچھ ماہیر ہی اس سے کہہ کر گیا ہے

www.kitabnagri.com

آج سنڈے تھا ہمیشہ کی طرح لائبہ اور علیا شیرازی ہاوس میں ہی موجود تھیں اس وقت وہ سارے لان میں منہ لٹکائے بیٹھائے تھے عشال اور ماہیر غائب تھے

"میں ناراض ہوں عشتی آپی سے" علایا نے منہ بسورے ہوئے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"ہاں تو تمہارے ناراض ہونے سے کیا ہوگا جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا ہے" ہارون نے اسے گھورتے کہا تھا اس کے بعد پھر خاموشی چھا گئی تھی

"خیر ہے؟ بڑی چپ چھائی ہوئی اس پلٹن پہ" ماہیر لان میں آیا تو ان سب کو منہ بنائے بیٹھے دیکھ کر کہا تھا

"کچھ نہیں ہم سب بس تمہارے لیے اداس ہیں" ہارون نے جواب دیا

"کیوں بھی میرے لیے کیوں اداس ہو؟" ماہیر نے سوالیہ نظروں سے سب کو دیکھا تھا

"کیونکہ ہم پاگل گدھے ہیں جو آپ کے لیے ہلکان ہو رہے ہیں آپ کو تو کوئی پرواہ ہی نہیں ہے" اس کے انجان بننے پہ ماہر نے جل کر کہا تھا

"اچھا تو تم لوگ میری اور عشال والی بات کو لے کر بیٹھے ہوئے ہو ابھی چھوڑو اس بات کو اور چل کرو" ماہیر نے بات کو ہوا میں اڑایا تو سب نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا تھا

"بھائی مجھے لگتا ہے آپ کو آپنی سے پیار نہیں ہوا تھا بس وہم ہوا تھا" مشال نے اسے دیکھتے طنزیہ لہجے میں کہا تھا

"ہاں میرا بھی کچھ ایسا ہی خیال ہے" ماہیر نے اس کی بات کی تائید کی تو پہلے سب کے منہ کھلے تھے پھر سب نے غصے سے اسے دیکھا تھا

"مجھے تجھ سے یہ امید نہیں تھی" ہارون نے اسے دیکھتے تاسف سے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"تو کیا کروں تو بتا؟ عشال نے مجھے ریجیکٹ کر دیا اس بات کا روگ لے کر بیٹھ جاؤں میں؟ یا تم لوگوں کے ساتھ بیٹھ کے سوگ مناؤں میں؟ جو ہونا تھا وہ ہو چکا اب میرے کچھ کہنے سے وہ سب ختم تو نہیں ہو سکتا نہ "ماہیر نے انہیں دیکھتے تیز لہجے میں کہا تھا

"مجھے کام ہے چلتا ہوں میں پھر ملتے ہیں اللہ حافظ" اک نظر ان سب کو دیکھتے اس نے کہا اور وہاں سے چلا گیا اس کے جاتے ان سب کا سکتہ ٹوٹا تھا اور پیچھے کھڑی عشال بھی ہوش میں آتے منہ پہ ہاتھ رکھے آنکھوں میں آنسو لیے وہاں سے بھاگی تھی جو ماہیر کے پیچھے ہی باہر آئی تھی لیکن اس کی طرف کسی کا دھیان نہیں گیا تھا

"مجھے چٹکی کا ٹو کوئی مجھے یقین نہیں آرہا کہ یہ ماہیر بھائی ہی ہیں" ماہر نے کہا تو لائبر نے زور سے اس کے بازو پہ چٹکی کاٹی تھی

"کیا ہے چشمش اتنی زور کی بھی کاٹنے کو نہیں کہا تھا" اپنا بازو سہلاتے اس نے لائبر کو گھورا تھا

تھوڑی دیر بعد سب اپنی شرارتوں میں بڑی ہو گئے تھے یہ سوچ کر کے جب ماہیر کو ہی پرواہ نہیں وہ ہر چیز بھول گیا تھا تو وہ سب کیوں ایویں منہ لٹکائے بیٹھیں رہیں

"ہارون بھائی آپ بھی ایسا ہی عشق کریں گے؟" زارون نے ہارون کو دیکھتے شرارت سے کہا تھا

"کیوں؟ میں ایسا کیوں کرنے لگا؟" ہارون نے اسے گھورتے کہا تھا

"وہ کیا ہے نہ آپ ماہیر بھائی کے بیسٹ فرینڈ ہیں تو کچھ تو اثر ہوا ہو گا ان کا آپ پہ" زارون نے آنکھوں میں شرارت لیے بظاہر سنجیدگی سے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"کیوں تم لوگوں نے سب کو اپنی طرح ہی سمجھا ہوا ہے" اب کی بار ہارون نے زارون اور ماہر دونوں کو گھورا تھا

"یار ہارون بھائی آپ نے سنا نہیں کہ بیسٹ فرینڈز کی شکلیں سیم ہوں نہ ہوں کر توت سیم ہوتے ہیں" ماہر نے

اک آنکھ دباتے کہا تھا جواب میں ہارون ان دونوں کو بس گھور کے رہ گیا تھا

مسز صدیقی جلدی شادی کرنا چاہ رہی تھی اس لیے منگنی کی رسم بڑے پیمانے پر نہیں کی تھی ان کا ارادہ تھا کہ اک ہی دفعہ بتائیں گے سب کو رشتے کا جب شادی کا انویٹیشن دیں گے

تیار ہی ابھی سے شروع کر رہے تھے اسی سلسلے میں آج نعمان صدیقی عشال کو لینے آیا تھا تاکہ شاپنگ اس کی پسند سے کی جاسکے عشال نے انکار کرنا چاہا تھا لیکن کوئی وجہ نہیں تھی اس کے پاس اس لیے چپ ہی رہی تھی

"ماہیر نظر نہیں آ رہا" جب کافی دیر نعمان کو وہ نہ دکھا تو اس نے پوچھ ہی لیا آخر کو اسے چڑانا بھی تو تھا نہ لیکن موقع ہاتھ نہیں آ رہا تھا

Kitah Nagri

"ہاں صبح سے مجھے بھی نہیں دکھا ہے کہاں وہ؟" اس کے پوچھتے الطاف صاحب کو بھی یاد آیا کہ انہوں نے بھی اسے صبح سے نہیں دیکھا تھا

"وہ کسی ضروری کام سے گیا ہے اب کون سا ضروری کام ہے یہ ہمیں بھی نہیں پتہ" ہارون نے اطلاع دی جسے سن کر الطاف صاحب کے ماتھے پہ بل پڑے تھے اور نعمان رنج کے بد مزہ ہوا تھا

Kitab Nagri Special

"یہ آج کل صاحبزادے کو زیادہ ہی نہیں ضروری کام پڑ رہے" الطاف صاحب نے کہا تو سب نے لاعلمی سے کندھے اچکائے تھے

تھوڑی دیر بعد عشال بھی تیار ہو کر آگئی تھی اسے دیکھتے ہی نعمان صدیقی اٹھ گیا تھا وہ اسے لیے اپنے یا ایس مال (جو کہ شیرازی بردار زکا تھا) کی بجائے کسی اور مال میں لایا تھا

گھر سے مال تک وہ اسے عجیب نظروں سے گھورتا رہا تھا عشال ماتھے پہ آئے پسینے کو بار بار صاف کر رہی تھی آج پہلی بار وہ ماہیر کے علاوہ کسی کے ساتھ شاپنگ پہ آئی تھی اک وہ ویسے نروس تھی دوسرا اسے اس شخص کی نظریں نروس کر رہی تھیں

"تم ڈر کیوں رہی ہو؟ ری ایکٹ تو ایسے کر رہی ہو جیسے پہلی دفعہ مال جا رہی ہو" اسے بار بار پسینہ صاف کرتے دیکھ کر نعمان صدیقی سے کہا تھا

"نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے پہلی دفعہ ماہیر کے بغیر آئی ہوں تو کچھ اچھا فیل نہیں ہو رہا بس اس لیے" عشال جلدی سے بولی تھی اس کی بات سن کر نعمان صدیقی کے ماتھے پہ بل پڑے تھے

"ڈال لو عادت اس کے بغیر ہی آنے جانے کی کیونکہ آئندہ تمہیں میرے ساتھ ہی آنا جانا ہے" نعمان صدیقی نے کہا تو اس نے جلدی سے سر ہلایا تھا

Kitab Nagri Special

"کیوں زر خرید غلام ہیں وہ تمہاری؟" ماہیر کی سرد آواز پہ دونوں نے آواز کی سمت نظریں گھمائی تھیں ان کے دائیں جانب وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے کھڑا نعمان صدیقی کو ہی گھور رہا تھا اسے دیکھتے نہ جانے کیوں عشال کو اطمینان ہوا تھا

"منگیتر تو ہے نہ میری" نعمان صدیقی نے اسے بتایا تھا

"ہاں منگیتر ررر بیوی نہیں" ماہیر نے منگیتر پہ زور ڈالتے کہا اور عشال کا ہاتھ پکڑتے اسے اپنی طرف کیا تھا

"وہ بھی بن جائے گی اک دن" اس کی حرکت پہ اسے گھورتے نعمان صدیقی نے کہا تھا

"جب بنی تب کی تب دیکھی جائے گی ہمیں جو عشال کو دلانا ہوا ہم خود دلائیں گے تمہیں آئندہ زحمت اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے" ماہیر اسے کہتے عشال کا ہاتھ پکڑتے وہاں سے چلا گیا پیچھے وہ بس ماہیر کو گھور ہی سکا تھا

"تھینک یو" باہر آتے اس نے ماہیر کو کہا تھا جو سنجیدہ تاثرات لیے پارکنگ کی طرف بڑھ رہا تھا

"جب کچھ فیس نہیں کر سکتیں تو گھر سے آنے کی ہی کیا ضرورت تھی" گاڑی کے پاس رکتے اس نے سنجیدگی سے کہا تھا

www.kitabnagri.com

"وہ مجھ سے انکار نہ ہو سکا تھا بابا کے سامنے" عشال نے نظریں جھکاتے ہوئے تھے

"ہاں آپ صرف ماہیر کو ہی انکار کر سکتی ہیں خیر چھوڑیں بیٹھیں گاڑی میں اور آئندہ کوئی ضرورت نہیں ہے اکیلے

اس کے ساتھ آنے کی" گاڑی ان لاک کر لے اس لیے فرنٹ ڈور کھولتے ماہیر نے کہا تو وہ سر ہلا کر گاڑی میں

بیٹھ گئی ماہیر بھی جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھا اور گاڑی وہاں سے نکال لے گیا

Kitab Nagri Special

ماہیر عشال کو لیے وہاں سے جاچکا تھا اور نعمان ابھی تک غصے سے بھرا وہی کھڑا تھا تھوڑی دیر وہی کھڑے رہنے کے بعد وہ غصے سے وہاں سے نکل گیا تھا

گاڑی کو ہوا کی سپیڈ پہ چلاتے وہ اک غیر معروف سے کلب تک آیا تھا جب سے اس کی بات چلی تھی عشال کے ساتھ تب سے وہ احتیاط ہی برت رہا تھا ایسے کاموں سے

لیکن اب اپنا غصہ کم کرنے کے لیے اسے یہاں آنا پڑا تھا کلب میں آکر وہ غصے سے پیگ پہ پیگ لگا رہا تھا اور ساتھ اپنی اور ماہیر کی دشمنی کو سوچ رہا تھا

ماہیر کو تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا آفس جاتے لیکن اس نے بینڈ بجا کر رکھ دی تھی اس کی وہ اپنے یونیک اور کوالٹی پروڈکٹس لاتا جس کی وجہ سے ان کے مال کی ریپوٹیشن اور گڈول مارکیٹ میں بڑھ گئی تھی

اسی وجہ سے صدیقی صاحب سے اسے باتیں سننے کو ملتی تھیں کہ وہ تم سے چھوٹا ہو کر کتنا سیانا ہے اور تمہیں کچھ خریدنا بھی نہیں آتا اور بھی بہت کچھ ن سب باتوں نے اس کا دماغ خراب کر دیا تھا

آہستہ آہستہ وہ ماہیر سے خار کھانے لگا برے کاموں میں تو وہ یونیورسٹی پیریڈ سے ہی پڑچکا تھا ان کے حلقہ احباب میں بہت ہی کم لوگوں کو پتہ تھا کہ وہ کس قماش کا انسان ہے مسٹر اور مسز صدیقی کو بھی اپنے بیٹے کے کرتوتوں کا علم تھا اور انہوں نے اس بات حل نکالا کہ اس کی شادی کر جائے

Kitab Nagri Special

ہمارے معاشرے کا یہی المیہ ہے کہ اگر لڑکی غلط کاموں میں پڑ جائے تو اسے معاشرے جینے نہیں دیتا لیکن اگر اسی معاشرے کو کوئی مرد برے کام کرے تو یہ کہہ کر چھوڑ دیا جاتا شادی سے پہلے لڑکے ایسے ہی ہوتے بعد میں سدھر جاتے

ان سے بندہ پوچھے کہ جو انسان اپنے والدین کی تربیت کی لاج نہ رکھتے ہوئے برے کاموں میں پڑ سکتا ہے ان کی نہیں سنتا تو دوسرے گھر سے آئی ہوئی کو وہ کیا سمجھے گا ہمارے معاشرے کے لوگوں کی اسی سوچ نے بہت سی بیٹیوں کی زندگی برباد کی ہے

نعمان صدیقی نے اک دفعہ ماہیر کو عشال کے ساتھ دیکھا تھا پھر اس کے بارے ساری معلومات نکلوائی تھیں تب اسے پتہ چلا تھا کہ عشال ماہیر کی کمزوری ہے اور اسی کمزوری کا فائدہ اٹھانا چاہتا تھا اس نے

آج بھی وہ اسی مقصد کے لیے اسے شاپنگ مال لایا تھا کہ وہ اسے ابھی سے ہی اسے اس کی اوقات میں رلھ سکے اسے دو تین ملاقاتوں میں پتہ چل چکا تھا کہ عشال اک دبو قسم کی لڑکک ہے وہ کچھ بھی کر لے وہ کسی کو نہیں بتائے گی لیکن پتہ نہیں کہا سے ماہیر آکر اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا

www.kitabnagri.com

"آج تو بچا لیا ماہیر شیرازی اپنی محبوبہ کو لیکن کب تک بچاؤ گے اسے مجھ سے اک دفعہ میرے ہاتھ لگ گئی دیکھنا کیا حشر کرتا ہوں میں اس کا اس کے تڑپنے پہ تم بھی ٹرپو گے اور تمہارے تڑپنے سے مجھے سکون حاصل ہوگا" نعمان صدیقی نے شراب پیتے نفرت سے سوچا تھا اور اک لڑکی کو لیے لڑکھڑاتے قدموں سے وہاں موجود رومز میں سے اک کی طرف بڑھ گیا

Kitab Nagri Special

وہ عشال کو لیے گھر داخل ہوا تو سب اسے لاؤنج میں بیٹھے ہی ملے تھے عشال کو ماہیر کے ساتھ آتے دیکھ کر سب نے حیرت سے انہیں دیکھا تھا

"یہ عشال تمہارے ساتھ کیا کر رہی ہے؟" الطاف صاحب نے کڑے تیوروں سے اسے دیکھا تھا

"آپ آئندہ عشال کو کسی کے ساتھ شاپنگ پہ نہیں بھیجیں گے اس نعمان صدیقی کے ساتھ تو بالکل بھی نہیں انہوں نے جو خریدنا ہوا وہ خود خرید لیں گے" ماہیر نے ان کی بات کو نظر انداز کر کے کہا تھا اس کی بات پہ سب چونک گئے تھے لیکن کسی نے پوچھا کچھ نہیں پتہ تھا وہ نہیں بتانے والا

"اس بات کو چھوڑو تم بتاؤ تم کہاں آوارہ گردیاں کرتے پھر رہے ہو صبح سے؟" الطاف صاحب نے اس جی صبح سے غیر حاضری کے بارے میں پوچھا تھا

"ضروری کام تھا اک" اس نے لاپرواہی سے کہا تھا

"کون سا کام؟" الطاف صاحب نے پوچھا

"تھا اک پھر کبھی بتاؤں گا" اسے نے ٹالا تو الطاف صاحب اسے گھورتے وہاں سے چلے گئے ان کے پیچھے الیاس صاحب بھی نکل گئے

ان کے جاتے ماہیر گہر اسانس بھرتے اپنی پلٹن کی طرف متوجہ ہوا جو سب اسے گھورنے میں مصروف تھے

"یہ تم لوگ مجھے گھور کیوں رہے ہو؟" اس نے ابرو اچکا کر پوچھا تھا

Kitab Nagri Special

"کیونکہ ہمیں دال میں کچھ کالا لگ رہا ہے" ہارون نے ہنوز گھورتے ہوا کہا تھا

"اب یہ دال کہاں سے آگئی بیچ میں؟" ماہیر نے بے زاری سے کہا تھا

"تو گیا صبح اکیلے تھا عشال آپ وہ اس نعمان بھائیہ کی ساتھ گئی تھیں لیکن واپس تیرے ساتھ آرہی ہیں کوئی تو گیم کھیلا ہے تو نے" ہارون نے دال میں کالے کی وضاحت کی تھی

"جیسا تم لوگ سوچ رہے ویسا کچھ نہیں بس اتفاق سے مل گئیں مجھے وہ کمینہ رعب جمار ہاتھ ان پہ میں ساتھ لے آیا" اسے جواب دے کر ان کے مزید سوالوں سے بچنے کے لیے وہ اوپر چلا گیا اور وہ سارے بس اسے گھور کر رہ گئے تھے

دن پر لگا کے اڑ رہے تھے شادی کی ڈیٹ فکس ہو چکی تھی دونوں طرف سے تقریباً ساری تیاریاں مکمل ہو چکیں تھیں

شادی کی تیاریوں کے دوران کافی دفعہ مسز صدیقی نے اسے ساتھ چلنے کے لیے کہا تھا لیکن وہ اک دفعہ بھی نہ گئی تھی

نعمان صدیقی نے بھی کافی دفعہ کوشش کی تھی کہ عشال اس کے ساتھ چلے لیکن عشال کی نہ ہاں میں نہ بدلی تو وہ ہاتھ مسوس کر رہ گیا لیکن پھر خود کو یہ کہہ کر تسلی دی کہ شادی کے بعد وہ اسی کے پاس آئے گی تب وہ اپنے بدلے لے گا

Kitab Nagri Special

اس دوران ماہر ہر چیز سے بے پرواہ بس اپنے آپ میں مگن رہا تھا الطاف صاحب سے عزت افزائی کروانے کے باوجود بھی اس نے شادی کی تیاریوں میں کوئی حصہ نہ لیا تھا

اور نہ ہی اس نے عشال سے کوئی بات کی تھی اس دن جب وہ عشال کو اپنے ساتھ لے کر آیا تھا تب اسے لگا تھا کہ وہ اس کے ساتھ ٹھیک ہو گیا لیکن اب اسے لگ رہا تھا یہ بس اس کی خام خیالی تھی اس نے دوبارہ اس سے بات کیا اسے دیکھنا بھی پسند نہیں کیا تھا

دن پہ دن گزرتے گئے اور آج شادی کا بھی دن آ گیا تھا بارات لے کر جانے کا ٹائم ہو چکا تھا سارے مہمان بھی جمع ہو چکے تھے

لیکن صبح کا نکلا نعمان صدیقی ابھی تک واپس نہیں آیا تھا اور اب صدیقی صاحب کا غصہ سوانیزے پہ پہنچ چکا تھا وہ بار بار اس کا نمبر ٹرائے کر رہے تھے جو آف جا رہا تھا

"دیکھ لو اپنے بیٹے کے کرتوت" صدیق صاحب نے غصے سے اپنی بیگم کو گھورتے کہا تھا اور اک دفعہ پھر اس کا نمبر ٹرائی کیا تھا جو ہر بار کی طرح اس دفعہ بھی بند جا رہا تھا

www.kitabnagri.com

"یہ لڑکا مجھے سب کے سامنے ذلیل کروائے گا آج کے دن بھی اگر یہی کرنا تھا تو رشتہ بھجوانے کی کیا ضرورت تھی تب تو ایسے پیچھے پڑا تھا اگر ابھی ہی رشتہ نہ لے کر گئے تو مر جائے گا" صدیقی صاحب نے غصے سے کہتے ادھر ادھر چکر لگانے شروع کر دیے مسز صدیقی بھی پریشان سی انہیں دیکھ رہی تھیں

Kitab Nagri Special

"یہ لواطف صاحب کی بھی کال آرہی ہے کیا کہوں میں انہیں" صدیقی صاحب نے اپنے بجتے موبائل کو دیکھتے کہا تھا انہوں نے کال اٹینڈ نہ کی فون بج بج کے خود ہی بند ہو گیا تھا

تھوڑی دیر بعد انہوں نے پھر نعمان کو کال کی تھی لیکن پھر وہی جواب ملا کہ "آپ کا مطلوبہ نمبر فحال بند ہے برائے مہربانی تھوڑی دیر بعد کوشش کریں" انہوں نے غصے سے موبائل دیوار پہ دے مارا تھا

"جتنی ذلت ہیں آج دیکھوں گا اس کے بعد اگر تمہارا بیٹا یہاں آیا تو جان سے مار دوں گا میں اسے" صدیقی صاحب نے شدید غصے سے کہا تھا

"کیا پتہ وہ کسی مصیبت میں پھنس گیا ہو؟" مسز صدیقی نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا

"وہ خود اک بہت بڑی مصیبت ہے" غصے سے کہتے وہ باہر نکل گئے کہ مہمانوں کو ان کے گھر کی راہ دکھائیں کہ بارات تو اب جانی ہی نہیں تھا ان کا بیٹا پتہ نہیں کہاں آوارہ گردی کر رہا تھا اور کال کر کے شیرازی ہاوس بھی اطلاع دینی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

آج عشا کی بارات آنی تھی اور صبح سے ہی وہ کتنی ہی بار اپنے ساتھ سب کو رلا چکی تھی وہ اس گھر کی پہلی بیٹی تھی اور ماں باپ کی وفات کے بعد تو وہ سب کو اور پیاری ہو گئی تھی

اس کے دونوں چچاؤں نے باپ کی طرح ہی چاہا تھا اسے اور چچیوں نے ماں کی طرح انہوں نے ہمیشہ پورا دھیان رکھا تھا کہ اسے کبھی ماں باپ کی کمی محسوس نہ ہو

Kitab Nagri Special

لیکن کوئی کتنا بھی پیار کر لے ماں باپ کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا اس لیے وہ اپنے ماں باپ دونوں کو حد سے زیادہ یاد کر رہی تھی

آج صبح سے وہ کافی دفعہ روچکی تھی کچھ ماں باپ کو یاد کر کے کچھ ماہیر کی بے رخی پہ وہ دونوں بچپن کے دوست تھے ماہیر بچپن سے لے کر اب تک کبھی اس سے ناراض نہیں ہوا تھا

اور اب ہوا تھا تو اتنا سخت ناراض ہوا کہ وہ عشا کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا اور یہی چیز عشا کو کھائے جا رہی تھی اس سے ماہیر کی ناراضگی برداشت نہیں ہو رہی تھی لیکن کرنی پڑ رہی تھی اور نہ جانے کب تک کرنی ہو گی

مغرب کے بعد عشا پارلر سے تیار ہو کر سیدھا میرج ہال ہی آئی کے فنکشن کا انتظام وہی کیا گیا تھا آج ماہیر بھی ہر کام میں پیش پیش تھا

وہی عشا کو پارلر چھوڑ کر اور لے کر آیا تھا لیکن اس دوران اس نے عشا کو غلطی سے بھی مخاطب نہیں کیا تھا عشا نے کافی دفعہ اسے مخاطب کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے کوئی توجہ ہی نہیں دی تو عشا نے بھی پھر اسے مخاطب نہ کیا

ہال پہنچتے ہی مشال لائبریری اور علیا کو لیے برائڈل روم میں چلی گئیں اور باقی سب مہمانوں کو ریسو کرنے میں مصروف تھے

Kitab Nagri Special

عشال ریڈ اور وائٹ کلر کے لہنگے میں ملبوس تھی جس پہ موتیوں کا انتہائی خوبصورت کام ہوا تھا لہنگا ریڈ تھا اور کرتی وائٹ تھی اور دوپٹہ بھی ریڈ تھا جس کے چاروں اطراف وائٹ پیٹی لگی ہوئی تھی مہارت سے کیے گئے میک اپ اور جیولری میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

سارے مہمان آچکے تھے اور بارات آنے کا جو مقررہ وقت تھا وہ بھی گزر چکا تھا لیکن بارات آنے کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے اب وہ سارے پریشان ہو چکے تھے اور مہمانوں میں سرگوشیاں ہونا شروع ہو چکیں تھیں کچھ تشویش کا اظہار کر رہے تھے تو کچھ صورتحال کے چٹخارے لے رہے تھے

"بڑے بابا آپ کال کر کے پوچھیں صدیقی انکل کو یہ کیا طریقہ ہے کافی ٹائم ہو چکا ہے وہ ابھی تک بارات لے کر کیوں نہیں آرہے کیا یہاں کوئی مزاق چل رہا ہے" ہارون نے دبے دبے غصے سے الطاف صاحب سے کہا تو انہوں نے سر ہلاتے صدیقی صاحب کو نمبر ملا یا تھا لیکن کسی نے اٹھایا ہی نہیں تھا

"کوئی اٹھا ہی نہیں رہا" انہوں نے مایوسی سے کہا تھا

کافی دیر گزر گئی تھی اب وہ صدیقی ہاؤس جانے ہی لگے تھے کہ الطاف صاحب کے پاس صدیقی صاحب کی کال آئی جو ان سے معذرت کر رہے تھے کہ وہ بارات نہیں لاسکتے ان کا بیٹا ہی صبح سے لاپتہ ہے یہ خبر سارے شیرازی خاندان کے لیے کسی دھماکے سے کم نہیں تھی

عشال کو کافی دیر ہو گئی تھی وہاں بیٹھے کوئی بھی اس کے پاس نہیں آ رہا تھا لائبر مشال اور علایہ بھی باہر گئیں اب تک نہیں آئی تھیں اب اسے گھبراہٹ ہونا شروع ہو گئی تھی وہ خود ہی اٹھ کر باہر آ گئی تھی اسے دیکھتے ہی مہمانوں

Kitab Nagri Special

نے پھر سے سرگوشیاں کرنی شروع کر دیں وہ سب کو حیرت سے دیکھتی اس سمت بڑھی جہاں اس کا پورا خاندان جمع تھا

لیکن وہاں پہنچتے جو خبر اسے سننے کو ملی اسے سنتے ہی وہ لڑکھرائی تھی بے ساختہ مشال نے اسے سہارا دیے کر سی پہ بیٹھا تھا وہ نے جان مورتی کی طرح وہاں بیٹھ گئی تھی

وہ ساکت سی بیٹھی تھی اسے کے آس پاس کیا ہو رہا تھا لوگ کیا کہہ رہے تھے اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا اس کا دماغ بس اک بات پہ اٹکا ہوا تھا کہ اس کی بارات نہیں آرہی تھی

لوگ آپس میں چہ میگوئیاں کر رہے تھے کوئی اسے بدکردار کہہ رہا تھا کہ شاید لڑکی میں کوئی جھول ہو اس لیے لڑکا عین بارات والے دن غائب ہو گیا تو کوئی دلہے کو کوس رہا تھا لیکن وہ بے حس سی اپنی جگہ سر جھکائے بیٹھی تھی جیسے اس سارے معاملے میں اس کی ذات شامل ہی نہ ہو

"اب کون کرے گا میری بچی سے شادی؟ بے قصور ہوتے ہوئے بھی یہ مورد الزام ٹھہرائی جائے گی" خدیجہ بیگم نے روتے ہوئے کہا تھا

www.kitabnagri.com

"میں کروں گا شادی" اک سنجیدہ سی آواز پہ سب نے اس سمت دیکھا تھا بت بنے اس کے محسمے میں بھی جنبش ہوئی تھی نے اسے نے ہولے سے نظریں اٹھا کر بولنے والے کو دیکھا تھا وہاں کوئی اور نہیں ماہیر کھڑا تھا وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا

"ہاں میں کروں گا اس سے شادی" اس کی آنکھوں میں دیکھتے اس نے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"لیکن،،،،،"، کپکپاتے ہو نوٹوں سے اس نے کچھ کہنا چاہا تھا لیکن کسی نے اس پہ دھیان نہ دیا تھا سوائے ماہیر کے

لیکن اس نے دیکھ کر بھی نظر انداز کر دیا تھا

"کیوں تمہیں نہیں لگتا باقی سب کی طرح کے بارات نہ آنے میں اسی کا قصور ہے" الطاف صاحب نے طنزیہ ہنسی ہنستے کہا تھا

"اس بات کا جواب میں بول کر نہیں دے سکتا کہ میرے الفاظ آپ کو مطمئن نہیں کر پائیں گے میرے عمل سے آپ لوگوں کو پتہ چل جائے گا کہ مجھے کیا لگتا ہے کیا نہیں" اس نے مضبوط لہجے میں کہا تھا

پھر تھوڑی دیر بعد جب عشاں کے اعتراضات کے باوجود مولوی صاحب نکاح پڑھانے کے لیے آئے تو اس نے شکوہ کرتی نظروں سے سب کو دیکھا تھا لیکن ان سب کی نظروں میں لکھی واضح التجا کو دیکھتے وہ بے بس ہوئی تھی جب مولوی صاحب نے نکاح شروع کیا تو اس نے کرب سے آنکھیں بند کی تھیں جبکہ ماہیر کی نظریں اس پہ ہی ٹکی تھیں اسے اس طرح آنکھیں بند کرتے دیکھ اسے بھی تکلیف ہوئی تھی لیکن وہ بھی مجبور تھا وہ اسے اس طرح بچ چورا ہے لوگوں کی باتیں سننے کے لیے بے یار و مددگار نہیں چھوڑ سکتا تھا

پھر تھوڑی دیر میں ہی وہ عشال سلطان شیرازی سے عشال ماہیر شیرازی بن چکی تھی لاکھ اعتراضات کے باوجود بھی

Kitab Nagri Special

وہ کیا ہے نہ انسان سوچتا کچھ ہے لیکن ہو کچھ جاتا کون کس کے نصیب میں یہ بس رب کی ذات کو ہی معلوم ہوتا لیکن جو چیز نصیب بدلنے پہ قادر ہوتی وہ ہوتی دعا اور شاید یہ ماہیر کی دعاؤں کی ہی تاثیر تھی جو وہ اس کے نام ہو گئی تھی شاید اگر وہ دعا نہ کرتا تو اس کی لاکھ ترکیبوں کے باوجود وہ اسے نہ ملتی

نکاح کے بعد دونوں کو سٹیج پہ بیٹھا گیا تھا عشال وائٹ اور ریڈ کلر کے برائیدل ڈریس میں تھی اور ماہیر وائٹ کلر کے کرتا شلوار پہنے سنجیدہ سا بیٹھا ہوا تھا

پھر کچھ رسموں اور کھانے کے بعد رخصتی کا شور اٹھا تھا رخصتی کے وقت جو عشال نے رونا شروع کیا تھا گھر آنے تک چپ نہیں ہوئی تھی

اسے ڈر لگ رہا تھا کہ ماہیر اب اس سے بدلہ لے گا ریحیکٹ کیے جانے کا البتہ باقی ساری پلٹن بہت خوش تھی کہ ان کی پیاری آپنی کی شادی ان کے گینگ پارٹنر سے ہو گئی ہے

گھر آکر اک دور سموں کے بعد عشال کو ماہیر کے روم میں پہنچا دیا گیا تھا اس کے پاس ساری پلٹن بیٹھی ہوئی تھی کیونکہ ان کا ارادہ ماہیر کو لوٹنے کا تھا

تھوڑی دیر بعد جب قدموں کی آواز آئی تو سارے جلدی سے اٹھ کے باہر جا کر دروازے کے آگے کھڑے ہو گئے

Kitab Nagri Special

ماہیر جب کمرے میں پہنچا تو سب کو پہرے داروں کی طرح کھڑے دیکھ کر اس کے ماتھے پہ بل پڑے تھے اس نے سب کو گھور کر دیکھا تھا

"کیا مسئلہ ہے کیوں کھڑے ہو یہاں؟" اس نے بادی باری سب کو گھورتے کہا تھا

"وہ کیا ہے بھائی اک رسم ہوتی ہے کہ دلہا اپنے کمرے میں جانے سے پہلے اپنے بہن بھائیوں کو نیگ دیتا ہے تو ہم بس وہی لینے کے لیے کھڑے ہیں" زارون نے اسے دیکھتے سنجیدگی سے کہا تھا جبکہ آنکھوں میں شرارت تھی

"میرے پاس فلحال اک ٹکا بھی نہیں ہے پچھلے دنوں میں گاڑی لے لی تھی" اس نے سرے سے ہی بات ختم کی تو سب نے شدید احتجاج کیا تھا

"اچھا اچھا زیادہ شوخ نہ بنو تم سب میں سب کو اچھا سا ڈنر کروادوں گا کسی دن" ماہیر نے ہاتھ اٹھا کر سب کو روکتے کہا تھا

"اگر تو مکر گیا تو؟" ہارون نے اسے شکی نظروں سے دیکھ کر کہا تھا

"اگر مجھے مکر نا ہی ہوتا تو میں ہاں ہی نہ کرتا" ماہیر نے اسے گھور کر کہا تو سب سر ہلاتے وہاں سے چلے گئے ماہیر بھی سر جھٹکتے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا

دروازہ کھلنے کی آواز پہ عشال کا جھکا سر اور جھک گیا تھا جبکہ ماہیر دروازہ لاک کر کے مڑا تو عشال کو بیڈ پہ سر جھائے بیٹھے دیکھ کر چونک گیا تھا اس کے خیال میں تو یہ تھا وہ اب تک چینج کر چکی ہوگی

Kitab Nagri Special

لیکن وہ اسے انکسور کر کے الماری کی طرف بڑھا الماری کھولتے ہی اسے اپنے کپڑوں کے ساتھ عشال کے کپڑے بھی ہینگ ہوئے نظر آئے جو یقیناً خدیجہ بیگم رکھ کے گئیں تھیں گہری سانس بھرتے وہ کپڑے نکال کر واش روم کی طرف بڑھا تھا لیکن یکدم رک گیا

"آپ بیٹھی کیوں ہیں اٹھ کے چنچ کرے" ماہیر نے اس کی طرف مڑتے کہا تھا لیکن اسے روتے دیکھ کر اپنی جگہ ٹھٹھکا تھا

"رو کیوں رہی ہیں آپ؟" ماہیر نے بیڈ کے پاس آتے اس سے پوچھا تھا
"تم نے بدلہ لینے کے لیے مجھ سے شادی کی ہے نہ؟" عشال نے روتے ہوئے کہا تھا ماہیر کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے
گہرا سانس بھرتے اسے بازو سے پکڑ کر بیڈ سے اتارتے اپنے سامنے کھڑا کیا تھا
"اگر کہوں ہاں تو؟" ماہیر نے اسے دیکھتے سنجیدگی سے کہا تھا

"تو کچھ بھی نہیں میں کیا کر سکتی ہوں سوائے برداشت کے اور مجھے لگتا ہے نعمان کے غائب ہونے میں بھی تمہارا ہاتھ ہے کوئی یہ نہیں سمجھ رہا لیکن مجھے پتہ ہے" نعمان کے ذکر پہ ماہیر کے نقوش میں سختی گھلی تھی اس نے اک جھٹکے سے عشال کو اپنی طرف کھینچا تھا

"اگر آئندہ آپ کی زبان پہ اس کمینے کا نام آیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا" اس کے دونوں بازو سختی سے جھکڑتے
اس نے غرا کر کہا تھا

Kitab Nagri Special

"میں کوئی آپ سے بدلہ نہیں لے رہا اگر مجھے بدلہ ہی لینا ہوتا تو آج میرے پاس اچھا موقع تھا آپ کو سب کے سامنے تنہا چھوڑ کے رسوا کرتا اور لے لیتا اپنا بدلہ "عشال کی آنسو بھری آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑتے اس نے کہا تھا

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

www.kitabnagri.com

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri Special

"اور ابھی میں آپ کو چیلنج کرنے کے لیے اس لیے کہا ہے کہ یہ سارا بناؤ سنگھار میرے لیے نہیں کسی اور کے لیے تھا اس لیے میں آپ کو چیلنج کرنے کا کہا ہے مجھ سے مزید برداشت نہیں ہوگا آپ کو اس ڈریس میں دیکھنا" ماہیر نے سنجیدگی سے کہا تھا اور وہ بس خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی

"چھوٹے ہو تم مجھ سے مجھے اب بھی برداشت نہیں ہے تمہارے ساتھ یہ رشتہ" عشال نے چیختے ہوئے کہا تھا اس کی بات پہ ماہیر کا چہرہ غصے سے لال ہوا تھا

"کاش عشال مجھے آپ سے محبت نہ ہوتی یا میری ماں نے مجھے عورت کی عزت کرنا نہ سیکھائی ہوتی تو میں اچھی طرح آپ کو سبق سکھاتا" ماہیر نے اپنی گرفت مزید سخت کرتے ہوئے کہا تھا پھر اسے لیے ڈریسنگ ٹیبل تک گیا اسے آگے کھڑا کر کے خود اس کے پیچھے کھڑا ہوا عشال حیرانی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

"مجھے نہیں سامنے آئینے میں دیکھیں اور دیکھ کر بتائیں کون چھوٹا لگ رہا ہے اور کون بڑا" ماہیر نے کہا تو عشال نے نظریں آئینے کی طرف موڑیں جہاں دونوں کا عکس صاف نظر آ رہا تھا

عشال نے غور سے اسے دیکھے تھا دراز قد کا ٹھ مضبوط جسامت چہرے پہ موجود مونچھیں اور داڑھی اسے مزید پرکشش اور سو بر بنا رہی تھی جبکہ عشال اس کے سینے تک ہی آرہی تھی وہ کہیں سے بھی اس سے چھوٹا نہیں لگتا تھا

"ہاں تو کس نتیجے پہ پہنچی ہیں آپ پھر؟" اسے آئینے میں بغور خود کو دیکھتے دیکھ کر ماہیر نے اس کے کان میں سرگوشی کی تو وہ چونکی تھی لیکن چپ ہی رہی

Kitab Nagri Special

"آپ کو آپ لے کے سوال کا جواب مل گیا ہو گا اس لیے مزید کوئی فضول سوچ دماغ میں لانے کی ضرورت نہیں ہے ابھی ریسپشن چند دن ٹھہر کر ہو گا تب تک خود کو اسے رشتے کے لیے ذہنی طور پر تیار کر لیں اس سے زیادہ ٹائم نہیں دوں گا میں اس رشتے کے لیے آپ کو "ماہیر نے اس کا رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے کہا تھا

"مزید کچھ نہیں سنوں گا جائیں چینیج کر کے آئیں آپ کے سوٹ بینگ ہیں کبرڈ میں "اسے منہ کھولتے دیکھ کر ماہیر نے کہا تھا

پھر عشال خاموشی سے چینیج کرنے چلی گئی ماہیر بھی کپڑے لیے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تھا عشال چینیج کر کے واپس آئی تو ماہیر روم میں نہیں تھا وہ جلدی سے جا کر صوفے پہ لیٹ گئی

ماہیر چینیج کر کے روم میں آیا تو عشال کو صوفے پہ لیٹے دیکھ کر اس نے نفی میں سر ہلایا اور آگے بڑھ کے اسے اٹھا کر بیڈ پہ لٹایا عشال نے بوکھلا کر آنکھیں کھولی تھیں

"یہاں کوئی فلم نہیں چل رہی کہ آپ صوفے پہ سوئیں گی چپ کر کے بیڈ پہ سوئیں کہا ہے کہ آپ کو ٹائم دوں گا تو مطلب دوں گا اس لیے بے اعتباتی دکھانے کی ضرورت نہیں ہے "ماہیر نے کہا تو اس نے تیزی سے سر ہلایا اور اس سے بھی زیادہ تیزی سے کمفرٹر کھولتے خود پہ اوڑا تھا ماہیر بھی لائٹ آف کرتا دوسری سائیڈ پہ آکر لیٹ گیا تھا

صبح جب ماہیر کی آنکھ کھلی تو نظر بے ساختہ اپنے پہلو میں گئی وہاں عشال کو دیکھ کر اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آئی تھی کتنے پیڑ بیلنے کے بعد اسے یہ لمحہ نصیب ہوا تھا

Kitab Nagri Special

کتنی دیر وہ عشال کو دیکھتا رہا تھا اک دم سے اسے ٹائم دیکھنے کا خیال تو اس کی نظریں وال کلاک کی طرف اٹھی تھیں وقت دیکھنے کے بعد اس کی آنکھیں حیرت سے کھلی تھیں کیونکہ گھڑی کے مطابق دن کے دس بج چکے تھے

"عشال،،،،، عشی اٹھ جائیں یا کافی ٹائم ہو چکا ہے" ماہیر نے اس کی طرف جھکتے اس کا گال تھپتھپایا تھا عشال نے مندھی مندھی آنکھیں کھول کر دیکھا اور ماہیر کو جھکے دیکھ کر چیخ ماری تھی

ماہیر جو اپنے دھیان میں اس کی طرف جھکا ہوا تھا اس کے چیخنے پہ اک دم سے پیچھے ہٹا تھا اس کے پیچھے ہٹتے عشال بھی اٹھ کر بیٹھ گئی ماہیر نے بھی اٹھ کے بیٹھتے اسے گھورا تھا

"یہ کیا حرکت تھی؟" ماہیر کا اشارہ چیخ کی طرف تھا

"نتت__ تم کیا کر رہے تھے میری والی سائیڈ پہ؟" عشال نے بھی سوال کے جواب میں سوال کیا تھا

"میں تو آپ کو جگا رہا تھا لیکن آپ نے تو چیخ ایسے ماری جیسے بھوت دیکھ لیا ہو" ماہیر کی بات پہ عشال شر مندہ ہوئی تھی کمر ٹراتا رہتے وہ بیڈ سے اٹھ گئی تھی

"اور ہاں آئندہ آپ مجھے تم نہیں آپ کہہ کر مخاطب کریں گی آخر گوشوہر ہوں آپ کا" ماہیر کی بات پہ اس کے قدم رکے تھے

"آپ اور وہ بھی تمہیں_____ میں کہوں گی،،، واٹ آجوک" عشال نے منہ بناتے کہا تھا پھر ماہیر نے

بھی اسے فورس نہ کیا اور دوبارہ بیڈ پہ ڈھیر ہو گیا تھا

Kitab Nagri Special

عشال فریش ہو کر آئی تو ماہیر چلا گیا فریش ہونے اور وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال خشک کرنے لگ گئی

تھوڑی دیر بعد ماہیر بھی ٹاول سے سر رگڑتے برآمد ہوا تھا پھر تیار ہو کر دونوں کمرے سے باہر نکل گئے ماہیر اس وقت ٹراؤزراور ٹی شرٹ میں تھا جبکہ عشال نے پنک کلر کی سمپل سی فراک پہنی ہوئی تھی

وہ نیچے آئے تو ساری پلٹن شرارت سے انہیں ہی دیکھ رہی تھی ان کے دیکھنے پہ عشال نروس ہوئی تھی جب کہ ماہیر کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا

انہیں آتا دیکھ کر خدیجہ بیگم بے ساختہ ان کی طرف بڑھ تھیں سارے اس وقت لاؤنج میں بیٹھے تھے

"خوش رہو صد اسہاگن رہو" خفیجہ بیگم نے عشاں کی پیشانی چومتے اسے دعا دی اور پھر ماہیر کی پیشانی چومی تھی

وہ بہت خوش تھیں ہو تیں بھی کیوں نہ ان کے بیٹے کی خواہش جو پوری ہو گئی تھی اور وہ بھی خوش تھا اور اس کی خوشی میں وہ خوش تھیں

"ادھر آؤ تم" الطاف صاحب نے اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے سنجیدگی سے ماہیر کو اپنے پاس بلایا تو وہ خاموشی سے ان کی طرف بڑھاتا تھا

"شکریہ کل ہماری لاج رکھنے کے لیے" الطاف صاحب نے اسے زور سے گلے لگاتے کہا تھا ماہیر پہلے حیران ہوا تھا پھر ہنس کے اس نے بھی ان کے گرد بازو کسے تھے

Kitab Nagri Special

"بابلس کریں زیادہ پیار ہو گیا ہے بعد میں چھترول بھی ایسی ہی کریں گے" جب کافی دیر الطاف صاحب نے نہ چھوڑا تو اس نے دل ہی دل میں کہا تھا

"ہاں تو بر خور دار اب میری بیٹی تمہاری ذمہ داری بن چکی ہے اگر کبھی اس کا دل دکھایا یا اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تمہاری وجہ سے تو بیٹا پھر میری جوتی ہوگی اور تمہارا سر" ماہیر کو پیچھے ہٹا کر انہوں نے اسے وارننگ دی اور عشال کو اپنے ساتھ لگایا

"اگر آپ کو یاد ہو تو آپ میرے بھی باپ ہیں تو ذرا اپنی بہو کو بھی کچھ کہہ دیں" ماہیر نے ان سے کہا تھا

"میری بیٹی تمہاری طرح نہیں ہے وہ خوب جانتی ہے اپنی ذمہ داریاں" انہوں نے عشال کا سر چومتے کہا تھا ان کی بات پہ ماہیر منہ بسور کر رہ گیا تھا

"ولیمے کا کیا سوچا ہے آپ نے" اک دم یاد آنے پہ ماہیر نے الطاف صاحب سے پوچھا تھا

"اک دو دن تک کر لیتے ہیں کیوں الیاس؟ انہوں نے ماہیر سے کہتے آخر میں الیاس صاحب سے بھی رائے مانگی تو انہوں نے بھی ہاں میں سر ہلایا تھا

www.kitabnagri.com

"نہیں ابھی کچھ دن ٹھہر جائیں مجھے اک دو کام ہیں وہ نمٹالوں پھر" ماہیر نے کہا تو الطاف صاحب بھی بغیر کسی اعتراض کے مان گئے

پھر سب ناشتے کے لیے اٹھ گئے تھے ناشتہ کرنے کے بعد ماہیر اک ضروری کام کا کہہ کر چلا گیا تھا اور الطاف صاحب نے اس کی کلاس لینے کا پکارا ارادہ کیا تھا جس کے ضروری کام ہی ختم ہونے میں نہیں آرہے تھے

Kitab Nagri Special

نعمان کل صبح گھر سے تھوڑی دور موجود سٹور سے کچھ خریدنے نکلا تھا کہ اس کے پاس سے اک وین آکر رکی اور اسے رکا کر اس سے اک پتہ پوچھا تھا وہ بتا ہی رہا تھا کہ اسے منہ پہ ہاتھ رکھتے اسے بغیر سنہلنے کا موقع دیے وین میں کھینچ لیا گیا تھا اور رستے میں اس کا فون بھی چھین کر بند کر دیا تھا

کل صبح سے وہ یہاں قید تھا اک کرسی کے ساتھ اسے باندھا گیا تھا تین وقت کا کھانا اسے دیا گیا تھا تب اس کے ہاتھ بھی کھول دیے جاتے تھے لیکن بھاگنے کا کوئی چانس ہی نہیں تھا جہاں اسے قید کیا گیا تھا وہ بس اک بند کمرہ تھا جہاں کوئی کھڑکی نہیں تھی

وہ کل سے سوچ سوچ کر تھک گیا تھا کہ کون یہ کر سکتا ہے اور ہر بار اس کے دماغ میں ماہیر کا ہی خیال آتا تھا اور ساتھ یہ بھی خیال آتا تھا کہ عشال کی شادی شاید ماہیر سے ہو گئی ہو اور اس خیال کے آتے ہی اس طیش سے برا حال ہو جاتا تھا اور تب وہ چیختے ہوئے دھمکیاں دیتا تھا اور اب بھی اس کے دماغ میں یہی خیال آیا تھا

"کس نے قید کیا ہوا ہے مجھے یہاں جانتے نہیں ہو تم لوگ مجھے کسی کو نہیں چھوڑو گامیں" اس نے چیختے ہوئے کہا تھا تبھی دروازہ کھلا تھا اور ماسک پہنے اک شخص اندر داخل ہوا تھا اور دروازہ پھر بند ہو گیا تھا

"کون ہو تم؟ اور کیوں مجھے یہاں باندھا ہوا ہے؟" اس شخص کو دیکھتے وہ پھر چیخا تھا اک دولہے بعد اس شخص نے ماسک نیچے کیا اور مسکرا کر اسے دیکھا تھا

"اوہ تو میرا شک صحیح نکلا یہ سب تم نے کیا ہے" اس نے ماہیر کو دیکھتے کہا تو ماہیر نے ہاں میں سر ہلایا تھا

Kitab Nagri Special

"ویسے اک خوشخبری سناؤں میری کزن مشال سلطان شیرازی اب مسز ماہیر شیرازی بن چکی ہیں" ماہیر نے چہرے پہ مسکراہٹ لیے اسے سلگایا تھا

"چھوڑو گانہیں میں تمہیں بس اک دفعہ یہاں سے نکل لینے دو سب کو بتاؤں گا یہ سب تم نے کیا ہے" نعمان نے غرا کر کہا تھا

"میں تو کل پورا دن تھا ہی گھر میں کیسے تمہیں کڈنیپ کروا سکتا ہوں نعمان صدیقی کچھ شرم کرو تم نے ہماری عزت اچھالی اور اب الزام بھی مجھ پہ لگا رہے ہو" اسے دیکھتے ماہیر نے معصومیت سے کہا تو نعمان نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا تھا

"نہیں سمجھے نہ میں سمجھاتا ہوں جب تم کہو گے میں تمہیں کڈنیپ کیا تب سب کے سامنے معصوم بن کر میں یہ کہوں گا" ماہیر نے اک آنکھ دبا کر اسے کہا تھا

"تمہیں لگا کہ تم میری کمزوری سے کھیلنے کی کوشش کرو گے اور میں چپ بیٹھوں گا اور تمہیں یہ غلط لگا کیونکہ عشاں میری کمزوری نہیں طاقت ہیں" کرسی کے دونوں بازو پہ ہاتھ رکھ کر اس کی طرف جھکتے کہا تھا اور نعمان بس اسے گھور کر رہ گیا تھا

ماہیر نے ماسک واپس پہنا اور آواز دے کر اک آدمی کو بلا یا اور اسے واپس چھوڑ کر کہنے کا وہاں سے چلا گیا تھا اس کی بات پہ عمل کرتے وہ آدمی نعمان کو اس کے گھر سے تھوڑی دور پھینک کر چلے گئے تھے

وہ گھر آیا تو مسٹر اور مسز صدیقی لاونج میں بیٹھے ہی مل گئے تھے اسے

Kitab Nagri Special

"ڈیڈ" اس کی آواز پہ دونوں نے اسے دیکھا تھا صدیقی صاحب غصے سے اس کی طرف بڑھے اور کھینچ کر اک تھپڑ اس کے منہ پہ مارا تھا

"ہمیں ذلیل تو کروا دیا سب کے سامنے اب کیا لینے آئے ہو" انہوں نے غصے سے دھاڑتے کہا تھا

"ڈیڈ میں خود کہیں غائب نہیں ہوا تھا مجھے کڈنیپ کیا گیا تھا اور کڈنیپ بھی کسی اور نے نہیں اس ماہیر نے کروایا تھا" اس نے چہرے پہ ہاتھ رکھتے چیختے ہوئے کہا تھا

"اسے تمہیں کڈنیپ کر کے کیا ملے گا؟" صدیقی صاحب نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا

"عشال سے شادی کرنی تھی اسے اس لیے اس نے مجھے کڈنیپ کیا تھا مجھ پہ چیخنے سے بہتر ہے اپ ان شیرازی برادرز سے باز پرس کریں" اس کی بات پہ صدیقی صاحب نے اپنی بیگم کو دیکھا تو انہوں نے بھی سر ہلایا تھا پھر وہ تینوں شیرازی ہاؤس کی طرف روانہ ہو گئے تھے

Kitab Nagri

ماہیر خود تو چلا گیا تھا لیکن عشال کو اس شرارتی ٹولے کے پاس چھوڑ گیا تھا اور انہوں نے اس کی ناک میں دم کر رکھا تھا

"یار آپو ہمارے کنجوس بھائی نے آپ کو گفٹ میں کیا دیا؟" مشال نے شرارت سے پوچھا تھا

"میں ابھی کوئی گفٹ نہیں دیا ریسپشن پہ دوں گا" ماہیر نے وہاں آتے کہا تھا وہ سب اپنی فیورٹ جگہ لان میں بیٹھے تھے

Kitab Nagri Special

"جتنے آپ کنجوس ہیں آپ سے یہی امید کی جاسکتی ہے" مشال نے کہا تو ماہیر نے اسے گھورا تھا

"کتنی ہی مرتبہ تم لوگ مجھے کنگال کر چکے ہو اور ابھی میں ہی کنجوس ہوں" ماہیر نے اس کے بال کھینچتے کہا تھا

"بس کر دے نہ اتنے جھوٹ بول کب ہم نے تجھے کنگال کیا ہے؟" اب کی بار ہارون نے اسے گھورا تھا

"اچھا بچہ تو یہ بات ہے میں جو تم لوگوں کو ڈنر کروانا تھا وہ کینسل " ماہیر نے اطمینان سے کہا تھا

"ارے بھائی آپ تو مائنڈ ہی کر گئے ہم تو مزاق کر رہے تھے" زارون تیزی سے بولا تو سب نے زور و شور سے سر ہلایا تھا

"اصولاً تو تم لوگوں کو ہمیں ٹریٹ دینی چاہیے لیکن تم لوگ الٹا ہم سے مانگ رہے ہو" ماہیر نے سب کو گھور کر کہا تھا

"ارے بھائی فکر نہ کریں یہ چشمش کی شادی ہوگی نہ تب یہ دے گی آپ کو فلحال تو آپ ہمیں دیں" ماہر نے چلا کی سے کہا تھا

"کیوں میں کیوں دوں گی اور ویسے بھی میری ابھی اتنی جلدی شادی نہیں ہو گئی" لائبرہ نے ماہر کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے کہا تھا

اس سے پہلے کو کوئی کچھ کہتا گیٹ سے اندر داخل ہونے والی شخصیات کو دیکھ کر سب اپنی اپنی جگہ ٹھٹھکے تھے

Kitab Nagri Special

"یہ لوگ اب کیا کرنے آئے ہیں یہاں؟" ہارون نے غصے سے کہا تو ماہیر نے اسے ٹھنڈے رہنے کا اشارہ کیا اور سب اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے اتنے وہ تینوں بھی ان کے قریب آچکے تھے

"کہاں ہیں تم لوگوں کے ماں باپ؟" صدیقی صاحب نے ماہیر کو دیکھتے غصے سے پوچھا تھا اور نعمان صدیقی عشاں کو دیکھ رہا تھا

"اندر" ماہیر نے عشال کے سامنے کھڑے ہوتے کہا تھا جس سے عشال اس کے پیچھے چھپ گئی تھی کہا اس نے صدیقی صاحب کو تھا لیکن دیکھ وہ نعمان کو رہا تھا نظریں ملنے پہ ماہیر نے نظروں ہی نظروں میں اسے وارننگ دی تھی

وہ تینوں اندر کی طرف بڑھے تو وہ سارے بھی پیچھے ہو لیے تھے جب وہ لاؤنج میں داخل ہوئے تو وہ سب انہیں دیکھ کر حیران ہوئے پھر ساتھ کھڑے نعمان کو دیکھتے الطاف صاحب غصے سے کھڑے ہوئے تھے

"یہ کیا لینے آیا ہے یہاں اب کل ہمیں رسوا کر کے سکون نہیں ملا جو آج آگیا ہے" الطاف صاحب نے نعمان کو گھورتے کہا تھا

"الطاف صاحب میرا بیٹا کہیں گیا نہیں تھا بلکہ آپ کے اس بیٹے نے اسے کڈنیپ کر والیا تھا" صدیقی صاحب نے ماہیر کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا تو سب نے حیرت سے پہلے انہیں اور پھر ماہیر کو دیکھا تھا

"صدیقی صاحب شرم نہیں آتی آپ کو کل آپ لوگوں نے ہمارے سر میں خاک ڈالی اور اب الزام لگا رہے ہیں ہمارے بیٹے یہ" الطاف صاحب نے غصے سے مٹھیاں بھینچی تھیں

Kitab Nagri Special

"نکل جائیں یہاں سے ہمیں آپ کی مزید کوئی بات نہیں سننی" الطاف صاحب نے کہا تو وہ تینوں کینہ توز نظروں سے ماہیر کو گھورتے وہاں سے چلے گئے ان کے پیچھے ماہیر بھی نکل گیا

"ار کو نعمان صدیقی" ماہیر کی آواز پہ وہ رکا تھا

"مل گیا نہ جواب تمہیں کسی نے تمہاری بات پہ یقین نہیں کیا آئندہ ادھر کارخ بھی مت کرنا ورنہ بہت برا حشر کروں گا" ماہیر نے کہتے اسے باہر کا رستہ دیکھا یا تھا

وہ واپس آیا تو سب اسے گھور رہے تھے اس نے اک ابرو اچکا کر سب کو دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو کہ کیا ہوا ہے

"وہ جو کہہ کر گیا ہے کیا وہ سچ ہے؟" الطاف صاحب کی سنجیدہ آواز گونجی تھی

"مجھے کیا فائدہ تھا اسے کڈنیپ کر اونے کا اگر کروا تا تو اگلے دن ہی نہ چھوڑ دیتا بلکہ کافی دنوں تک رکھتا" اس نے بھی سنجیدگی سے کہا تھا

اس نے سچ بتایا تھا سب کو لیکن تب جب وہ نعمان صدیقی کے خلاف تمام ثبوت اکٹھے کر لیتا تب تاکہ سب کاری ایکشن زیادہ نہ ہو

اس کی بات پہ پتہ نہیں سب نے یقین کیا تھا یا نہیں لیکن کسی نے اس سے مزید پوچھ گچھ نہ کی تھی وہ بھی کندھے اچکا کر رہ گیا تھا

Kitab Nagri Special

"وہ جو کہہ کر گئے ہیں وہ سچ ہے نہ؟" رات کو جب وہ دونوں روم میں آئے تو عشال نے ماہیر سے پوچھا تھا اس کا اشارہ صدیقی صاحب کی بات کی طرف تھا

"میں آپ کو پہلے بھی کہا تھا دوبارہ اس شخص کا ذکر نہیں ہونا چاہیے" ماہیر نے سخت لہجے میں کہا تھا

"ماہیر تم مجھے اس طرح ٹال نہیں سکتے تمہیں بتانا ہی ہو گا مجھے" عشال اپنی بات پہ قائم تھی

"دیکھیں عشی ہر چیز کا اپنا اک وقت ہوتا ہے اگر میں ایسا کچھ کیا ہوا تو وقت آنے پہ آپ کو بھی پتہ چل جائے گا" ماہیر نے اٹل لہجے میں کہا تھا جس سے عشال کو اندازہ ہو گیا تھا وہ نہیں بتانے والا اسے کچھ

"اچھا اسے چھوڑواک اور بات بتاؤ" عشال نے کہا تو ماہیر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا

"اس دن جب میں شاہنگ پہ گئی تھی تمہیں کیسے پتہ چلا میں کس مال میں ہوں کیونکہ تمہارا وہاں ہونا کوئی اتفاق تو بالکل بھی نہیں تھا" عشال نے نعمان صدیقی ک نام لینے سے گریز ہی کیا تھا کہ وہ پھر سے جلال میں نہ آجائے جبکہ اس کے اتنے یقین سے کہنے پہ ماہیر مسکرایا تھا

"ایسے پتہ چلا تھا" ماہیر نے مسکراتے ہوئے اس کی کلائی پکڑ کے اس کے سامنے کی جس میں گولڈ کا اک نفیس سا بریلیٹ تھا یہ بریلیٹ ماہیر نے ہی عشال کو اس کی برتھ ڈے پہ گفٹ کیا تھا

"کیا مطلب؟" عشال نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا

Kitab Nagri Special

"اس بریسلٹ میں اک چپ فٹ ہے جو میرے موبائل کے ساتھ کنیکٹ ہے اس سے آپ کہیں بھی ہو مجھے آپ کی لوکیشن کا معلوم ہو جائے گا اس لیے اسے کبھی بھی مت اتاریے گا" ماہیر نے اپنی بات کی وضاحت کرتے آخر میں اسے تائید کی تھی

"تم نے یہ چپ فٹ کیوں کی تھی؟" عشال کے بے وقوفانہ سوال پہ ماہیر نے اپنا سر پیٹا تھا

"کیونکہ میرا دماغ خراب تھا" ماہیر نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا

"میری بھولی پلس بے وقوف ملکہ اس لیے فٹ کی تھی خدا نخواستہ اگر کبھی آپ کسی مصیبت میں پھنس جائیں تو میں بروقت آپ کے پاس پہنچ سکوں" اس کے گال کھینچتے ماہیر نے کہا تھا بدلے میں عشال نے اس کے بال کھینچے تھے

"آہہ عشال یہ کیا کر رہی ہیں؟ کیوں مجھے گنجا کرنا ہے؟ کیا کہیں گے ہمارے بچے اپنے دوستوں کے ہمارا ابا گنجا ہے" اس کے ہاتھ پکڑتے ماہیر نے دہائی دی تھی بچوں کے ذکر پہ عشال جھینپ گئی تھی

"زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے" عشال نے اسے گھورنے کی ناکام کوشش کی تھی

"ارے اس میں بکواس والی کون سی بات ہے؟ میری پرسنل سزمیر بیٹی روز خواب میں آکر پوچھتی ہے بابا میں کب آؤں گی دنیا میں میری پڑھائی لیٹ ہو رہی ہے" ماہیر کی گوہر افشانیوں پہ عشال نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا تھا اور اس کے ایکسپریشنز دیکھ کر ماہیر کا قہقہہ بے ساختہ تھا

"بد تمیز" عشال گھور کے بس اتنا ہی کہہ سکی جبکہ ماہیر کی ہنسی کنٹرول ہونے میں نہیں آرہی تھی

Kitab Nagri Special

"کیا ہے بس بھی کرو" جب وہ چپ نہ ہوا تو عشال نے چڑتے ہوئے کہا تھا

"بہت پیاری لگ رہی ہیں شرماتے ہو کھی سوچا نہیں تھا کہ آپ مجھ سے شرمائیں گی" ماہیر نے کہا تو عشال نے اسے کھینچ کے کشن مارا تھا جسے ماہیر نے ہنستے ہوئے کیچ کر لیا تھا

عشال کو اس کو وہی چھوڑتے گھور کر کبرڈ سے کپڑے نکالتے واش روم میں بند ہو گئی تھی جبکہ وہ پیچھے بیڈ پہ گرنے کے انداز میں لیٹا تھا اور کشن بازوؤں میں بھینچتے مسکرایا تھا

"میری پرنسز عشال ماہیر شیرازی" آنکھیں بند کر کے اس نے کہا اور پھر خود ہی ہنس دیا کہ بیٹی کے آنے کا دور دور تک نام و نشان نہیں اور نام پہلے ہی سوچ لیا ہے

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri Special

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp_0335 7500595

اس وقت سارا شیرازی ہاؤس لاؤنج میں بیٹھا ہوا تھا مہرین بیگم کی فیملی بھی یہی موجود تھی بڑے اپنی باتوں میں مصروف تھے جبکہ چھوٹے عشال اور ماہیر کی بینڈ بجانے میں مصروف تھے

"مجھے سب سے ضروری بات کرنی ہے اس لیے سب تھوڑی دیر کے لیے باتیں چھوڑ کر میری طرف متوجہ ہوں" الطاف صاحب کی بات پہ سب ان کی طرف متوجہ ہوئے

"ہم نے خاندان سے باہر شادی طے کرنے کا اک تجربہ کیا جو کہ اچھا ثابت نہیں ہوا اس تجربے سے سبق حاصل کرتے ہیں اک فیصلہ کیا ہے" الطاف صاحب کہتے کہتے رکے تھے سب کی سوالیہ نظریں ان پہ ہی ٹکی تھیں

"میں نے فیصلہ کیا ہے کہ باقی بچوں کی شادیاں بھی ہم آپس میں ہی کریں اگر کسی کو اعتراض نہ ہو کسی پہ کوئی زور زبردستی نہیں ہے" الطاف صاحب نے بات مکمل کرتے سب کو دیکھا تھا

"اچھا فیصلہ ہے یہ تو" الیاس صاحب نے کہا تو باقی بڑوں نے بھی ان کی تائید کی تھی

Kitab Nagri Special

"بچوں تم لوگوں کو تو کوئی اعتراض نہیں ہے نہ؟" الطاف صاحب نے ینگ جنریشن سے پوچھا تھا جو ٹکڑ ٹکڑا کر دوسرے کو دیکھ رہے تھے

"بابا اعتراض تو کوئی نہیں ہے بس یہ بتادیں کون کس کے حصے میں آرہا ہے" ماہر کی بات پہ سب ہنسے تھے سب کو ہنستے دیکھ کر وہ کان کھجا کر رہ گیا تھا

"ہاں کیوں نہیں بتانا ہوں مشال ہارون، لائبہ ماہر اور علیازارون اور ان ناہنجارون کو چھوڑو بچے تم تینوں کو تو کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟" الطاف صاحب نے بتا کر تینوں لڑکیوں کی رائے جاننی چاہی تھی

تینوں نے نفی میں سر ہلایا کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے جبکہ لڑکے منہ بسور کر رہ گئے انہیں تو کسی نے پوچھا ہی نہیں تھا

"زیادہ سیٹی ہونے کی ضرورت نہیں ہے میری دفعہ بھی بابا نے بس عشال کی مرضی کو اہمیت دی تھی مجھے تو سرے سے ہی اگنور کر دیا تھا" ماہیر نے ہارون کے کان میں کہا تو اس نے ماہیر کو زبردست گھوری سے نوازا تھا

"چلیں صحیح ہے پھر ماہیر کے ریسپشن پہ تینوں جوڑیوں کا نکاح کر دیتے ہیں کیونکہ میں منگنی کے حق میں نہیں اور رخصتی تب ہوگی جب یہ تینوں نالائق کسی مقام پر پہنچیں گے" الطاف صاحب کی بات پہ تینوں نے صدمے سے انہیں دیکھا تھا

"بڑے بابا یہ فاول ہے پھر آپ نے عشی آپ کی رخصتی کیوں کی ماہیر بھی تو ابھی پڑ رہا ہے" ہارون کی دہائی پہ ماہیر نے اسے گھورا تھا

Kitab Nagri Special

"ساتھ وہ آفس بھی جاتا ہے وہ اس قابل ہے کہ بیوی کی ذمہ داری اٹھا سکے اس کی ضروریات پوری کر سکے اور تم لوگ تو خود ابھی باپوں پہ انحصار کرتے ہو بیویوں کی ذمہ داری کیا اٹھاؤ گے" الطاف صاحب نے اسے اچھا خاصہ لتاڑا تھا

"اب بھی کسی کا اعتراض رہ گیا ہو تو وہ مجھے بتا سکتا ہے" الطاف صاحب نے کہا تو تینوں نے نفی میں سر ہلایا جبکہ باقی سب مسکراہٹ دبائے ان کی پتلی ہوئی حالت دیکھ رہے تھے

"اب تم لوگ جاؤ ہم زرا سب کچھ فائنل کر لیں بڑوں کے بیچ میں تم لوگوں کا کیا کام" الطاف صاحب نے انہیں وہاں سے بھگایا تھا

وہ سارے اٹھ کے لان میں آگئے اور باہر آتے ہی ماہیر کی ہنسی آؤٹ آف کنٹرول ہو گئی تھی لڑکیوں کے چہرے پہ بھی دبی دبی مسکراہٹ تھی اور وہ تینوں ماہیر کو گھور رہے تھے جس کی ہنسی رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

"بس کر دے تو نہیں تو میں تیرے دانت توڑ دینے ہیں" ہارون نے چڑ کر کہا تھا لیکن ماہیر کی ہنسی اور تیز ہوئی تھی ان کی شکلیں دیکھ کر

www.kitabnagri.com

"اچھا ہوتا اگر عشی آپ کی شادی اس نعمان سے ہو جاتی پھر،،،" ابھی ہارون کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ ماہیر نے ہنسنا بند کر کے اس کی گردن اپنے ہاتھوں میں جھکڑی تھی

"کیا کہا تو نے؟" اس نے گردن پہ دباؤ ڈالتے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"چھوڑ دے کیوں مجھے مار کے اپنی بہن کو بیوی بننے سے پہلے بیوہ بنانے چاہتے ہو میں تو مزاح کر رہا تھا" ہارون نے اپنی گردن چھڑوانے کی کوشش کرتے کہا تھا باقی سب بھی پریشانی سے انہیں ہی دیکھ رہے تھے جبکہ عشاں باقاعدہ صدمے سے اسے دیکھ رہی تھی کہ ماہیر واقعی ہی اتنا جنونی ہے

"آئندہ مزاح میں بھی یہ بات تمہاری زبان سے نہ نکلے" ماہیر نے کہا تو اس نے تیزی سے ہلایا پھر ماہیر نے اک جھٹکے سے اس کی گردن چھوڑی تھی

"ظالم انسان" ہارون نے اپنی گردن سہلاتے کہا تھا

"اور تو انتہا درجے کا بے ہودہ انسان" ماہیر نے بھی اسے گھورتے ہوئے کہا تھا

"شرم کر لے کچھ اور عزت دیا کر مجھے ہونے والا بہنوئی ہوں تمہارا" اس کی بات پہ مشال اور ماہیر دونوں نے اسے گھورا تھا

" شکل دیکھی ہے آئینے میں عزت اور وہ بھی تجھے دوں میں جاؤ جا کر منہ دھو اپنا " ماہیر نے اس پہ طنز کیا تھا

"ابھی صبح ہی دھویا ہے میں نے آیا بڑا منہ دھلوانے والا" ہارون نے بھی حساب برابر کیا تھا

"بس کر دو تم دونوں بچوں کی طرح لڑ رہے ہو" عشال کے اک دم کہنے پہ دونوں چپ ہوئے تھے لیکن اک دوسرے کو گھورنا نہیں بھولے تھے

Kitab Nagri Special

سب کی باہمی رضامندی سے دو دن بعد عشال اور ماہیر کار سیپشن اور باقی سب کے نکاح طے پائے باقی سب تو جا رہے تھے یونی لیکن ماہیر نے چھٹیاں لی ہوئی تھیں اور نہ ہی وہ آفس جا رہا تھا آج رات سب نے ماہیر کو ڈنر کے لیے گھیرنا تھا اس لیے شام سے ہی سب لاؤنج میں جمع تھے

"چلیں ماہیر بھائی ہمیں ڈنر کے لیے لے کر چلیں جس کا آپ نے ہمیں کہا تھا" ماہر نے ماہیر سے کہا جو ٹی وی پر چینل پہ چینل بدل رہا تھا

"کون سا ڈنر؟" اس نے ٹی وی سے نظریں ہٹائے بغیر کہا تھا

"ماہیر بھائی آپ نے کہا تھا آپ مکر میں گے نہیں" علیا کی روہانسی آواز پہ ماہیر نے اس کی طرف دیکھا تھا

"ارے ارے میری گرڈ یار ونا نہیں میں تو مزاح کر رہا تھا تم تو سیریس ہی ہو گئی ہو چلیں سب تیار ہوں چلتے ہیں"

علیا سب سے چھوٹی ہونے کی وجہ سے سب سے لاڈلی تھی اس لیے ماہیر جلدی سے مان گیا کہ کہیں وہ رونا ہی نہ

شروع کر دے

Kitah Nagri

"اس چڑیل کی بات تو بڑی جلدی مانی ہے آپ نے" زارون نے علایا کو گھورتے کہا تھا

"تمیز سے بات کرو نہیں تو ادھر سے رکھ کے جھانپڑ لگاؤں گا" ماہیر نے اسے آنکھیں دکھائیں تو علایانے گردن اکڑا کر زارون کو دیکھا تھا

"بھائی ہونے والی نصف بہتر ہے یہ میری "زارون نے دانت پیستے کہا تھا

ہاں تو اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ تم اس کے ساتھ بد تمیزی کرو " ماہیر نے کہا

Kitab Nagri Special

"بھائی اتنا رعب تو آپ بھی عشی آپي پہ جماتے ہوں گے" زارون نے عشال کو بھی گھسیٹا تھا

"ہاں تمہاری آپي رعب جمانے ہی نہ دیں کہي" ماہیر نے ٹھنڈی آہ بھرتے کہا تو عشال نے اسے گھورا تھا

"یہ کیا فالتو کی بحث لے کر بیٹھ گئے ہو چلنا نہیں ہے کیا؟" ہارون نے دونوں کو گھورا تھا پھر سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تیار ہونے جبکہ لائبہ اور علایا فل تیاری کے ساتھ آئی تھیں شیرازی ہاؤس اس لیے وہ اطمینان سے بیٹھی ہوئی تھیں

پھر بڑوں سے اجازت لے کر سب نکل گئے ان کا رخ شہر کے مشہور ریسٹورنٹ کی طرف تھا وہاں پہنچ کر ہمیشہ کی طرح انہوں نے دو ٹیبل کمباؤن کروائے تھے

"شکر ہے عشی آپي آپ کی شادی داکنجوس ماہیر سے ہو گئی اب ساری زندگی ہم اس کے پیسے پہ عیش کریں گے" ہارون کہہ عشال سے رہا تھا لیکن دیکھ ماہیر کو ہی رہا تھا

"اتنا یاد رکھنا ابھی ڈنر کرنا ہے یہ نہ ہو تمہیں ڈنر سے ہاتھ دھونے پڑ جائیں" ماہیر نے اسے وارننگ دی تھی

"کچھ شرم کر لو چار چار رشتے ہیں میرے تم سے اک دوست کا دوسرا کزن کا تیسرا سالے کا عشی آپي کا بھائی ہونے کے ناطے اور چوتھا بہنوئی کا لیکن مجال ہے جو تم میری تھوڑی عزت کر لو" ہارون نے اسے رشتے گناتے کہا تھا

"عزت بھی اس چیز کی کی جاتی ہے جو عزت کے قابل ہو" مشال نے کہا تو سب بے ساختہ ہنسے تھے

"لو میری بہن ہی تمہاری کوئی عزت نہیں کر رہی تو مین کیا کروں بہنوئی صاحب" ماہیر نے اسے چڑاتے ہوئے کہا تھا جو مشال کو گھورنے میں مصروف تھا

Kitab Nagri Special

"کوئی نہیں دیکھنا تم کیسے میں شادی نے بعد گن گن کے بدلے لیتا ہوں" ہارون نے منہ پہ ہاتھ پھیرتے کہا تھا

"اور بابا اور چھوٹے بابا تو جیسے تمہیں زندہ چھوڑیں گے پھر؟" ماہیر نے میٹھے لہجے میں طنز کیا تھا اس کی بات پہ

ہارون بس کڑوے گھونٹ بھر کر رہ گیا کیونکہ وہ سچ ہی کہہ رہا تھا

"یہ ماہر صاحب اور ان کی چشمش کیوں چپ ہیں؟ باقی تو تقریباً سب ہی چونچ لڑا چکے ہیں آپس میں" عشال نے

بھی گفتگو میں حصہ لیتے ان دونوں کو چھیڑا تھا جو چپ بیٹھے تھے

"وہ کیا ہے نہ آپی دونوں شرم رہے ہیں اک دوسرے سے" زارون نے اپنی ٹانگ اٹکانا ضروری سمجھی تھی جس پہ

ماہر نے اسے گھورا تھا

"جی نہیں ایسی کوئی بات نہیں یہ سالے بہنوئی کی آپس کی تکرار ختم ہوتی تو کوئی اور بات کرتا نہ" اب کی بار

ہارون اور ماہیر نے ماہر کو گھوری سے نوازا تھا

اس سے پہلے کے کسی اور جنگ کا آغاز ہوتا ویٹر آرڈر سرو کرنے آگیا اس لیے سب چپ کر گئے تھے پھر ڈنر کرنے

کے دوران سب اک دوسرے کی ٹانگ کھینچتے رہے تھے اور آخر میں آئیس کریم پارلر سے آئیس کریم کھاتے وہ

سب گھر کی طرف روانہ ہو گئے تھے

دودن گزرتے پتہ ہی نہیں چلا تھا آج ریسپشن کے ساتھ باقی تینوں کپلز کا نکاح بھی تھا فنکشن کا انتظام گھر کے لان

میں ہی کیا تھا سارے شیرازی ہاؤس کو لائننگ اور پھولوں سے سجایا گیا تھا

Kitab Nagri Special

سیٹج پہ صرف دلہاد لہن بن کے بس ماہیر اور عشال ہی بیٹھے تھے باقیوں کے بقول ہم بھی بیٹھے کے فنکشن کا مزہ نہیں خراب کرنا چاہتے

عشال گولڈن شرارے میں ملبوٹ تھی جس پہ دیدہ زیب کام ہوا تھا باقی تینوں بھی اسی طرح کے شرارے پہنے ہوئے تھے لیکن ان کا کلرڈ فرنٹ تھا اور چاروں لڑکوں نے بلیک فور پیس پہنے ہوئے تھے

تینوں کپلز کے نکاح ہو چکے تھے اور اس وقت وہ سیٹج پر دلہاد لہن کے پاس موجود تھے اور سب بڑے بھی وہی موجود تھے

"ہاں تو نالا لفقوں میری بات غور سے سنو چاروں" الطاف صاحب نے ان چاروں لڑکوں کو مخاطب کیا تھا
"میں بھی؟" ماہیر کو تو صدمہ لگا تھا کہ وہ بھی نالا لفقوں کے شمار ہے

"ہاں تو تم کون سا ان سب سے الگ ہو" الطاف صاحب نے شان بے نیازی سے کہا تھا

"ان باتوں کو چھوڑو اور میری بات سنو اگر تم چاروں نے کبھی میری بیٹیوں کو رالایا انہوں نے مجھ سے تم لوگوں کی کوئی شکایت کی تو اتنا یاد رکھنا چھوڑو گا نہیں میں تم لوگوں کو" انگلی اٹھا کر انہوں نے سب کو وارننگ دی تھی

"بڑے بابا یہ فاول ہے آپ اپنی بیٹیوں کو بھی کچھ کہیں سب کچھ بیٹیوں کے لیے ہی ہے" زارون نے جذباتی ہوتے کہا تھا لیکن کمر پہ پڑنے والی جھانپڑ سے بلبل کر رہ گیا تھا

"الطاف صاحب بچہ صحیح ہی تو کہہ رہا ہے یہ آپ کی سیٹیاں بھی کوئی معصوم نہیں ہیں آپ ان کو بھی کچھ کہیں"
خدیجہ بیگم نے لڑکوں کی سائیڈ لیتے کہا تو لڑکے شیر ہوئے

Kitab Nagri Special

"ہاں تو اور کیا مجال ہے جو ذرا بھی عزت کر لیں ہماری" ہارون نے موقع پہ چوکا مارنا چاہا تھا

"جتنی تم لوگوں کی عزت ہے نہ وہی بہت ہے مزید لے کر کیا کرو گے؟" الطاف صاحب کی بات پہ لڑکوں کے منہ پھر لٹک گئے تھے جبکہ لڑکیوں کے قہقہے بے ساختہ تھے

"یار بابا جنتی عزت آپ ہماری کرتے ہیں اللہ کا واسطہ ہے کم کر دیں اتنی ہضم نہیں ہوگی ہم" ماہر کے ہاتھ جوڑ کے کہنے پہ الطاف صاحب نے ہنستے ہوئے گلے لگایا تھا

"میں اپنی بیٹیوں سے اس لیے نہیں کہتا مجھے پتہ ہے میری سیٹیاں بہت سمجھدار ہیں انہیں رشتے سنبھالنے آتے ہیں" انہوں نے پیار سے چاروں لڑکیوں کو دیکھتے کہا تھا

"تو ہم یہ آپ کو تھوڑا سا بھی بھروسہ نہیں ہے؟" ماہیر نے صدمے سے کہا تھا

"ہے بھروسہ کیوں نہیں ہے لیکن وہ کیا ہے نہ لڑکے تھوڑے لاپرواہ ہوتے ہیں انہیں بار بار یاد دہانی کروانی پڑتی ہے جبکہ لڑکیاں بہت حساس ہوتیں اپنے سے وابستہ رشتہوں کا سنبھال کر رکھتی ہیں" الطاف صاحب کی بات یہ

www.kitabnagri.com

سب نے سر ہلایا تھا

"اور مجھے یقین ہے کہ میری سیٹیاں ہمیشہ میرا یقین قائم رکھیں گی" الطاف صاحب نے کہا تو چاروں نے مسکرا کر سر ہلایا الطاف صاحب نے چاروں کو پاس بلا کر اپنے ساتھ لگا کے ان کے سر پہ پیار کیا

"چلیں اب یہ ایمو شتل سین بہت ہو گئے اک اچھی سی فیملی فوٹو ہو جائے" زارون نے کہتے فوٹو گرافر کو آواز دی تھی جو بچارہ کب سے اک طرف بیٹھا ان کا فیملی سین ختم ہونے کا ویٹ کر رہا تھا

Kitab Nagri Special

درمیان میں جو بڑا صوفہ پڑا تھا اس پہ ماہیر اور عشال بیٹھے ان کے دائیں بائیں الطاف صاحب اور خدیجہ بیگم بیٹھے تھے اور سائیڈوں پہ جو دو صوفے پہ پڑے تھے وہاں پہ الیاس صاحب اور ناہید بیگم بیٹھے تھے باقی سارے صوفے کے پیچھے سیٹ ہو کر کھڑے تھے درمیان میں مہرین بیگم اور ارشد صاحب کھڑے تھے ان کے دائیں طرف علایا لائبہ اور مشال کھڑی تھیں اور بائیں طرف ماہر ہارون اور زارون فوٹو گرافر نے اس ہنستی مسکراتی فیملی کو کیمرے میں قید کیا تھا

رات دیر تک تقریب چلتی رہی تھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ تینوں عشال کو کمرے میں لے کر آئیں تھیں اسے بیٹھا کر اب کمرے کے دروازے پہ قبضہ کیے کھڑی تھیں آج لڑکے نہیں تھے ان کے ساتھ ماہیر آیا تو ان کو دروازے پہ کھڑے دیکھ کر انہیں آنکھیں نکالی تھیں

"میں تم لوگوں کو ڈنر کروا چکوں اس لیے مین کچھ نہیں دے رہا تم لوگوں کو کھسکویں یہاں سے" انہیں گھورتے ماہیر نے کہا تھا

www.kitabnagri.com

"نہ نہ ہم تو جیب ہلکی کروا کے ہی یہاں سے ہلیں گی نہیں تو عشی آپ کو ساتھ لے کر چلی جاتیں ہیں" مشال نے مزے سے کہا تھا

"پتہ نہیں یہ بھکڑ مجھے کہاں سے ٹکر گئے تھے" بڑبڑاتے ہوئے جیب سے پیسے نکال کر تینوں کو پکڑا کر انہیں وہاں سے بھگایا اور کمرے میں داخل ہوا تھا

Kitab Nagri Special

دروازہ لاک کر کے وہ عشال کی طرف بڑھاتا تھا جو سر جھکائے بیڈ پہ بیٹھی ہوئی تھی کمرے میں سرخ گلابوں کی
بھینی بھینی خوشبو پھیلی ہوئی تھی ماہیر جا کر بیڈ پہ عشال کے سامنے بیٹھا تھا اور عشال کا ہاتھ پکڑا جو کب سے
مروڑ رہی تھی

"گھبرا کیوں رہی ہیں کھاتو نہیں جاؤں گا آپ کو" اس کے ہاتھ پہ دباؤ ڈالتے اس نے کہا تو عشال نے بس اک لمحے
کے لیے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا

"آپ میرے سامنے بیٹھی ہیں لیکن مجھے یقین نہیں آ رہا مجھے لگ رہا ہے میں اک خواب دیکھ رہا ہوں لیکن یہ
خواب نہیں حقیقت ہے اور اس کے لیے میں اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے" اس کے ہاتھ کو دیکھتے ماہیر بول
رہا تھا

"پتہ نہیں مجھے کب آپ سے پیار ہوا تھا لیکن بچپن سے اب تک اگر آپ میرے سے زیادہ کسی کو امپورٹنس دیں
تو مجھ سے برداشت نہیں ہوتا اور میں ایم بی اے میں آتے اسی لیے ہی آفس جوائن کیا تھا کہ جلد سے جلد اپنا کیریئر
بناؤں کسی مقام پہ پہنچوں اور آپ کو اپنے نام کروا سکوں اور تب بابا کے پاس بھی انکار کرنے کا کوئی جواز نہ ہو"
اس کی باتوں پہ عشال بے ساختہ اس کی طرف دیکھنے لگ گئی تھی

"لیکن میرے کچھ بھی کرنے سے پہلے آپ کا رشتہ آگیا مجھے یہی تھا میں سب کو کہوں گا تو وہ مان جائیں گے لیکن
سب سے پہلے آپ نے انکار کر دیا پھر اس کے بعد بابا نے بھی میں سب کو بتایا بھی تھا کہ وہ شخص اچھا انسان نہیں
ہے لیکن سب کو یہی لگا تھا کہ میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ میں آپ سے شادی کرنی ہے اور کسی نے میری بات پہ
یقین نہیں کیا" بولتے بولتے ماہیر طنزیہ انداز میں ہنسا تو عشال نے بے ساختہ شرمندگی سے سر جھکا یا تھا

Kitab Nagri Special

"پھر بظاہر تو میں چپ ہو گیا لیکن ساتھ ساتھ میں اس شخص کی جاسوسی شروع کر دی لیکن اس کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ملا تھا پھر آپ اس کے ساتھ شاپنگ پہ گئی آپ کے بریسلٹ کی وجہ سے مجھے آپ کی لوکیشن مل گئی اور جس طرح وہ آپ کو گھور رہا تھا اور حکم چلا رہا تھا میرا دل کر رہا تھا اسے قتل کر دوں لیکن ضبط کرنا تھا آپ کو لے کر وہاں سے چلا گیا لیکن اپنا اک آدمی اس کے پیچھے چھوڑنا نہیں بھولا تھا اس نے اس کے خلاف کلیوڈ ہونڈ ہی لیا تھا لیکن وہ بھی بہت نہیں تھا مجھے اور ثبوت چاہیے تھے" وہ بولتے بولتے رکا تھا

"میرا ارادہ اسے پہلے ہی ایکسپوز کرنے کا تھا لیکن اس کے خلاف ثبوت نہیں مل رہے تھے پھر مجبوراً مجھے اسے کڈنیپ کروانا پڑا تھا کیونکہ میں جانتے بوجھتے آپ کو اک دریا میں نہیں پھینکنا چاہتا تھا اس لیے مجھے یہ قدم اٹھانا پڑا تھا" ماہیر کی بات پہ اسے کچھ زیادہ حیرت نہیں ہوئی تھی کیونکہ اسے پہلے ہی اندازہ تھا ایسا ہی کچھ ہو گا

"لیکن اب میرے پاس فل پروف ہیں اس لیے میرا ارادہ کل سب کو سچائی بتانے کا کہا ہے سوچا آج آپ سے ہر بات کلئیر کر دوں تاکہ پھر ہمارے درمیان کوئی مس اندر سٹینگ نہ ہو" ماہیر نے کہہ کر اسے دیکھا تھا

"لیکن اک بات کلئیر کرنے والی رہتی ہے" عشال نے کہا تو ماہیر نے اسے دیکھا تھا

www.kitabnagri.com

"وہ جو تم نے اس دن کہا تھا سب کو کہ تمہیں پیار نہیں بس وہم ہوا تھا میرے انکار پہ تم سوگ منانے تو بیٹھو گے نہیں" عشال نے وہ سوال پوچھا جو اسے کافی دنوں سے کھٹک رہا تھا اس کی بات پہ ماہیر ہنستے ہنستے بیڈ پہ گر گیا تھا اور عشال بس گھور کے رہ گئی تھی

"واللہ،،،، عشال میں کہا پتہ نہیں کون سی بات رہ گئی لیکن یہاں تو کھودا پہاڑ اور نکلا چوہا والا سین ہوا ہے" اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"اس دن مجھے پتہ تھا آپ میرے پیچھے ہی ہیں اس لیے وہ سب بولا تھا اب یہیں تڑپ رہا تھا تو آپ تک بھی اس تڑپ کی حدت تو پہنچنی چاہیے تھی نہ" ماہیر نے اپنی ہنسی کو فل سٹاپ لگاتے اس کی آنکھوں میں دیکھتے سنجیدگی سے کہا تو عشال بے ساختہ نظریں جھکا گئی تھی

"اب تو کچھ نہیں رہتا نہ پوچھنے والا؟" ماہیر کے پوچھنے پہ عشال نے نہ میں سر ہلایا

پھر ماہیر نے جیب سے اک باکس نکالا اور اس میں موجود ڈائمنڈ رنگ اس کے بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں پہنائی تھی اور مسکرا کے اس کی پیشانی پہ ہونٹ رکھتے اسے اپنے حصار میں لیا تھا

صبح ماہیر کی آنکھ کھلی تو فجر کی نماز میں ٹائم تھا اس نے عشال کو دیکھا جو اس کی طرف سے کروٹ لیے سو رہی تھی ہلکی سی مسکراہٹ نے اس کے ہونٹوں کو چھوا تھا

"عشی اٹھیں دیکھیں ابھی کافی ٹائم ہے نماز میں چلیں دونوں مل کر سجدہ شکر ادا کرتے ہیں" اس کا گال تھپتھپاتے ماہیر نے کہا تھا عشال نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور جلدی سے اٹھ کر بیٹھی تھی

"میں کہار ہا ہوں چلو نماز ادا کریں" ماہیر نے کہا تو اس نے جلدی سے سر ہلایا اور بغیر اسے دیکھے اٹھ کر کبرڈ کی طرف بڑھ گئی

وہ فریش ہو کر آئی تو ماہیر بیڈ پہ آنکھیں موندے لیٹ ہوا تھا آہٹ پہ آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تو اس نے نظریں چرائی تھیں ماہیر مسکراتے ہوئے اٹھ کر خود بھی فریش ہونے چلا گیا تھا

Kitab Nagri Special

پھر دونوں نے مل کر نماز ادا کی اور ماہیر نے اللہ کا شکر ادا کیا اور عشال نے بھی کہ اللہ نے اسے غلط باتوں میں جانے سے بچا لیا تھا

پھر تھوڑی دیر بعد وہ نیچے آئے تو سب ناشتے کی ٹیبل پہ ہی جمع تھے وہ دونوں بھی سلام کر کے بیٹھ گئے تھے

"مجھے آپ سب کو اک بات بتانی تھی" ماہیر کے کہنے پہ سب اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے

"اس دن صدیقی صاحب ٹھیک کہہ رہے تھے نعمان صدیقی کو بیس ہی غائب کروایا تھا شادی والے دن" ماہیر نے سر جھکا کر کہا تو سب نے حیرت سے اسے دیکھا تھا

"کیا کہہ رہے ہو؟" الطاف صاحب دھاڑے تھے

"پہلے آپ لوگوں ٹی وی لاؤنج میں چلیں میں آپ کو کچھ دکھانا ہے" کہتے وہ اٹھ کر ٹی وی لاؤنج میں چلا گیا اور پیچھے باقی سب بھی

اس نے ٹی وی کے ساتھ کنیکٹڈ ریسویر کے ساتھ یو ایس بی کنیکٹ کی اور اس میں موجود نعمان صدیقی کی وڈیوز پلے کی جہاں کہیں وہ شراب پی رہا تھا تو کہیں کسی لڑکی کے ساتھ چپکا ہوا تھا سب بے یقینی سے سکرین دیکھ رہے تھے لیکن پھر بھی سب کو یقین کرنا پڑ رہا تھا کیونکہ جو کچھ سکرین پہ چل رہا تھا اس میں جھوٹ کا کوئی شبہ نہیں تھا

"ناہنجار تم یہ سب ثبوت شادی سے پہلے نہیں دکھا سکتے تھے" الطاف صاحب نے اس کا کان پکڑ کر مروڑتے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"آہ،،، بابتب یہ نہیں ملے تھے ورنہ دکھا دیتا" اس نے جلدی سے کہا تھا پھر الطاف صاحب نے اس کا کان چھوڑتے اسے گلے سے لگایا تھا

"شکریہ تم نے مجھے میرے بھائی بھابھی کے سامنے شرمندہ ہونے سے بچالیا ورنہ میں کیا منہ دکھاتا آخرت میں انہیں" الطاف صاحب نے کہا تو عشاں اور ماہیر دونوں نے تڑپ کے انہیں دیکھا تھا

"بابا ایسے کہہ کے مجھے شرمندہ نہیں کریں اگر چھوٹوں سے غلطیاں ہو سکتی ہیں تو بڑوں سے کیوں نہیں" ماہیر نے ان کے دونوں ہاتھ پکڑ کر چومتے ہوئے کہا تھا

"اور آپ نے جتنا پیار مجھے دیا ہے اتنا تو اپنے بچوں کو بھی نہیں دیا پھر آپ نے کیوں شرمندہ ہونا تھا" عشال نے کہا تو اظاف صاحب نے مسکرا کے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا

"ہاں تو بر خور دار بہت چھٹیاں کر لی ہیں یونی سے بھی اور آفس سے بھی اب کیا ارادے ہیں" الطاف صاحب نے واپس اپنی ٹون میں آتے کہا تھا

"بابا اور چھٹیاں نہیں مل سکتیں" ماہیر نے کان کھجاتے کہا تھا

"میں اتاروں جو تہا؟" الطاف صاحب نے پاؤں کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تھا

"نہیں نہیں میں کل سے جوائن کر رہا ہوں آفس بھی اور یونی بھی" اس کے تیزی سے کہنے پہ سب ہنس دیے تھے

Kitab Nagri Special

پھر الطاف صاحب اور الیاس صاحب آفس کے لیے نکل گئے اور باقی پلٹن یونی کے لیے ان کا ارادہ یونی سے آکر اس سے نیٹے کا تھا

شام کو وہ سارے لان میں جمع تھے لائبہ اور علایا بھی یہیں تھیں آج کی اس میٹنگ کا مقصد ماہیر کو گھورنا تھا کہ اس نے اتنی بڑی بات ان سے چھپائی تھی وہ سب ماہیر کو گھورنے میں مصروف تھے

"مجھے لگتا ہے تم لوگوں نے مجھے گھورنے کا کوئی سپیشل پیکیج کروایا ہوا ہے جب دیکھو مجھے ہی گھورنے میں مصروف ہوتے ہو سب" ماہیر نے بھی سب کو گھورتے ہوئے کہا تھا

"تو نے غداری کی ہے اور ہم تجھے گھوریں بھی نہ اب" ہارون نے سنجیدگی سے کہا تھا

"میں کون سی غداری کی ہے؟" اس نے ابرو اچکاتے کہا تھا

"اتنے معصوم ہیں نہیں آپ جتنے بننے کی کوشش کر رہے ہیں" ماہر نے اس پہ طنز کیا تھا

www.kitabnagri.com

"کچھ بتاؤ بھی آخر ہوا کیا ہے جو تم لوگوں نے مجھے کٹہرے میں کھڑا کیا ہوا ہے" اب کی بار اس نے جھنجھلاتے ہوئے کہا تھا کیونکہ اسے سچ میں اپنا صبح والا کارنامہ بھول چکا تھا

"ابے سالے تو نے نعمان صدیقی کو کڈنیپ کیا ہمیں بتایا بھی نہیں اکیلے اکیلے سب کچھ کر لیا یہ گینگ کے ساتھ غداری نہیں تو اور کیا ہے" ہارون نے دانت پیستے کہا تھا لفظ سالے پہ سب نے اسے گھورا تھا

Kitab Nagri Special

"یہ مجھے گھورنے کی ضرورت نہیں ہے سالہی ہے وہ میرا" سب کو خود کو گھورتے دیکھ کر اس نے بھی سب کو گھوری سے نوازتے کہا تھا

"او اچھا تو تم لوگ اس بات پہ ناراض ہو مجھ سے؟" ماہیر نے کہا تو سب نے سر ہلایا تھا

"میں سوچا جب بڑے میری کسی بات پہ یقین نہیں کر رہے تو تم لوگوں نے کیا کرنا ہے اس لیے سب کچھ اکیلے کر لیا تھا" ماہیر نے کندھے اچکاتے کہا تھا

"اور جو ہم تیرے سامنے بکواس کرتے رہتے تھے تیرے لیے اداس ہوتے تھے اس سے تجھے نہیں پتہ چلا کہ ہم تیری بات پہ یقین کرتے" ہارون نے اسے دیکھتے غصے سے کہا تھا

"ہاں ہاں پوچھو اس سے ویسے تو بڑی باتیں کرتا ہے دوستی یہ تو دوستی وہ یہ بات چھپاتے شرم نہیں آئی اسے" عشال نے شرارت سے ان کے غصے کو تھوڑی اور ہوا دی تھی

"عشال بیگم یہ ساری پاڑ میں نے آپ کے لیے بیلے ہیں" ماہیر نے عشال کو دیکھتے کہا تھا

"یہ بیگم کیوں بول رہے ہو مجھے؟" عشال نے اسے آنکھیں نکالی تھیں

"ہاں تو بیگم کو بیگم نہ کہوں تو اور کیا کہوں؟ بابا بھی ماما کو بیگم ہی بولتے ہیں" ماہیر نے کہا تھا جبکہ باقی سب اپنی بات کو بھولے ان دونوں کو لڑتے دیکھ رہے تھے

"بیگم تو پرانا ہے اب تو لوگ وائفی بیڑہاف وغیرہ کہتے ہیں" عشال نے اس کی معلومات میں اضافہ کیا تھا

Kitab Nagri Special

"اور آپ کی بیوی سیدھا اپنے بابا اور چھوٹے بابا کے پاس جایا کرے گی" مشال نے اس کی غلط فہمی دور کی تھی اک بار پھر سب کا قہقہہ گونجا تھا جبکہ وہ بالوں میں ہاتھ پھیر کے رہ گیا اور اپنی عقل پہ ماتم کیا کہ جانتے بوجھتے بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ دیا ہے

"لوں بھئی وہ شرم دلائیں گے دوسروں کو جن کی اپنی کوئی عزت نہیں ہے جہاں میں" ماہیر نے بھی اپنا حساب چکنا کیا اور اک ناراض نظر عشال پہ ڈال کے وہاں سے اٹھ گیا اس کے پیچھے باقی سب بھی اٹھ گئے کیونکہ ٹائم کافی ہو چکا تھا

سب اٹھ کر اندر چلے گئے تھے لیکن ہارون نے مشال کی کلانی پکڑ کر اسے روکا تھا مشال نے مڑ کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا

"مجھے تم سے بات کرنی ہے" اس کی نظروں کا مطلب سمجھتے ہارون نے کہا تھا

"جی کریں" مشال نے سینے پہ ہاتھ باندھ کر اس کی طرف دیکھتے کہا تھا

"چلو وہاں بیٹھ کے بات کرتے ہیں" ہارون نے لان میں پڑی کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے کہا اور اس طرف قدم بڑھائے پیچھے مشال بھی جا کر چیر پہ بیٹھ گئی

"بولیں بھی اب" جب کافی دیر ہارون کچھ نہ بولا تو مشال نے کہا تھا

"مجھے پوچھنا یہ تھا کہ تم خوش تو ہو مطلب جو ہمارے درمیان رشتہ ہے اس سے" ہارون نے اسے دیکھتے پوچھا تھا

Kitab Nagri Special

"بڑی جلدی نہیں خیال آگیا پوچھنے کا" مشال نے اس پہ طنز کیا تھا

"چلو آتو گیا ہے نہ چاہے دیر سے آیا جلدی سے" ہارون نے کندھے اچکائے تھے

"اب بتاؤ بھی" اس کی چپ پہ ہارون جھنجھلا کر رہ گیا تھا

"یہ میرے بڑوں کا فیصلہ تھا خوشی کا پتہ نہیں لیکن میں مطمئن ضرور ہوں" مشال نے سنجیدگی سے کہا تھا

"مطلب تم خوش نہیں صرف مطمئن ہو؟" ہارون کو مایوسی ہوئی تھی

"میرے نزدیک مطمئن ہونا خوشی کا ہی دوسرا نام ہے" اسے دیکھتے مشال نے شرارت سے کہا تھا جبکہ ہارون نے اک جھٹکے سے اسے دیکھا تھا جو چہرے پہ شرارتی مسکراہٹ لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی ہارون نے سکھ کی سانس لی تھی نہیں تو یہ اس کے لیے سوہانِ روح تھا کہ عشال اس کے ساتھ خوش نہیں ہے

"اللہ پوچھے تمہیں چوہیا" ہارون نے اسے گھورتے کہا تھا اس کی بات پہ مشال بس اسے گھور ہی سکی تھی

"آج بھی کہو نہ تمہاری بیوی ہوگی چوہیا" ہارون نے شرارت سے کہا تھا

www.kitabnagri.com

"نہیں میں آج یہ کہوں گی آپ چوہے ہیں کیونکہ چوہیا کا شوہر چوہا ہوتا ہے" مشال نے اسے کہہ کر اندر دوڑ لگا دی تھی

"چوہیا" ہارون نے دانت پیستے کہا تھا پھر خود ہی ہنس دیا تھا

Kitab Nagri Special

اس نے سراٹھا کر اوپر دیکھا تھا جیسے اللہ کا شکر ادا کر رہا ہو اس کی خواہش بن کہے پوری کرنے کے لیے اور اتنے پیارے رشتے دینے کے لیے اور پھر وہ بھی اندر چلا گیا

جب سے وہ لان سے اٹھ کر آئے تھے تب سے ماہیر عشال کو انگور کر رہا تھا کیونکہ اسے واقعی ہی صدمہ لگا ہوا تھا کہ عشال کوناو لزا اس سے زیادہ پیارے ہیں

ڈنر کے دوران بھی وہ اسے انگور کرتا رہا تھا اور اب روم میں آکر بھی وہ یہی کر رہا تھا عشال نے اک دو دفعہ اسے پکارا بھی تھا لیکن وہ ان سنی کرتے اپنے کپڑے لے کر واش روم چلا گیا چہنچ کرنے کے لیے "اسے کیا ہوا؟" عشال نے حیرت سے سوچا تھا تھوڑی دیر بعد ماہیر چہنچ کر کے آیا تو بھی اسے نظر انداز کیے بیڈ پہ لیٹ کر موبائل یوز کرنے لگا

"ماہیر میں کتنی دفعہ آواز دی ہے تمہیں" عشال نے اسے دیکھتے کہا تھا

"تو؟" موبائل سے نظریں اٹھائے بغیر یک لفظی جواب دیا گیا تھا

"تو کیا مطلب میں بلارہی ہوں تو بات سنو میری" عشال نے حیرت سے کہا تھا

"کیوں سنوں؟ جا کر اپنے ناولز سے ہی کر لیں باتیں جتنی کرنی ہیں" ماہیر نے نروٹھے پن سے کہا تو عشال نے پہلے حیرت سے اسے دیکھا اور پھر ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہو گئی

Kitab Nagri Special

"او میرے اللہ،،، ماہیر تم اس وجہ سے کب سے مجھے اگنور کر رہے ہو کہ میں تمہیں کہا ہے کہ مجھے تم سے زیادہ عزیز ناو لڑہیں" اس نے ہنستے ہوئے ماہیر سے کہا جو سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

"ویسے یہ تو سچ ہی ہے مجھے ناولز بہت عزیز ہیں" عشال نے اسے مزید تینا ناچا ہاتھ

"ہاں تو جا کر پھر انہی سے باتیں کریں مجھے نہ ڈسٹرب کریں" ماہیر نے نظریں واپس موبائل پہ جمائی تھیں

"ماہیر ڈونٹ ٹیل می کہ تم بے جان چیزوں سے بھی جل رہے ہو" عشال نے کہا تھا

"میں ہر اس چیز سے جیسلس ہوں گا جسے آپ مجھ سے زیادہ عزیز رکھیں گی" اسے دیکھے بغیر ماہیر نے سنجیدگی سے کہا تھا

"ہائے ماہیر کیا ڈائیلاگ مارا ہے ایسے ڈائلاگزنالز میں ہیر ومارتے ہیں" عشال نے دونوں ہاتھ چہرے پہ رکھتے کہا تھا

"عشال اگر اب آپ نے مزید ناولز کی کوئی بات کی نہیں تو باخدا سب کو آگ لگا دوں گا" ماہیر نے غضب ناک تاثرات سے کہا تھا

"ارے ارے میں تو مزاق کر رہی تھی ناولز کی اپنی جگہ ہے اور تمہاری اپنی" عشال نے تیزی سے کہا تھا کہ کہیں وہ سچ میں ہی نہ جلادے

"تو اس بات سے میں یہ اخذ کروں کہ آپ بھی مجھ سے محبت کرتی ہیں" ماہیر نے گھمبیر آواز میں کہا تھا

Kitab Nagri Special

"پتہ نہیں" عشال نے نظریں جھکا کر کہا تھا اس کے جواب میں ماہیر رنج کے بدمزہ ہوا تھا

"کبھی تو خوش ہونے دیا کریں" جس لہجے میں ماہیر نے کہا تھا اس کی ہنسی چھوٹ گئی تھی

"ایسے ہی ہنستی رہا کریں اچھی لگتی ہیں" ماہیر نے اسے پر شوق نظروں سے دیکھتے کہا تو بے اختیار عشال کی پلکیں لرزکا جھکی تھیں

"

نعمان صدیقی اپنی ہار پہ ابھی تک تملارہا تھا اس نے ٹھان لیا تھا بدلہ تو وہ ضرور لے گا اتنے دنوں سے وہ کوئی موقع ڈھونڈ رہا تھا لیکن کوئی مل نہیں رہا تھا

اب بھی وہ پیگ پہ پیگ لگاتے اسی بات پہ اپنے ذہن کے گھوڑے دوڑا رہا تھا کہ اس سے بدلہ کیسے لے شیرازی ہاؤس وہ گھس نہیں سکتا تھا کہ سکیورٹی بہت ٹائٹ تھی

اور عشال تو گھر سے نکلتی ہی نہیں تھی اگر نکلتی بھی تھی تو ماہیر کے ساتھ اور شیرازی ہاؤس کی باقی لڑکیاں بھی یونی ہی جاتی تھیں وہ بھی اکیلی نہیں ہوتی تھیں اس لیے اسے کوئی موقع نہیں مل رہا تھا

"کیا کروں؟ کیسے لوں بدلہ اس ماہیر شیرازی سے؟" اس نے گلاس پھینکتے غصے سے کہا تھا

"ریلیکس نعمان ریلیکس" گہرا سانس بھرتے دونوں ہاتھ اٹھا کر اس نے خود سے کہا تھا اور پھر سے سوچ میں پڑ گیا تھا

Kitab Nagri Special

"کیا وار کروں ایسا کہ اس ماہیر شیرازی کے ساتھ ساتھ سارے شیرازی ہاؤس کو پتہ لگ جائے کہ نعمان صدیقی سے پنگالینا آسان کام نہیں ہے" دونوں ہاتھوں کا ملا کر مٹھی بنا کر وہ اسے ماتھے پہ مارتے سوچنے کے ساتھ بڑبڑا بھی رہا تھا چانک ہی اک خیال بجلی کی طرح اس کے دماغ میں کوندا تھا اور اس کی آنکھیں چمکی تھیں

"ہو جاؤ تیار ماہیر شیرازی عنقریب تمہیں اک بہت بڑا جھٹکا ملنے والا ہے" اس نے غائبانہ ماہیر کو مخاطب کرتے کہا تھا اور دوبارہ شراب کی طرف متوجہ ہو گیا تھا

"نعمان یہ کیا طریقہ ہے تمہارے یہ ہی کر توت رہے نہ تو اک دن تمہارے باپ نے تمہارے ساتھ ساتھ مجھے بھی گھر سے نکال دینا ہے" مسز شیرازی اس کے کمرے میں آئیں تو اسے شراب پیتے دیکھ کر انہوں نے غصے سے کہا تھا

"مام جائیں یہاں سے بے کار میں لیکچر نہ دیں" اس نے بد تمیزی سے کہا تھا

"نعمان میرے بچے یہ اچھی چیز نہیں ہے تمہاری صحت بھی خراب ہو جائے گی اور سب میں تمہاری ریپوٹیشن بھی" انہوں نے پیار سے اسے بہلانا چاہا تھا

www.kitabnagri.com

"مام دماغ نہیں کھائیں جائیں یہاں سے" اس نے نہایت ہی بد تمیزی سے انہیں باہر کا رستہ دکھایا تھا مسز صدیقی دکھ بھری نظروں سے اسے دیکھتی وہاں سے چلی گئی تھیں

"جسٹ ویٹ اینڈ واج ماہیر شیرازی" اس نے نفرت سے کہا اور پھر شیطانی ہنسی ہنستے صوفے پہ گر گیا تھا

Kitab Nagri Special

اس وقت وہ حسد اور بدلے کی آگ میں جل رہا تھا اور اس عقل یہ سوچنے سے قاصر تھی کہ اس کی اپنی حرکتیں
بری ہیں جن کی وجہ سے اسے ہر جگہ ناکامی دیکھنے کو ملتی ہے لیکن وہ ہر بات کا ذمہ دار ماہیر کو ٹھہرا کر اس سے بدلہ
لینے کا سوچ رہا تھا

دن تیزی سے گزر رہے تھے شیرازی ہاؤس میں ہر طرف خوشیوں کا ڈیرہ تھا ہر کوئی اپنی جگہ خوش اور مطمئن تھا لیکن وہ کہتے ہیں نہ خوشی زیادہ دیر کی مہمان ہوتی ہے نہ غم بالکل اسی طرح شیرازی ہاؤس جو کہ خوشیوں کا گہوارہ بنا ہوا وہاں اب غم کا موسم چھانے والا تھا

یہ جاتی گرمیوں اور آتی سردیوں کا دن تھا شیرازی ہاؤس کی ینگ پارٹی یونی اور الیاس صاحب اور الطاف صاحب
آفس تھے گھر خدیجہ بیگم ناہید بیگم اور عشال ہی تھے ابھی وہ تینوں صفائی وغیرہ کروا کے فارغ ہو کر بیٹھی تھیں
ناہید بیگم اور خدیجہ بیگم اپنی باتوں میں مصروف تھیں اور عشال بے زاری سے چینل پہ چینل بدل رہی تھی کافی
دن سے اس کی طبیعت بو جھل بو جھل تھی کسی کام میں دل نہیں لگ رہا تھا اب بھی بے زاری ہی بیٹھی تھی اک
دم چینل بدلتے اک نیوز چینل پہ چلتی نیوز کو دیکھتے وہ ٹھٹکی اور تیزی سے سیدھے ہو کر بیٹھتے اس نے والیوم فل کیا
تھا

"جی تو ناظرین یہاں ہم آپ کو اک بریکنگ نیوز سے آگاہ کرتے چلیں کہ شہر کے مشہور مال ایس مال میں ابھی تھوڑی دیر پہلے شارٹ سرکٹ کی وجہ سے آگ لگ گئی ہے تاہم یہاں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا کہ ریسکیو ٹیم نے بروقت پہنچ کر لوگوں کو نکال لیا لیکن آگ بجھانے تک مالی نقصان بہت ہو چکا ہے مزید تفصیلات کے لیے ہمارے

Kitab Nagri Special

ساتھ جڑے رہیے "ٹی وی پہ نیوز اینکر چیخ چیخ کر بول رہا تھا یہ نیوز سن کر پہلے تو وہ تینوں سکتے میں چلی گئیں پھر سنبھلتے عشال جلدی سے ٹیلی فون سٹینڈ کی طرف بھاگی تھی اور تیزی سے الطاف صاحب کا نمبر ملا یا تھا لیکن کوئی ریسپونس نہیں ملا تھا پھر اس نے ماہیر کو فون کیا لیکن اس نے بھی نہیں اٹھایا تھا

"کیا ہوا؟" اسے فون رکھتے دیکھ کر خدیجہ بیگم نے کہا تھا

"کوئی بھی فون نہیں اٹھا رہا" اس نے مایوسی سے کہا اور واپس آتے ٹی وی سکرین پہ نگاہیں جمائی تھیں جہاں اب مال دکھایا جا رہا تھا جہاں دھویں کے مرغولے اڑ کر آسمان سے باتیں کر رہے تھے لیکن وہ تینوں ابھی کچھ نہیں کر سکتی تھیں کہ کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا اس اثناء میں فون کی گھنٹی بجی تھی عشال تیزی سے فون کی طرف لپکی تھی "عشال آپ ماما اور چھوٹی ماما کو لے کر جلدی ہاسپٹل پہنچیں بابا کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے" عشال کے ہیلو کہتے آگے سے ماہیر نے اسے ہاسپٹل کا ایڈریس بتا کر جلدی سے وہاں پہنچنے کا کہہ کر اس کی کوئی سنے بغیر کال کٹ کر دی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ماما بابا کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے ہمیں ہاسپٹل کے لیے نکلنا ہو گا ابھی" اس نے خدیجہ بیگم سے کہا تھا اس کی بات سن کر خدیجہ بیگم اور ناہید بیگم کو کرنٹ لگا تھا دونوں نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا

"کیا کہہ رہی ہو تم؟" خدیجہ بیگم نے تقریباً چیختے ہوئے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"جی ماما بھی ماہیر کی کال آئی تھی اس نے بتایا ہے "عشال نے کہا تھا پھر وہ تینوں ڈرائیور کے ساتھ جلدی سے ہسپتال کے لیے نکل گئی تھیں

ماہیر کا ارادہ یونی ہی جانے کا تھا لیکن پھر وہ الطاف صاحب کے ساتھ آفس چلا گیا یونی سے آف لے لیا تھا اس نے ابھی انہیں تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ مال میں لگے فائر الارم کے بجنے کی آواز پہ وہ باہر آئے تھے جہاں پہ شارٹ سرکٹ کی وجہ سے آگ ہر طرف پھیل رہی تھی اوپر نیچے والے فلور سے لوگ تیزی سے باہر کو بھاگ رہے تھے ماہیر نے ہوش سے کام لیتے الیاس اور الطاف صاحب کو باہر بھیجا تھا اور خود جلدی سے فائر بریگیڈ کو کال کی تھی

ان کے آنے تک تقریباً سب لوگ باہر نکل چکے تھے اور نیچے والے فلور میں ہر طرف آگ پھیل چکی تھی انہوں نے جلدی سے آگ بجھانا شروع کی تھی لیکن تب تک تقریباً نیچے والے پورشن میں ہر چیز جل چکی تھی جس میں کاؤنٹر اور باقی بہت سی چیزیں شامل تھیں

www.kitabnagri.com

الطاف اور الیاس صاحب بس صد مے سے اپنی سالوں کی محنت کو برباد ہوتے دیکھ رہے تھے الیاس صاحب تو برداشت کر گئے لیکن الطاف صاحب سے یہ صدمہ برداشت نہ ہو سکا وہ سینے پہ بائیں طرف ہاتھ رکھتے نیچے گر گئے تھے

Kitab Nagri Special

ماہیر پھر سب کچھ ویسے ہی چھوڑ کر الطاف صاحب کو لے کر ہاسپٹل بھاگا تھا پیچھے سب کچھ ور کر ہی دیکھ رہے تھے اس دوران الطاف صاحب اور اس کا فون بختارہا تھا لیکن اس کے پاس اتنا ٹائم نہیں تھا کہ وہ کال اٹینڈ کر سکے

ہاسپٹل پہنچتے ہی ڈاکٹر نے انہیں آئی سی یو میں شفٹ کیا تھا تھوڑی دیر بعد ماہیر کو گھر کال کرنے کا یاد آیا تو اس نے عشاء کو کال کر کے ہاسپٹل کا پتہ بتا کر پہنچنے کا کہا اور ساتھ باقی سب کو بھی کال کر دی تھی

تھوڑی ہی دیر میں سب ہاسپٹل میں جمع تھے اور سب الطاف صاحب کی زندگی کے لیے دعا گو تھے اتنے میں ماہیر کا فون بجا تھا نمبر انجان تھا لیکن وہ یس کرتا اک سائیڈ پہ ہو گیا

"کیسے ہو ماہیر شیرازی؟" ماہیر کے کچھ بھی بولنے سے پہلے آگے سے کہا گیا تھا

"کون؟" ماہیر نے نا سمجھی سے کہا تھا

"ارے اتنی جلفی بھول بھی گئے مجھے تمہاری بیوی کا ایکس منگیتر نعمان شیرازی بول رہا ہوں" کمینگی سے کہا گیا تھا ماہیر کی فون پہ گرفت سخت ہوئی تھی

"فون کیوں کیا ہے؟" ماہیر کسی بحث میں نہیں پڑنا چاہتا تھا اس لیے وہ مدعے پہ آیا تھا

"بس یہ پوچھنا تھا کیسا لگا میرا سر پرانز؟ زیادہ نقصان تو نہیں ہوا؟ اور الطاف صاحب کیسے ہیں؟ سنا ہے اس وقت آئی سی یو میں ہیں" نعمان صدیقی کی بات پہ غصے سے ماہیر کی رگیں تنی تھیں

"اوہ تو یہ شارٹ سرکٹ ہوا نہیں کروایا گیا ہے اور تم نے کروایا ہے" ماہیر نے غصے سے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"بہت سمجھدار ہو جلدی ہی سمجھ گئے" نعمان صدیقی نے اس کی حالت کا مزالیتے کہا تھا

"بہت ہی گھٹیا طریقہ اپنایا ہے تم نے نعمان صدیقی لیکن یاد رکھنا چھوڑوں گا نہیں میں تمہیں "ماہیر نے غصے سے کہتے کال کٹ کر دی تھی

"اوہ میرے خدایہ کیا ہو گیا؟ میری وجہ سے بابا اور چھوٹے بابا کی اتنے سالوں کی محنت پہ پانی پھر گیا" اس نے اپنے بال مٹھیوں میں جھکڑتے خود سے کہا

پہلے وہ سمجھ رہا تھا کہ یہ اک حادثہ ہے لیکن اب نعمان صدیقی کی کال کے بعد وہ خود کو قصور وار سمجھ رہا تھا کہ صرف اس سے بدلہ لینے کے لیے یہ نعمان صدیقی نے یہ سب کیا تھا

"چھوڑوں گا نہیں تمہیں میں نعمان صدیقی اچھا نہیں کیا تم نے" ماہیر نے غصے سے کہا اور باقی سب کی طرف بڑھ گیا تھا

Kitab Nagri

کافی دیر کے قیامت خیز انتظار کے بعد ڈاکٹر نے آکر الطاف صاحب کے خطرے سے باہر آنے کا بتایا تو سب نے اللہ کا شکر ادا کیا

پھر جب الطاف صاحب کو روم میں شفٹ کیا گیا تو سب باری باری ان سے ملنے اندر گئے سوائے ماہیر کے وہ خود میں اتنی ہمت نہیں پارہا تھا کہ ان کا سامنا کر سکے

"ماہیر کہاں ہے؟ وہ نہیں آیا مجھ سے ملنے" الطاف صاحب نے ہارون سے پوچھا تھا جو سب سے آخر میں آیا تھا

Kitab Nagri Special

"باہر ہے وہ بھی" ہارون نے آہستگی سے کہا تھا

"بلاؤ اسے" الطاف صاحب نے کہا تو ہارون سر ہلاتے باہر چلا گیا تھا

"ماہیر تمہیں بڑے بابا بلارہے ہیں" ہارون نے باہر آ کے ماہیر سے کہا تھا جو چمیر پہ سر جھکائے بیٹھے پتہ نہیں کیا سوچ رہا تھا اس کی آواز پہ سراٹھا کر اسے دیکھا تھا اور سر ہلا کے اٹھ گیا تھا

دروازہ کھول کے وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے بیڈ کی طرف بڑھتا تھا الطاف صاحب جو آنکھیں بند کر کے لیٹے تھے
دروازے کھلنے کی آواز پہ آنکھیں کھول کے دیکھا تو ماہیر کو دیکھ کر مسکرائے تھے

"میرا بچہ اپنے بابا کو ملنے کیوں نہیں آیا تھا؟" انہوں نے پیار سے ماہیر کو کہا تھا جو ان کے بیڈ کے پاس سر جھکائے کھڑا تھا

"ایم سوری بابا سب میری وجہ سے ہوا میری وجہ سے آپ کا اتنا بڑا نقصان ہو گیا" اس کی بھیگی آواز پہ الطاف صاحب تڑپ ہی گئے تھے

"نہ میرا بچہ ایسے بالکل نہیں کہتے یہ سب اللہ کے کام ہیں کب کس کو دے اور کب کسی سے لے لے اس میں تمہارا کیا قصور" الطاف صاحب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پہ بیٹھتے پیار سے کہا تھا

"نہیں بابا وہ شارٹ سرکٹ کوئی اتفاق نہیں تھا باقاعدہ پلینڈ تھا اور اس کے پیچھے نعمان صدیقی کا ہاتھ تھا اس نے مجھ سے بدلہ لینے کے لیے یہ سب کچھ کیا ہے" ماہیر نے سر جھکائے ہی کہا تھا اس کی بات سن کر اک لمحے کو اطفاف صاحب نے کرب سے آنکھیں بند کی تھیں لیکن پھر مسکرا کر اسے دیکھا تھا جو سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا

Kitab Nagri Special

"نہیں بچے اس کی کیا اوقات کہ وہ کسی سے کچھ چھین سکے اس میں میرے رب کی کوئی نہ کوئی مصلحت ہو گئی کتنے سالوں سے اسے نے ہمیں نوازا ہوا ہے شاید اب وہ ہم سے چھین کر ہماری آزمائش لے رہا ہو کہ ہم اس کی آزمائش پہ پورا اترتے ہیں یا ناشکرا بن کر اس سے گلے شکوے کرتے ہیں" الطاف صاحب کی باتوں پہ اس نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا تھا

"ہاں میرے بچے شاید یہ آزمائش ہی یا شاید ہمارے کسی گناہ کی سزا اس لیے دل چھوٹا نہ کرو نہ خود کو قصور وار ٹھہراؤ بس اس رب سے دعا کرو اور اس پہ یقین رکھو" الطاف صاحب نے کہا تو ماہیر نے سر ہلا کے ان کے ہاتھ پکڑ کر چومے تھے واقعی ہی ان کی باتوں نے اسے حوصلہ دیا تھا ان کی باتیں سن کر اسے اپنے اندر اک جوش اور ولولہ پیدا ہوتا نظر آیا تھا دوبارہ سب کچھ سیٹ کرنے کے لیے

نعمان صدیقی آج بہت خوش تھا کیوں نہ ہوتا آخر آج اس نے ماہیر سے بدلہ لے لیا تھا اور اس کے کہے مطابق اس وار سے پورے شیرازی ہاؤس کو تکلیف ہوئی تھی

www.kitabnagri.com

اس سب کو انجام تک پہنچانے کے لیے اسے بہت کچھ جھیلنا پڑا تھا پہلے تو اسے اس بات کے لیے دماغ لڑانا پڑا تھا کہ وہ ایس مال کو نقصان کیسے پہنچائے

پھر چن کے وہاں کے اک ورکر کو اس کام کے لیے راضی کیا تھا اس دوران اسے وہاں کے ورکرز کی اک بات تو پتہ چلا تھی کہ وہ سارے کے سارے شیرازی برادرز کے ساتھ بہت مخلص تھے

Kitab Nagri Special

اس ور کر کورام کرنے کے لیے بھی اسے ٹائم لگا تھا اسے منہ مانگی رقم دے کر اس کی ایمانداری خریدی تھی پھر جب وہاں آگ لگی تو وہ مال کے سامنے والے کیفے میں بیٹھا سب دیکھ رہا تھا

ماہیر کے بوکھلائے تاثرات اسے بہت مزادے رہے تھے پھر اس کے سامنے ہی الطاف صاحب گرے تھے اور ماہیر انہیں لے کر ہاسپٹل گیا تھا

اس کے جانے کے بعد وہ اپنی فیورٹ جگہ کلب میں آیا تھا اس کی عادت تھی خوشی اور غصے میں ہمیشہ وہ شراب پیتا تھا اور آج تو اسے بہت بڑی جیت ملی تھی جسے وہ بھرپور سیلیبریٹ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

"شراب پیتے اسے اک دم ماہیر کو کال کرنے کا خیال آیا تھا پھر اس نے شراب پیتے ہی کال پہ ماہیر سے بات کرتے اسے کی بے بسی سے لطف اندوز ہوا تھا

وہ شاید وہ یہ بات بھول گیا تھا رزق دینے والی ذات اللہ کی ہے وہ پتھر میں موجود کیڑے تک کو اس کا رزق دیتا ہے تو پھر اس کا اک ادنیٰ سا بندہ کیسے کسی سے اس کی رزق کا وسیلہ چھین سکتا ہے

لیکن ہم انسان عجیب ہوتے جب تک ہمیں ٹھوکر نہ لگے ہم باتوں کو سمجھ کے بھی نہیں سمجھتے ہم سمجھتے ہیں جو ہم ہیں جو ہم کر سکتے ہیں وہ کوئی اور نہیں کر سکتا ہم یہ بھول جاتے ہیں اک ذات اوپر بیٹھی ہے جس کے اختیار میں سب کچھ یے جو سب سے بڑا پلینر ہے جس کے سامنے ہماری ساری پلیننگز فیل ہو جاتی ہیں جو ہماری چالوں کو ہم یہ ہی پلٹ دیتا ہے اور ہم بس دھنگ ہو کر دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں

Kitab Nagri Special

الطاف صاحب کو گھر چھوڑنے کے بعد ماہیر اس دن کا گھر سے نکلا ہوا آج دو دن گزر گئے تھے ابھی تک نہیں آیا تھا یونی سے آف ہی لے رہا تھا وہ باقی سب بھی دو دن سے نہیں جا رہے تھے

الطاف صاحب کی طبیعت کی وجہ سے گھر مہمانوں کا آنا جانا لگا ہوا تھا لڑکیاں گھن چکر بنی ہوئی تھیں لائے اور علایا بھی اس دن سے یہی تھیں اس لیے چاروں مل کر سب نپٹا رہی تھیں

لائے علایا اور مشال تینوں روم میں گئی تھیں اور عشال ابھی کچن میں ہی تھی کہ پڑوس کی دو عورتیں الطاف صاحب کی عیادت کے لیے آئی تھیں چونکہ الطاف صاحب سو رہے تھے اس لیے خدیجہ بیگم نے انہیں لے کر لاؤنج میں ہی بیٹھ گئی تھیں عشال نے چائے بنا کر ملازمہ کے ہاتھ باہر بھیجی اور خود انہیں سلام کرتے اوپر والے پورشن میں جانے لگی تھی

"ارے خدیجہ یہ تمہاری بہو ہے نہ؟ جس کی بارات نہ آنے پہ تمہارے بیٹے نے اس سے شادی کی تھی" عشال کو دیکھتے اک عورت نے کہا تھا عشال بے ساختہ اپنی جگہ پر رکی تھی

"جی" خدیجہ بیگم کو ناگوار تو لگا لیکن وہ بس اتنا ہی کہہ سکیں تھیں

"کیا نصیب ہیں اس لڑکی کے بھی بچپن میں ماں باپ مر گئے شادی والے دن بارات نہیں آئی اور اب شادی کو جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے نہیں کہ سسر اور شوہر کا کاروبار تباہ ہو گیا سبز قدم ہے یہ لڑکی تو" وہ عورت بنا یہ جانے کے یہ الفاظ کسی کے دل میں تیر کی طرح پیوست ہو رہے ہیں اپنی ہی ہانکے جا رہی تھی عشال آنکھوں میں آنسو لیے ان کی باتیں سن کر منہ پہ ہاتھ رکھتی اوپر بھاگ گئی تھی اور خدیجہ بیگم ان عورتوں کو گھورنے میں مصروف تھیں

Kitab Nagri Special

"بہن آپ کا بہت شکریہ کے آپ عیادت کے لیے آئیں اب آپ جاسکتی ہیں" خدیجہ بیگم نے بغیر کسی لگی لپٹی کے انہیں باہر کا رستہ دکھایا تھا

"لو بھلا ہم نے تو بس اک بات ہی کہی تھی لیکن آج کل کے دور میں کوئی سچا کہاں سنتا ہے" وہ عورتیں باتیں سناتی وہاں سے چلی گئیں تھیں جبکہ ان کے جانے کے بعد خدیجہ بیگم اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھیں

"اسلام و علیکم،،، کیا ہوا اما آپ ایسے کیوں بیٹھی ہوئی ہیں" ماہیر کی آواز پہ انہوں نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا جو تھکے تھکے انداز میں صوفے پہ بیٹھا اپنی آنکھیں دبارہا تھا

"وعلیکم السلام کچھ نہیں بیٹا ویسے ہی بیٹھی تھی" خدیجہ بیگم نے کہا تو اس نے سر ہلایا تھا

"عشال یار چائے بنا دیں" اس نے صوفے سے ٹیک لگاتے آواز لگائی تھی

"وہ ابھی تھکی ہوئی گئی ہے کمرے میں سب مہمانوں کو دیکھ کر میں بنا دیتی ہوں" خدیجہ بیگم نے جلدی سے کہا تھا وہ جانتی تھیں عشال ابھی ڈسٹرب ہو گئی اور کہی اپنا غصہ ماہیر پہ ہی نہ نکال دے اس طرح بات بڑھ جانے کا امکان

www.kitabnagri.com

تھا

خدیجہ بیگم کی بات پہ بس اس نے سر ہلانے پہ ہی اکتفا کیا تھا تھوڑی دیر بعد خدیجہ بیگم نے اس چائے لا کر دی تھی پی کے اس کا ارادہ ریست کرنے کا تھا چائے پینے کے بعد وہ اپنے کمرے میں گیا تھا لیکن عشال اسے کہیں نظر نہ آئی تھی

Kitab Nagri Special

"یہ کہاں گئی ہیں ماما تو کہہ رہی تھیں روم میں ہیں" ہر جگہ دیکھنے کے بعد وہ بڑبڑایا تھا پھر کوئی خیال آنے پہ عشال کے پہلے والے روم کی طرف گیا تھا حسبِ توقع وہ اسے وہی ملی تھی لیکن اسے بیڈ پہ اوندھے منپ لیٹ کر روتے دیکھ کر وہ چونک کر تیزی سے اس کی طرف بڑھا تھا

"عشال کیا ہوا کیوں رو رہی ہیں؟" ماہیر نے اسے سیدھا کرتے بے تابی سے پوچھا تھا لیکن وہ بغیر کوئی جواب دیے بس روتی جا رہی تھی

"عشال خدا کے لیے بتائیں کیا ہوا ہے؟ کیوں رو رہی ہیں؟ بتائیں کچھ" اسے جھنجھوڑتے ماہیر نے پوچھا ہی تھا کہ اک دم عشال نے اس کے ہاتھ نفرت سے جھٹکے تھے اس کی اونچی آواز سن کر تقریباً سبھی جمع ہو گئے تھے وہاں اور حیرانی سے دونوں کو دیکھ رہے تھے

ماہیر ابھی حیرت سے اپنے ہاتھوں کو ہی دیکھ رہا تھا جو عشال نے نفرت سے جھٹکے تھے کہ اک دم سے عشال نے اسے کھینچ لے تھپڑ مارا تھا سب نے حیرت اور صدمے سے عشال کو دیکھا تھا

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے لوگوں مجھے باتیں سنارہے ہیں میں ہوں ہی منحوس اور سبز قدم ابھی تمہارا بزنس کھایا کہیں تمہیں بھی نہ نکل جاؤں بس طلاق دو مجھے" عشال نے چیختے ہوئے کہا تھا اس کی بات پہ سب نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا

"عشال" ماہیر نے دھاڑتے ہوئے اس کا نام لیا اور ساتھ ساتھ بھی اٹھایا لیکن فضا میں ہی روک لیا اور ہاتھ کی مٹھی بنا کر ہاتھ نیچے کر لیا تھا

Kitab Nagri Special

"آج مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ میں نے آپ سے پیار کیا ہے جس کے لیے میری باتوں کی کوئی اہمیت نہیں جو لوگوں کی چند گھٹیا باتوں کو سر پہ سوار کر کے میری دی گئی عزت اور محبت کو بھول گئی" عشال کو دیکھتے ماہیر افسوس بھرے لہجے میں بول رہا تھا

"ٹھیک ہے تیار ہوں میں آپ کو طلاق دینے کے لیے بس خوش رہیں آپ باقی سب جائیں بھاڑ میں آپ کو کوئی فرق نہیں پڑے گا" ماہیر کی بات پہ سب نے جھٹکے سے اسے دیکھا تھا

اس کی بات پہ عشال اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی اس نے غصے میں کہہ تو دیا تھا لیکن اسے یقین تھا کہ ماہیر ایسا کچھ نہیں کرے گا جبکہ اس نے اس کے خیال کو رد کر دیا تھا ماہیر اپنی بات کہہ کر وہاں رکا نہیں آندھی طوفان بنا کمرے سے نکلا تھا اس کے پاس سے گزرنے سے وہ سارے جو صدمے میں تھے اک دم ہوش میں آئے تھے

"ماہیر،،،،، ماہیر بات سنو" خدیجہ بیگم اسے آوازیں دیتی رہ گئیں اور وہ ان سنی کرتا گھر سے ہی نکل گیا تھا خدیجہ بیگم نے بے بس نظروں سے پہلے خالی سیڑھیوں کو دیکھا اور پھر عشال کو دیکھا جو اپنی جگہ سٹل کھڑی تھی

"عشال بچے تمہیں ایسا نہیں کہنا چاہتا تھا اسے بے شک وہ تم سے پیار کرتا ہے لیکن ہے تو مرد ہے نہ مرد ایسی باتوں کو انا کا مسئلہ بنا لیتے اور لوگوں کی باتوں کو زیادہ سر پہ سوار نہیں کرتے ان کا تو کام ہی باتیں بنانا ہے" خدیجہ بیگم آہستگی سے اس کہتیں وہاں سے چلی گئی تھی اور ان کے پیچھے باقی سب بھی اک نظر اسے دیکھتے وہاں سے چلے گئے تھے سب کو اس کی بات نے دکھ دیا تھا کہ ان کے پیار سے زیادہ اہم اس کے لیے لوگوں کی باتیں ہیں اور وہ خالی ہاتھ لیے ساکت سی اکیلی وہاں کھڑی رہ گئی تھی

Kitab Nagri Special

"یہ باہر شور کیسا تھا؟" خدیجہ بیگم کمرے میں آئیں تو الطاف صاحب نے ان سے پوچھا تھا وہ دوائی کے زیر اثر سو رہے تھے جب آنکھ کھلی تو دروازہ بند ہونے کی وجہ سے ہلکا ہلکا شور سنائی دیا تھا وہ اٹھنے کا ارادہ رکھتے ہی تھے کہ خدیجہ بیگم کمرے میں آئی تو انہوں نے ان سے ہی پوچھ لیا تھا

"نہیں تو کوئی شور نہیں تھا آپ کو وہم ہوا ہوگا" خدیجہ بیگم نے ان کی طبیعت کے پیش نظر انہیں مسکرا کر ٹالنا چاہا تھا

"خدیجہ بیگم میں کوئی بچہ نہیں ہوں جسے آپ ایسے بہلا لیں گی" انہوں نے طنز کیا تو خدیجہ بیگم نظریں چراگئی تھیں

"اب بتائیں کیا ہو رہا تھا باہر" انہوں نے سنجیدگی سے کہا تو خدیجہ بیگم نے سارا قصہ ان کے گوش گزار دیا تھا ان عورتوں کی باتوں سمیت عشال اور ماہیر کے ری ایکشنز جنہیں سن کر الطاف صاحب کا غصے سے برا حال ہو گیا تھا

"انہوں نے شادی کو گڈی گڈے کا کھیل سمجھا ہوا ہے کہ جب دل کیا رشتہ جوڑ لیا اور جب دل کیا توڑ لیا" الطاف صاحب نے غصے سے کہا تھا

www.kitabnagri.com

"آپ غصہ نہ کریں آپ کی طبیعت پھر خراب ہو جائے گی" خدیجہ بیگم نے بے بسی سے کہا تھا

"میری طبیعت کو چھوڑیں آپ عشال کو بلا کر لائیں" انہوں نے کہا تو خدیجہ بیگم اک نظر انہیں دیکھتیں باہر نکل گئیں تھیں

Kitab Nagri Special

وہ عشال کے کمرے میں آئیں تو وہ ابھی تک اسی پوزیشن میں کھڑی تھی انہیں بے اختیار اس پہ ترس آیا تھا غلطی اس کی بھی نہیں تھی ان عورتوں کی باتیں اس کے لیے سخت تھیں وہ صاف لفظوں میں اسے سبز قدم کہہ کر گئیں تھیں یہ جانتے بوجھتے کہ یہ نصیبوں کی بات ہوتی ہے اس میں کسی کا کوئی بس نہیں چلتا لیکن ایسی باتوں میں ہمیشہ عورت کو ہی کبھی منحوس اور کبھی سبز قدم کہا جاتا ہے

یہ ہی تو المیہ ہے ہمارے معاشرے کا لوگ بغیر سوچے سمجھے کچھ بھی بول دیتے ہیں یہ جانے بغیر کے ان کے الفاظ اگلے پہ پتہ نہیں کون سے قہر ڈھا رہے ہوں گے اور لوگ بول کر بھول جاتے ہیں کہ انہوں نے کچھ بولا بھی تھا لیکن سننے اور سہنے والے صدیوں تک ان الفاظ کی کاٹ اپنے اندر محسوس کرتے ہیں

"عشال تمہارے بابا بلار ہے ہیں تمہیں" خدیجہ بیگم نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا تو اس نے خالی خالی نظروں سے انہیں دیکھا تھا

"تمہارے بابا بلار ہے ہیں تمہیں" اس کے دیکھنے پہ انہوں نے اپنی بات دہرائی تھی اس نے آہستگی سے سر ہلایا اور ان کے ساتھ چل دی

www.kitabnagri.com

"میں کیا سن رہا ہوں یہ؟" وہ دونوں کمرے میں داخل ہوئیں تو اطفاف صاحب نے عشال کو پاس بیٹھاتے سنجیدگی سے کہا تھا

"بابا وہ عورتیں کہہ رہی تھیں میری وجہ سے آپ کا اتنا نقصان ہوا میں سبز قدم ہوں" ان کی بات کے جواب میں اس نے روتے ہوئے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"ان عورتوں کو چھوڑو تم بتاؤ ہم نے کب تم سے ایسا کچھ کہا ہے؟" الطاف صاحب نے کہا تھا

"کسی نے نہیں کہا" اس نے سر جھکاتے کہا تھا

"تو پھر ہم یہی سمجھیں ہم سے زیادہ اہم تمہارے لیے لوگوں کی باتیں ہیں؟" اس کے جھکے سر کو دیکھتے انہوں نے کہا تھا

"نہیں آپ لوگ اہم ہیں وہ سب میں غصے میں کہا تھا" ان کی بات پہ اس نے تیزی سے کہا تھا

"اس لیے تو کہتے ہیں غصہ عقل کو کھا جاتا ہے اور تم دونوں کی عقل کو غصہ کھا گیا اس لیے تم دونوں بغیر سوچے سمجھے فیصلے لے رہے ہو" ان کی بات پہ اس نے شرمندگی سے سر جھکایا تھا

"شرمندہ ہونے سے کچھ نہیں ہو گا ماہیر آئے گا تو اس سے معافی مانگ لینا اس وقت تک یقیناً اس کا غصہ ٹھنڈا ہو چکا ہو گا" انہوں نے کہا تو اس نے سر ہلایا اور مزید اک دو باتیں کرنے کے بعد وہ وہاں سے اٹھ کر اپنے اور ماہیر کے مشترکہ کمرے میں آگئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Kitab Nagri Special

گھر آیا تھا کہ گھر آرام کرے گا مینڈ فریش ہو گا تو آئندہ کے لیے کوئی لائحہ عمل طے کرے گا کون سا کام کیسے شروع ہو گا لیکن گھر آ کر اس کا دماغ مزید خراب ہو گی تھا اسے دکھ ہوا تھا کہ کتنی آسانی سے عشال نے طلاق کی بات کہہ دی بے شک غصے سے کہی تھی

اسے اس بات کا بھی دکھ ہوا تھا کہ عشال کے لیے زیادہ اہم یہ ہے کہ لوگ کیا کہتے ہیں جو وہ اسے عزت اور پیار دیتا تھا وہ اس کے لیے اہم نہیں تھا

"اچھا نہیں کیا عشال آپ نے،،،، لیکن اب جو میں کروں گا اچھی طرح ٹھکانے آئے گی آپ کی" اس نے کچھ سوچتے بڑبڑا کر کہا تھا اور گاڑی گھر کی طرف موڑ لی تھی

وہ گھر پہنچا تو شام ہو چکی تھی ہمیشہ کی طرح سب لاؤنج میں ہی بیٹھے تھے عشال بھی وہی تھی اس نے سب کے سامنے ہی بات کرنے کی ٹھانی تھی کہ بعد میں اسے کوئی گڑبڑ کرنے کا موقع نہ ملے

"میں کر آیا ہوں وکیل سے بات پیپر ز ریڈی ہو رہے ہیں اک دو دن تک مل جائیں گے آپ کو" اس نے بغیر کسی کی پرواہ کیے عشال کو دیکھتے کہا تھا اس کی بات پہ سب نے جھٹکے سے اس کی طرف دیکھا تھا

"ایم سوری ماہیر میں اس وقت بس غصے میں تھی اور کچھ سمجھ نہیں آیا کیا بول دیا تم پلیز ایسا نہیں کرو" عشال نے حواس باختہ لہجے میں کہا تھا

"نہیں عشال لوگوں کے منہ ہی بند نہیں ہو سکتے کل کو لوگ پھر کچھ کہیں گے اور آپ پھر مجھ پہ ہر چیز کا الزام رکھتے طلاق کا مطالبہ کر لیں گی" ماہیر نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا

Kitab Nagri Special

"تم اسے طلاق دو گے لوگ پھر بھی الزام اس پہ لگاتے اسے نجانے کیا کیا کہیں گے" الطاف صاحب بھی وہی تھے انہوں نے ماہیر کو کہتے عشال کو دیکھا تھا جو روہانسی صورت لے کر ماہیر کو ہی دیکھ رہی تھی اس کے تاثرات ایسے تھے کہ ابھی ہی رو دے گی

"وہ میرا مسئلہ نہیں ہو گا کیونکہ تب میں ان کی خواہش کے مطابق ان کو چھوڑ چکا ہوں گا اور اس کے بعد جو لوگ کہیں گے اس سے میرا کوئی لینا دینا نہیں ہو گا" ماہیر نے کندھے اچکاتے کہا تھا سب نے حیرت اور صدمے سے اسے دیکھا تھا

"ماہیر" الطاف صاحب نے بے ساختہ اپنی جگہ سے اٹھ کر ماہیر کے چہرے پہ اک تھپڑ رسید کیا تھا ان کے عمل پہ سب اپنی جگہ فریز ہوئے تھے جبکہ ماہیر نے عشال کو گھورا تھا اس کی وجہ سے اسے یہ دوسرا تھپڑ پڑا تھا الطاف صاحب سے

"تم لوگوں نے کیا سمجھا ہوا ہے شادی کو؟ ہماری کیا حیثیت ہے ان سب میں؟ جب تم لوگوں کا دل کرے گا تم لوگ شادی کر لو گے اور جب دل کرے گا اک دوسرے کو طلاق دے دو گے مزاق ہو رہا ہے نہ یہاں" الطاف صاحب نے غصے سے دھاڑتے کہا تھا اور باقی سب سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ یہاں ہو کیا رہا ہے

"اوکے آپ سب کی بات مان کر نہیں دیتا میں طلاق لیکن میں عشال کو یہاں سے لے کر اپنے فلیٹ میں شفٹ ہو رہا ہوں" ماہیر نے سپاٹ لہجے میں کہتے سب کے سر پہ اک اور بمب پھوڑا تھا

"اب یہ آپ کی چوائس ہے کہ آپ نے میرے ساتھ جانا ہے یا طلاق لینی ہے" عشال کو دیکھتے اس نے اطمینان سے کہا تھا جبکہ عشال بس نم آنکھوں سے اسے دیکھتے سوچ رہی تھی کہ یہ سچ میں ماہیر ہی ہے نہ؟

Kitab Nagri Special

"ٹھیک ہے میں جاؤں گی" کسی کے بھی کچھ کہنے سے پہلے سے عشال بول پڑی تھی اور باقی سب تماشا سائی بنے انہیں دیکھ رہے تھے

"گڈ پھر جا کر پیکنگ کریں ابھی جا رہے ہیں ہم" اس کی بات پہ عشال آنکھوں میں آنسو لیے وہاں سے ہٹ گئی تھی

"آپ لوگوں کو وضاحت کی ضرورت تو نہیں ہے لیکن میں پھر دے رہا ہوں ابھی مہمانوں کا آنا جانا لگا رہے گا گھر اور کوئی نہ کوئی پھر کچھ نہ کچھ کہہ دے گا اور عشال کو تکلیف ہوگی اور بدلے میں وہ ہمیں تکلیف دیں گی اس لیے کچھ دنوں کے لیے میں انہیں منظر سے ہٹا رہا ہوں اور دوسرا میرا فلیٹ مال کے نزدیک ہے اس لیے میں وہاں رہ کر اس کی مرمت اطمینان سے کروا سکوں گا" اس نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا الطاف صاحب کو بے اختیار اس پہ ہاتھ اٹھانے کا ملال ہوا تھا

"معدرت ہم نے تمہیں غلط سمجھا" الطاف صاحب کی بات پہ اک زخمی مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پہ آئی تھی

"آپ لوگ ہمیشہ مجھے غلط ہی سمجھتے ہیں اس میں نئی بات کون سی ہے خیر عشال کو نہیں پتہ چلنا چاہیے میں انہیں

کیوں لے کر جا رہا ہوں یہ فیور دے دیں گے آپ لوگ تو مہربانی ہوگی" اس نے کہا تو سب نے شرمندگی سے سر

ہلا پاتا تھا

"تم لوگ یونی کیوں نہیں جارہے؟" اس نے ساری پلٹن کو دیکھتے پوچھا تھا

Kitab Nagri Special

"ہم نے سوچا پہلے ہی اتنا نقصان ہو چکا ہے نیکسٹ سمسٹر بھی آنے والا ہے سب کی فیس جانی ہے اتنا ہم لوگوں کا بجٹ نہیں ہے اس لیے ہم لوگوں نے سوچا ہے ہم سب یونی چھوڑ رہے ہیں" اس کے سوال کے جواب میں ماہر نے اسے یونی نہ جانے کی وجہ بتائی تھی

"ادھر سے اک جھانپ کر کے لگاؤں گا میں تم سب کے اتنے بھی کنگے نہیں ہوئے ہم کہ تم سب اپنی پڑھائی چھوڑ کے بیٹھ جاؤ ابھی نیکسٹ سمسٹر میں ٹائم ہے جب آئے گا تب فیس کا بھی بندوبست ہو جائے گا اس لیے کل سے جا رہے ہو تم سب یونی" اس نے سب کو گھورتے ہوئے کہا تھا

"اور تم؟" ہارون نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا

"میں فلحال چھوڑ رہا ہوں یونی کیونکہ مجھے ابھی بزنس بالکل نئے سرے سے شروع کرنا ہے میں یونی اور بزنس مینج نہیں کر پاؤں گا اس لیے پڑھائی کو خیر آباد کہہ کے بزنس کی طرف توجہ دینا چاہتا ہوں" اس نے سنجیدگی سے کہا تھا

"میں عشال کو دیکھ لوں" ماہیر کہہ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا تھا اور باقی سب بس خاموشی سے اس کی پشت کو دیکھتے رہے

www.kitabnagri.com

ماہیر کمرے میں آیا تو عشال سوٹ کیس بیڈ پر رکھے پیننگ کرنے کی بجائے بیٹھ کر رو رہی تھیں ماہیر کو اک پل کو برا لگا لیکن دوسرے پل ہی اس نے اپنے تاثرات سپاٹ کیے تھے اس کا پورا پورا ارادہ تھا عشال کی عقل ٹھکانے لگانے کا

Kitab Nagri Special

"میں پیکنگ کرنے کے لیے بھیجا تھا رونے کا شغل پورا کرنے کے لیے نہیں" ماہیر کی بات پہ اس نے آنسو بھری آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا ماہیر نے فوراً نظریں چرائی تھیں کیونکہ وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتا تھا

"ماہیر میں معافی مانگ تو رہی ہوں وہ سب میں بس غصے میں کہا تھا" عشال نے بے بسی سے کہا تھا

"عشال میں نے اک فیصلہ کر لیا ہے اور اس سے ہٹنے کا میرا کوئی ارادہ نہیں ہے اس لیے یہ رونے کا ناطک کرنے سے بہتر ہے پیکنگ کریں تاکہ ہم جلدی نکل سکیں مجھے اور بھی بہت کام ہیں" ماہیر نے سختی کہا تھا اور عشال بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھے گی

"اب کھڑی کھڑی میرا منہ کیا دیکھ رہی ہیں؟ جلدی کریں" اسے کہہ کر ماہیر نے قدم الماری کی طرف بڑھائے تھے پھر تھوڑی دیر بعد وہ پیکنگ کرنے کے بعد نیچے آئے تھے

عشال کو یہ ہی لگا تھا الطاف صاحب یا باقی کوئی انہیں روک لے گا لیکن جب کسی نے ماہیر سے کچھ نہ کہا تو اسے رونا آنے لگا اس سے پہلے وہ خود بھی جذباتی ہوتی اور باقی سب کو بھی کرتی ماہیر اسے لیے جلدی سے باہر نکلتا تھا پھر سارے رستے وہ روتی رہی تھی ماہیر بے چین تو ہوا لیکن ظاہر نہ کیا جس فلیٹ میں وہ جا رہے تھے وہ الطاف صاحب نے ماہیر کو اس کی اٹھارویں سا لگرہ پہ گفٹ کیا تھا

"کیا لیں گی آپ چپ ہونے کا؟" عشال کے مسلسل رونے پہ ماہیر نے زچ ہوتے سرد لہجے میں پوچھا تھا اس کے سرد لہجے پہ بجائے چپ ہونے کے عشال کے رونے میں مزید اضافہ ہوا تھا

Kitab Nagri Special

"باخدا عشال اگر اب کی آواز آئی نہ تو میں آپ کو چلتی گاڑی سے دھکا دیے دینا ہے یا یہ گاڑی کہیں ٹھوک دینی ہے" اس کی بات پہ عشال نے سہم کے جلدی سے انسوپونچھے ہوتے تھے لیکن ہچکیاں جو رونے کی وجہ سے لگی تھیں وہ چاہ کر بھی نہ روک سکی تھی

تھوڑی دیر بعد ماہیر نے فلیٹس کے پارکنگ میں گاڑی روکی تھی اور خود بھی اتر کر اسے پیچھے آنا کا اشارہ کیا تھا عشال بھی خاموشی سے اس کے پیچھے ہوئی تھی لفٹ سے وہ اوپر والے فلور پہ پہنچے تھے مطلوبہ فلیٹ کے سامنے ماہیر رکا تھا اور جیب سے چابی نکالتے لاک کھول تھا اور دونوں اندر داخل ہوئے تھے

عشال نے اندر داخل ہوتے برستی آنکھوں سے فلیٹ کو دیکھا تھا فلیٹ میں داخل ہوتے اس کے آنسو پھر سے جاری ہو چکے تھے

دو کمروں چھوٹے سے لاؤنج اور اوپن کچن پہ مشتمل فلیٹ تھا جو کے ہر طرح سے رہنے کے کیے موزوں تھا لیکن کافی عرصے سے بند رہنے کی وجہ سے ہر طرف دھول مٹی اور جالے تھے

"اشک بہانے کا کام آپ بعد میں کر لیجیے گا پہلے میرے ساتھ اس فلیٹ کی حالت بہتر کروایں تاکہ رہنے کے قابل بن سکے" اس نے روتی ہوئی عشال کو دیکھتے طنز کیا تھا

"ماہیر تم کیوں کر رہے ہو ایسا؟" عشال نے روتے ہوئے شکوہ کیا تھا

"میں ایسا نہیں تھا عشال لیکن آپ نے خود مجھ پہ بے اعتباری دکھا کہ مجھے ایسا بننے پہ مجبور کیا ہے" اس کے پاس آتے اس کے بازو جھکڑتے ماہیر نے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"اور ہاں شوہر ہوں آپ کا آئندہ آپ مجھے تم کہتی ہوئی نظر نہ آئیں مجھے تمیز دار بیویاں اچھی لگتی ہیں" اس کے بازو پہ دباؤ بڑھاتے اس نے کہا تو عشال نے جلدی سے سر ہلایا تھا

"گڈاب میرے ساتھ فلیٹ کی حالت درست کرو ایس" اس کے بازو چھوڑتے ماہیر نے کہا تھا پھر دونوں نے مل کر پورا فلیٹ صاف کیا اور اک روم کو اپنا بیڈ روم بنا کر اس میں اپنے کپڑے وغیرہ سیٹ کیے تھے

"ٹائم کافی ہو گیا ہے میں کھانا باہر سے لے آتا ہوں تب تک آپ فریش ہو جائیں آپ فلیٹ لاک کر لیں میرے پاس دوسری چابی ہے میں اس سے لاک کھول لے خود ہی آ جاؤں گا" فریش ہو کر ماہیر نے عشال سے کہا اور باہر نکل گیا عشال نے فلیٹ کیا اور نہانے چلی گئی جب تک وہ نہا کر آئی ماہیر کھانا لے کر آچکا تھا

اس نے خاموشی سے کھانا ٹیبل پہ لگایا اور اسی خاموشی سے دونوں نے کھانا کھایا کھانے کے بعد ماہر لیپ ٹاپ لے کر بیٹھ گیا جبکہ عشال نے برتن سمیٹ کر دھو کے رکھے اور روم میں جا کر بال ڈرائے کر کے بیڈ پہ سر تک کمفرٹر لے کر دوبارہ رونے کے شغل میں مصروف ہو گئی اور روتے روتے ہی سو گئی تھی

ان دونوں کے جانے کے بعد سب اپنی اپنی جگہ پہ خاموش بیٹھے تھے کسی کو بھی ماہیر سے اس بات کی امید نہیں تھی انہیں یہی تھا ماہیر عشال سے محبت کرتا ہے اس لیے اس کی اس حرکت کو درگزر کر دے گا

"الطاف صاحب آپ کو روکنا چاہیے تھا ماہیر کو اس نے صرف آپ کی ہی سننی تھی" خدیجہ بیگم نے الطاف صاحب سے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"نہیں بیگم اس کے چہرے پہ صاف لکھا تھا وہ جو کہہ رہا ہے اس سے اک انچ بھی نہیں ہلے گا اس لیے اسے کچھ بھی کہنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا" الطاف صاحب نے سنجیدگی سے کہا تھا

"گھر مہمانوں کا آنا جانا ہے وہ عشال کا پوچھیں گے تو کیا کہیں گے ہم؟ خدیجہ بیگم نے اک نیا نقطہ اٹھایا تھا

"بیگم لوگوں کی وجہ سے ہی ہمارے گھر یہ حالات چپ رہے ہیں وہ تو سکون سے ہیں لیکن ہمیں بے سکون کر گئے ہیں اس لیے یہ سوچنے کی ہر گز ضرورت نہیں ہے لوگ کیا کہیں گے اور کیا کریں ماہیر جو کیا ہے کچھ سوچ کے ہی کیا ہوگا" الطاف صاحب قطعیت سے کہتے وہاں سے اٹھ گئے تھے الیا صاحب بھی باہر نکل گئے جبکہ خدیجہ بیگم اور ناہید بیگم کچن میں چلی گئیں پیچھے صرف ینگ پارٹی تھی

"میں اک بات سوچ رہا ہوں" زارون کی پرسوچ آواز پہ سب نے اس کی طرف دیکھا تھا

"جب عشی آپ کی شادی طے ہوئی تھی تب بھی ماہیر بھائی نے یہی شو کیا تھا انہیں کوئی فرق نہیں پڑ رہا لیکن ان کے اس رویے کے پیچھے اک گیم تھی اب بھی خاموشی سے عشی آپ کو لے گئے اس کے پیچھے بھی کوئی نہ کوئی گیم تو لگ ہی رہی ہے مجھے" زارون نے اپنا تجزیہ پیش کیا تھا اور سب کے چہروں سے لگ رہا تھا کہ وہ اس کی بات سے متفق ہیں

"لیکن کیا پتہ وہ سچ میں لوگوں کی باتوں سے بچانے کے لیے آپ کو لے کر گئے ہوں؟" لائیبہ کی بات میں بھی دم تھا

Kitab Nagri Special

"یہ بھی ہو ہی سکتا ہے لیکن پھر بھی ماہیر بھائی چاہتے تو یہی رہ کر بھی سب کو منہ توڑ جواب دے کر ان کے منہ بند کروا سکتے تھے" زارون نے اک اور دلیل دی تھی

"آپ کی ان ساری باتوں کا آخر مقصد کیا ہے؟" علیا نے بے زاری سے کہا تھا

"ان سب باتوں کا مقصد یہ ہے کہ اگر ماہیر بھائی آپنی سے کسی بھی قسم کا کوئی بدلہ لے رہے ہوں تو ہم انہیں جا کر بتائیں گے کہ وہ ایسا نہیں کر سکتے عشق آپنی کے گبر و جوان بھائی ابھی زندہ ہیں" زارون نے جذباتی ہوتے کہا تھا

"ہاں اور ماہیر بھائی کو بھی دیر نہیں لگے گی ان گبر و جوانوں کی کراہی کراہی کرنے کی" مشال نے اس پہ طنز کا تیر

چلا پاتا تھا

ہارون بھائی سمجھالیں اپنی بیوی کو ہر بات میں ٹانگ اڑانا ضروری نہیں ہوتی "زارون نے بلبلا تے ہوئے کہا تھا جس پہ مشال نے اسے گھورا تھا

"اچھا ویسے تو پتہ کیسے لگائے گا کہ بھائی آبی سے کوئی بدلہ لے رہے ہیں" ماہر نے پوچھا تھا

"سمپل کل ہی دھاوا بول دیں گے ان کے فلیٹ پہ" زارون نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تھا

"اور جوتے کھا کے واپس آجائیں گے" مشال نے پھر اپنی ٹانگ اڑانا ضروری سمجھا تھا

"ہاں اور ان میں تم بھی شامل ہو گئی بن بتوڑی" زارون نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"تمیز سے بھا بھی ہے تمہاری" مشال سے پہلے ہارون نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا سب نے آنکھیں پھاڑ کے اسے دیکھا تھا

"خیر ہے بھائی کوئی بخار و خار تو نہیں ہو گیا؟" ماہر نے اس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھ کے چیک کرتے ہوئے کہا تھا

"پرے مروٹھیک ہوں میں" ہارون نگ اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا تھا

"تو پھر ذہنی توازن خراب ہو گیا ہوگا" زارون نے اسے بغور دیکھتے ہوئے کہا تھا

"وہ بھی ٹھیک ہے" ہارون نے دانت پیس کر کہا تھا

"اگر سب کچھ ٹھیک ہے تم پھر لگتا ہے ہمارے کان خراب ہو گئے ہوں گے اس لیے ہمیں غلط سنائی دیا ہو گا"

زارون نے ایسے اکیٹنگ کی جیسے اسے ابھی بات سمجھ آئی ہو

"ہاں اور یہ میرا جوتا کھا کر ہی ٹھیک ہوں گے" ہارون پاؤں سے چیل نکالتے اس کے پیچھے بھاگا تھا اب لاؤنج کا منظر کچھ یوں تھا کہ ہارون جوتا لے کر زارون کے پیچھے بھاگ رہا تھا اور باقی سب ہنس رہے تھے اور یہ کھپ خانہ الطاف صاحب کی دھاڑ سے ہی ختم ہونا تھا

صبح الارم کی آواز پہ عشال کی آنکھ کھلی تھی کچھ لمحے وہ ویسے ہی پڑی رہی اور نا سمجھی سے چھت کو دیکھتی رہی پھر جب دماغ شعور کی طرف آیا تو کل کا سارا واقعہ اس کے ذہن کے پردے پہ لہرایہ تھا اس کی آنکھیں اک دفعہ پھر نم ہوئی تھیں

Kitab Nagri Special

اس نے نظریں گھما کر بیڈ کی دوسری جانب دیکھا تھا ماہیر اس کی طرف سے کروٹ لیے سو رہا تھا اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ کب روم میں آیا تھا اور الارم بھی یقیناً اسی نے ہی لگایا ہو گا یہ سوچ آتے ہی وہ اٹھ کر بیٹھی تھی اور آہستگی سے اپنا ہاتھ ماہیر کے کندھے پہ رکھا تھا

"ماہیر اٹھ جاؤ تمہارا لارم بج بج کے بند ہو چکا ہے" اس کے کندھے کو ہلاتے عشال نے کہا تھا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوا تھا اس نے دو تین دفعہ پھر اسے ہلایا تھا لیکن کوئی اثر نہیں ہوا اس پہ

"کیا کروں یہ تو نہیں اٹھ رہا" عشال نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تھا پھر کچھ سوچتے اس کے اوپر سے ہاتھ بڑھا کر الارم پیس پکڑا تھا اس کا ارادہ الارم لگا کے اس کے کان کے نزدیک رکھنے کا تھا اس سے پہلے کہ وہ الارم پیس پکڑتی ماہیر نے اک دم سے آنکھیں کھول کر اس کا ہاتھ پکڑا تھا

"تم جاگ رہے تھے؟" عشال نے حیرت سے اسے دیکھا تھا کب سے وہ اسے جگا رہی تھی تب تو اس پہ کوئی اثر نہ ہوا تھا اب کیسے جاگ گیا تھا

"میں دیکھنا چاہتا تھا میری بیوی مجھے جگانے کے لیے کیا کرتی ہے یہاں تو میرے کانوں کے پردے پھاڑنے کے تیاری ہو رہی تھی" ماہیر نے اسے دیکھتے سنجیدگی سے کہا تھا

"تم جاگ نہیں رہے تھے اور کیا کرتی میں" عشال نے منہ بسورا تھا

"میں کل کیا کہا تھا؟" ماہیر نے اس کے ہاتھ کو جھٹکا دے کر اپنی طرف جھکاتے اس سے پوچھا تھا اس کی حرکت پہ عشال کی پلکیں لرز کے جھکی تھیں

Kitab Nagri Special

"کیا کہا تھا؟" عشال نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا وہ اس کی بات بھول چکی تھی

"مسز عشال ماہیر میں کہا تھا کہ آپ اپنے شوہر نامدار ماہیر شیرازی کو آپ کہہ کر بلائیں گی لیکن یہاں تو ابھی بھی تم چل رہا ہے تو آپ بتانا پسند کریں گی ایسا کیوں ہے" ماہیر نے کہا تھا

"تم مجھ سے چھوٹے ہو" عشال نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا تھا اس کے نارمل رویے سے عشال نے یہی نتیجہ نکالا تھا کہ وہ سب بھول چکا ہے

"تو؟ چھوٹا ہوں تو کیا ہوا؟ ہوں تو آپ کا شوہر اور میں کل بھی کہا تھا مجھے تمیز دار بیویاں اچھی لگتی ہیں" ماہیر نے ہر لفظ پہ زور ڈالتے کہا تھا

"اور یہ کیا مجھے باتوں میں لگا دیا مجھے جلدی نکلتا تھا" اک دم سے ماہیر نے اسے چھوڑتے ہوئے کہا تھا

"میں نے؟" عشال نے حیرت سے اپنی طرف اشارہ کیا تھا سوال پہ سوال وہ خود پوچھے جا رہا تھا اور باتوں میں لگانے کا الزام اسے دے رہا تھا

www.kitabnagri.com

"ہاں آپ نے" بیڈ سے اترتے ماہیر نے جواب دیا تھا

"لیکن میں،،،،، اس نے کچھ کہنا چاہا تھا

"مجھے بحث کرنے والی بیویاں بھی بالکل اچھی نہیں لگتیں اس لیے آگے سے بحث نہیں کیا کریں" اس کی بات بیچ میں ٹوکتے ماہیر نے سختی سے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"میں فریش ہونے جا رہا ہوں میرے کپڑے نکال کر رکھیں اور ناشتہ بنائیں میرے لیے" اسے کہتے خود واش روم میں گھس گیا عشاں نے آنسو بھری آنکھوں سے واش روم کے دروازے کو دیکھا اور پھر آنسو صاف کر کے اس کے کپڑے نکال کے رکھے اور خود کچن میں چلی آئی

وہی کچن کے سینک پہ ہاتھ منہ دھو کر ناشتے کی تیاری کرنے لگی جب تک ماہیر فریش ہو کر چینج کر کے آیا وہ ناشتہ تیار کر چکی تھی ماہیر کے آتے ہی اس نے ٹیبل پہ ناشتہ لگایا تھا

"ماہیر آپ جاتے ہوئے مجھے گھر (شیرازی ہاؤس) چھوڑ جائیں اور واپسی پہ لے آنا" اسے دیکھتے عشاں نے آس بھرے لہجے میں کہا تھا اور اس کی بات کو ذہن میں رکھتے اسے آپ کہہ کر ہی مخاطب کیا تھا

"کس خوشی میں؟" ماہیر نے نیپکن سے منہ صاف کر کے سنجیدگی سے اسے دیکھا تھا

"آپ چلے جائیں گے میں اکیلی کیا کروں گی پورا دن" اس نے روہان سے لہجے میں کہا تھا

"اکیلے رہنے کی عادت ڈال لیں آپ کے لیے یہی بہتر ہے اور میں جا رہا ہوں دروازہ لاک کر لیں اللہ حافظ" کہہ کر اس نے بیرونی دروازے کی طرف بڑھا گیا تھا اور پیچھے وہ بس دھندلائی نظروں سے دروازہ کو دیکھتی رہ گئی تھی وہی کھڑے کھڑے سوچ رہی تھی اتنی بڑی غلطی تو نہیں تھی کہ ماہیر اس کے ساتھ ایسا سلوک کر رہا تھا ہر ایکشن کاری ایکشن ہوتا ہے اور اس نے بھی ری ایکشن ہی دیا اور اتنا بھی شدید نہیں دیا تھا جتنی شدید سزا مل رہی تھی اور تو اور کسی نے ماہیر کو روکنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی اور اسے ماہیر کے ساتھ آنا پڑا تھا

Kitab Nagri Special

"میں نہیں بات کروں گی کسی سے بھی" روتے ہوئے اس نے سوچا تھا اور پھر وہیں ٹیبل پہ بیٹھ کے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی

وہ ساری پلٹن یونی سے آکر اپنے سارے کام نیٹا کر اب شام کو ماہیر کے فلیٹ پہ دھاوا بول چکی تھی ماہر نے بیل پہ ہاتھ رکھا اور اٹھانا بھول گیا تھا

ماہیرا بھی تھکا ہوا آیا تھا سارا دن بڑی رہنے کے بعد ابھی تھوڑی دیر کے لیے آرام کے کیے لیٹا ہی تھا کہ بیل کی آواز یہ غصے سے دروازے تک آیا تھا اور آگے کھڑی پلٹن کو دیکھ کر اس کے ماتھے پہ بل آئے تھے

"کیا کرنے آئے ہو تم لوگ یہاں؟" اس نے وہی کھڑے کھڑے غصے سے پوچھا تھا

"بے فکر رہو ہم تم سے ملنے نہیں اپنی بہن سے ملنے آئے ہیں" ہارون نے اپنے تئیں اس کی کراکرای کی تھی

"تمہاری بہن میری بیوی ہیں میں نہیں ملنا چاہتا تم لوگوں سے میری بیوی ہونے کے ناطے تم لوگوں کی بہن بھی نہیں ملنا چاہتی اس لیے جاسکتے ہو تم لوگ" وہ پہلے ہی تھکا ہوا تھا مزید ان لوگوں کی بکواس نہیں سن سکتا اس لیے اس نے انہیں بھگانا چاہا تھا

"ارے تم لوگ "عشال کچن میں تھی جب اس نے ماہیر کو گیٹ کی طرف جاتے دیکھا جب وہ تھوڑی دیر بعد وہ نہ آیا تو وہ اس طرف آئی اور آگے کھڑی پلٹن کو دیکھتے اس نے بے ساختہ کہا تھا

Kitab Nagri Special

"ہاں بس ہمیں آپ کی یاد آئی تو ہم آپ کو ملنے چلے آئے" ہارون نے کہا اور سب ماہیر کورستے سے ہٹاتے اندر چلے آئے اور ماہیر نے انہیں گھورتے دروازہ بند کیا تھا وہ اندر آیا تو سب باری باری عشال سے مل رہے تھے

"مل لیے نہ اپنی بہن سے چلو اب سب یہاں سے نودو گیارہ ہو جاؤ" جب سن مل لیے تو ماہیر نے سب کو دیکھتے کہا تھا

"کیا ہو گیا ہے ماہیر بچے ملنے ہی تو آئیں ہیں اور آپ انہیں نکالنے پہ کیوں تلے ہیں" عشال نے حیرت سے کہا تھا اور اس کے آپ کہنے پہ سب نے آنکھیں پھاڑ کر پہلے عشال اور پھر ماہیر کو دیکھا تھا

"آپی آپ اسے آپ کیوں بول رہی ہیں؟" سب کے دلوں میں مچلتا سوال ہارون نے پوچھا تو ماہیر نے دانت پیسے تھے

"کیوں تم لوگوں کو کیا مسئلہ ہے وہ جو بھی کہیں مجھے" ماہیر نے گھورتے ہوئے کہا تھا

"ہمیں ہے مسئلہ آپی ہیں وہ ہماری اور ان کے بھائیوں کے ہوتے ہوئے آپ انہیں مار چر نہیں کر سکتے" زارون نے جذبات کے فلو میں بہہ کر کہا تھا

www.kitabnagri.com

"اوہ میں تو ڈر گیا" ماہیر نے ڈرنے کی ایکٹنگ کی تھی جبکہ عشال بس حیرت سے انہیں دیکھی جا رہی تھی

"یس روم میں جا رہا ہوں اگر مجھے شور کی آواز آئی تو میں کسی بھی لحاظ کے بغیر سب کو اٹھا کے ماروں گا باہر" ماہیر نے انگلی اٹھا کر سب کو وارننگ دی اور روم میں چلا گیا

Kitab Nagri Special

"آپی یہ آپ کے شوہر نے تو یہاں آتے ہی آنکھیں ماتھے پہ رکھ لی ہیں یہ نہ ہو آئندہ ہمیں پہچاننے سے ہی انکار کر دیں" ماہر نے ماہیر کے روم کے بند دروازے کو دیکھتے کہا تو عشال شرمندہ ہو گئی

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں تھکے آئے ہیں نہ اس لیے" عشال نے وضاحت پیش کی تھی

"یہ سب چھوڑیں آپی یہ بتائیں بھائی کارویہ کیسا ہے آپ کے ساتھ؟" زارون نے کہا تو عشال کو بے ساختہ اس پہ پیار آیا تھا

"ان کارویہ میرے ساتھ بالکل ٹھیک ہے تم لوگ ٹینشن نہ لو" عشال نے پیار سے اس کے بال بگاڑتے ہوئے کہا تھا

"آپی ہم نے آپ کو بہت مس کیا" علایا نے کہا تو وہ ہنس دی تھی

"میں بھی اپنی گڑیا اور باقی سب کو بہت مس کیا" عشال نے اسے اپنے ساتھ لگاتے کہا تھا

"ارے آپی یہ تو ہے ہی روتو بچہ جب دیکھو کسی نہ کسی بات پہ روتی رہتی ہے" علایا کو دیکھتے زارون نے شرارت سے کہا تھا

"آپی" علایا نے احتجاج بلند کیا تو سب ہنس دیے پھر ماہیر کی وارننگ کو بھولے سب نے وہ طوفان مچایا کہ حد نہیں ابھی وہ مزید کچھ کرتے کہ روم کا دروازہ کھلنے کی زوردار آواز پہ سب کی نظریں آواز کی سمت گئیں تھیں اور وہاں سرخ آنکھوں سے گھورتے ماہیر کو کھڑے دیکھ کر سب کو اپنی شامت آتی نظر آئی تھی

"اٹھو سارے اور دفعہ ہو جاؤ یہاں سے" ان کے قریب آتے وہ دھاڑا تھا

Kitab Nagri Special

"ماہیر یہ کیا،،،،"

"آپ چپ رہیں" اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ماہیر نے اسے چپ کروا دیا تھا

"اور تم لوگ یہاں کھڑے کیا منہ دیکھ رہے ہو نکلویہاں سے" ماہیر نے سب کو آنکھیں دکھاتے کہو تو سب نے وہاں سے جانے میں عافیت ہی سمجھی اس سے پہلے کے سچ میں جوتے پڑتے وہ عشال کو خدا حافظ کہتے دروازے کی طرف بڑھے اور ان کے پیچھے ماہیر بھی دروازہ بند کرنے کے لیے آگے بڑھا تھا

"رات ہو چکی ہے آرام سے جانا تم لوگ گھر رستے میں کہی بھی رکنے کی ضرورت نہیں ہے دس منٹ بعد میں کال کر کے بابا سے پوچھ لوں گا تم لوگ پہنچے یا نہیں اور اگر نہ پہنچے ہوئے تو جو تم لوگوں کی درگت بنے گی اس سے انجان بلکل بھی نہیں ہو تم لوگ" ماہیر نے تینوں لڑکوں کو وارننگ دیتے کہا تو وہ سب اس سے ملتے اسے اللہ حافظ کہتے چلے گئے تھے وہ دروازہ بند کر کے آیا تو آگے عشال بیٹھی رو رہی تھی

"اب آپ کو کیا ہے؟" اس نے گہری سانس بھرتے پوچھا تھا

"وہ لوگ مجھ سے ملنے آئے تھے اور کس بد لحاظی سے آپ نے انہیں نکال دیا" عشال نے روتے ہوئے کہا تھا

"ان کا نکل جانا تو بہت محسوس ہو رہا ہے لیکن یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں محسوس کی کہ شوہر کیوں کمرے میں بند ہے کوئی چائے پانی اسے بھی پوچھ لوں" ماہیر نے طنز کیا تو اس کے رونے میں مزید اضافہ ہوا تھا

"اچھا چپ کریں نہیں کہہ رہا میں کچھ اور یہ بتائیں کیا بنایا ہے" ماہیر نے کہا کیونکہ اسے شدید بھوک لگی تھی

Kitab Nagri Special

"کچھ نہیں بنایا بھی بنانے کا سوچ رہی تھی کہ وہ اب آگئے تھے پھر ان کے ساتھ بڑی ہو گئی تھی" عشال نے سوں سوں کرتے کہا تھا

"دوپہر میں بھی کچھ نہیں بنایا تھا؟" ماہیر نے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا تھا ماہیر بس تاسف سے اسے دیکھ کر رہ گیا تھا

"آپ برتن سیٹ کریں میں لے کر آتا ہوں کھانا" اسے کہہ کر وہ روم میں چلا گیا اور والٹ وغیرہ لے کر باہر نکل گیا اور عشال آنسو صاف کرتے کچن کی طرف بڑھ گئی تھی

وقت جیسا بھی ہو اس کا کام ہوتا ہے گزرنے کا شیرازی ہاؤس کے لیے بھی وقت رکا نہیں تھا دن پہ دن تیزی سے گزرتے جا رہے تھے اس دوران ماہیر نے دن رات اک کر دیا مال کو دوبارہ چلانے کے لیے وہ اور عشال رہا بھی فلیٹ میں ہی رہے تھے فحالی اس نے نعمان صدیقی کو چھوڑ کر اپنا سارا دھیان مال کی طرف لگایا ہوا تھا لیکن اک بندہ اس کے پیچھے چھوڑا ہوا تھا جو اسے اس کے پل پل کی خبر دیتا تھا

ماہیر نے پہلے مال کی مرمت کروائی تھی اور اس پہ بھی بہت خرچہ ہوا تھا اس کے بعد مال کو دوبارہ سٹارٹ کرنا تھا اس کے لیے اس نے ڈیپٹ فنانس کا سہارا لیا تھا

Kitab Nagri Special

مال کی مارکیٹ میں پہلے گڈول بہت ہائی تھی اس لیے مال کے پہلے ریکارڈ کو دیکھتے لوگوں نے مال میں انویسٹ کر لیا تھا اس کی محنت اور لگن کے نتیجے میں مال آج پھر اپنی حالت میں واپس آیا تھا آج مال کی اوپننگ سر منی تھی آج ماہیر بہت خوش تھا کہ اس نے خود سے کیا وعدہ پورا کیا تھا اس وقت سب سر منی میں موجود تھے

"آج میرا فخر سے سر بلند ہو گیا ہے اللہ تم جیسا بیٹا سب کو دے" الطاف صاحب نے فرط جذبات سے مغلوب ہو کر ماہیر کی پیشانی چومتے اسے گلے لگایا تھا

"میں خود سے وعدہ کیا تھا کہ سب خراب میری وجہ سے ہوا ہے تو ٹھیک بھی میں خود کروں گا اور آپ سب کی دعاؤں سے یہ ممکن ہو گیا" ماہیر نے محبت سے کہا تھا

"بس کر دے بھائی کچھ تھوڑا سا پیار ان کا ہمارے لیے بھی چھوڑ دے ہمیں تو بس جوتے ہی ملتے ہیں ان سے" الطاف صاحب نے اسے اک دفعہ پھر گلے لگایا تو ہارون نے منہ بنا کر کہا تھا

"تم لوگوں نے کبھی کوئی ڈھنگ کام کیا ہے جو میں تم لوگوں کو شائباش دوں" الطاف صاحب نے اسے گھورا تھا "لیس بڑے بابا آپ کے ہر فیصلے پہ تابعداری سے سر جھکا یا ہے ہم نے آپ نے کہا نکاح کا ہم نے بغیر چوں چاں کیے آپ کے فیصلے پہ سر جھکا دیا" ہارون نے معصوم سامنے بناتے کہا تھا

"کوئی بات نہیں بیٹا میں اپنے فیصلے تم لوگوں پہ مسلط نہیں کرتا ابھی بھی ٹائم ہے کہتے ہو تو علیحدگی کروادیتا ہوں" الطاف صاحب کی بات پہ ہارون کی ہوا ٹائٹ ہوئی تھی

Kitab Nagri Special

"نہیں بڑے بابا اب تو سب کو پتہ چل چکا ہے نہ آپ کی انسٹ ہو جائے گی سب کے سامنے" ہارون نے جلدی سے کہا تھا

"ارے نہیں بیٹا! اگر تم خوش نہیں ہو تو کوئی زبردستی نہیں ہے" الطاف صاحب نے کہا تھا

"بڑے بابا" خود کو چھنتے دیکھ کر اس نے بے چارگی سے کہا تو سب ہنس دیے

"بچے جتنے مرضی بڑے اور ہوشیار ہو جاؤ باپ ہمیشہ باپ ہی ہوتے ہیں" اس کا کان پکڑ کا الطاف صاحب نے کہا تو اس نے زور و شور سے سر ہلایا تھا

"میری توبہ جو میں آئندہ آپ سے پنگالوں" اس نے دوسرے کان کو پکڑ کر جس انداز میں کہاسب کی ہنسی نکل گئی

"ماہیر اب بس کرو گھر واپس آ جاؤ ان چار پانچ مہینوں میں ہم نے تم لوگوں کو بہت یاد کیا اب تو لوگوں کے منہ بھی بند ہو چکے ہیں" الطاف صاحب کی بات پہ اس نے عشال کو دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رکھی تھی نگاہ ملنے پہ وہ نظریں جھکا گئی تھی

www.kitabnagri.com

"جی بابا تقریب کے بعد ہم آپ کے ساتھ شیرازی ہاؤس ہی جائیں گے" ماہیر کی بات پہ عشال نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھتے مسکرا رہا تھا

"یاہوو،،،،، اس کے کہنے پہ ساری پلٹن نے نعرہ لگایا تو تقریب میں موجود سب لوگوں نے ان کی طرف دیکھا تھا

Kitab Nagri Special

پھر تقریب کو آگے بڑھایا تھا الطاف اور الیاس صاحب مہمانِ خصوصی تھے انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور نیک تمنائیں دیں اس دوران ماہیر کو عشال کہی نظر نہ آئی اس نے ہر طرف نگاہ دوڑائی لیکن اسے مایوسی ہوئی تھی ابھی وہ کسی سے پوچھتا کہ اس کا فون بجا تھا اور آگے سے جو کہا گیا تھا وہ اپنی جگہ ساکت ہوا تھا

اس کے کچھ بھی کرنے سے پہلے ماہیر کا فون پھر بجا تھا اس نے سکرین سامنے کی تو نعمان صدیقی کا نمبر دیکھ کر اس نے جڑے بھینچے تھے

"کیسے ہو ماہیر شیرازی؟ مجھے تم سے اتنی بے پرواہی کی امید نہیں تھی کہ مال کے چکر میں اپنی بیوی کو بھول گئے اور اسی کام میں فائدہ اٹھالیا" کال یس کرتے ہی آگے سے نعمان صدیقی نے اپنی مکروہ آواز میں کہا تھا

"چھوڑو گا نہیں تمہیں میں نعمان صدیقی" ماہیر نے بھینچی آواز میں کہا تھا

"پہلے پکڑو" اس نے کہہ کر کال بند کر دی

اس کے کال بند کرتے ماہیر نے جلدی سے عشال کی لوکیشن چیک کی تھی اور اپنے بندے کو کال کرتے جو اس نے نعمان صدیقی کے پیچھے چھوڑا تھا باہر نکل گیا تھا اس باہر نکلتے سب نے دیکھا تھا لیکن جب تک ہارون اس کے پیچھے آیا وہ گاڑی لے کر نکل چکا تھا

نعمان صدیقی اپنے کارنامے کے بعد خوش تھا اسے یہی تھا کہ وہ شیرازی خاندان کو بالکل تباہ کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے لیکن کوئی کسی کا رزق چھیننے پہ قادر نہیں وہ اللہ کی ذات ہے جو جسے چاہے عطا کرے جس سے چھین لے

Kitab Nagri Special

لیکن اس کی یہ خوشی خاک میں تب مل جب ماہیر دوبارہ سے سب کچھ ٹھیک کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا اس کا نفرت اور غصے سے برا حال ہو گیا تھا تب اس نے اک اور چال چلنے کا سوچا تھا

اس بار اُس کا نشانہ عشال تھی اور اس کے لیے اس نے مال کی اوپنگ سر منی والے دن کا انتخاب کیا تھا جب سب بڑی ہوں اور اس کو کام کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ آئے

اس نے وہاں جا کر اک بچے کو بولا تھا کہ اس آنٹی کو بولو کہ باہر آپ کو کوئی بلارہے آپ کو چاکلیٹ دوں گا اور عشاں بھی بغیر اس بات پہ غور کیے کہ سب یہاں موجود ہیں تو اسے کس نے بلانا ہے اٹھ کے باہر چلی گئی تھی

بہر جا کر اس نے ادھر ادھر دیکھا لیکن اسے کوئی نظر نہ آیا تو کندھے اچکا کر واپس جانے لگی کہ پیچھے سے نعمان صدیقی نے رومال اس کے منہ پہ رکھتے اسے بے ہوش کیا اور اسے گاڑی میں ڈالتے اک طنزیہ نگاہ مال میں ڈالی تھی نعمان صدیقی کو یقین تھا اتنی جلدی نہیں اسے ماہیر ڈھونڈ سکے اس لیے اسے کال کر اس کی حالت سے مزے لے کر اس نے کال بند کر کے موبائل ہی سوچ آف کر دیا تھا

وہ عشال کو لیے سیدھا اپنے فلیٹ آیا تھا اس کے اس فلیٹ کا اس کے ماں باپ کو بھی نہیں پتہ تھا اس لیے وہ بے فکر تھا اس نے عشال کو روم میں لا کر بیڈ پہ لٹایا عشال ابھی تک بے ہوش تھی اسے دیکھتے نعمان صدیقی باہر چلا گیا کہ اس کے ہوش میں آنے تک شراب سے ہی کام چلا لے کیونکہ اسے عشال کی چیخیں اور منت سماجت سن کے ہی سکون ملتا تھا اور اس کے لیے اس کا ہوش میں آنا ضروری تھا

Kitab Nagri Special

عشال جو اندر آتے ہی ہوش میں آچکی تھی اس نے اپنی آنکھیں کھولی تھیں اس وقت اسے سمجھداری سے کام لینا تھا اس کا کوئی بھی جذباتی قدم اس کی عزت اور جان کا دشمن بن سکتا تھا اک منٹ ویسے ہی لیٹے رہنے کے بعد وہ اٹھی تھی اور آگے بڑھ کے آہستگی سے اس نے کمرے کا دروازہ لاک کیا تھا

اس کام سے فارغ ہونے کے بعد اس نے کمرے میں چاروں طرف نظر دوڑائی تھی کہ اسے کوئی چیز مل جائے اپنی حفاظت کے لیے اس کے لیے اسے زیادہ تردد نہ کرنا پڑا تھا کیونکہ سامنے ہی بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پہ اس پڑا ہوا تھا جسے دیکھ کر اس کی آنکھیں چمکی تھیں

اس نے وہ اٹھا کر بیڈ کی پائنتی کے ساتھ رکھا اور خود بیڈ پہ بیٹھ گئی اور ساتھ ہی آیت الکرسی کا ورد کرنے لگی تھوڑی دیر بعد دروازے کا ہینڈل گھومنے کی آواز آئی تھی شاید نہیں یقیناً نعمان صدیقی تھا

"ماہیر ابھی تک آئے کیوں نہیں؟ اللہ جی پلیز انہیں جلدی بھیج دیں" اس نے اک نظر کلائی میں پہنے بریسلٹ کو دیکھتے کانپتے دل کے ساتھ کہا تھا

"تمہیں کیا لگتا ہے یہ لاک تمہیں بچالے گا؟ یہ تمہاری غلط فہمی ہے" نعمان صدیقی نے باہر سے بے ہنگم قہقہہ لگاتے کہا تھا

تھوڑی دیر بعد کلک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا تو عشال گھبراتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی اور دروازے پہ کھڑے نعمان صدیقی کو دیکھا تھا جو کمینگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

Kitab Nagri Special

"بے بی ک ___ کوئی فف ف ___ فائدہ نہیں ہے ___ ہوا للل ___ لاک کا" عشال قق دیکھتے اس نے لڑکھڑاتے ہوئے تھے پھر اسی لڑکھڑاتی چال سے وہ عشال کی طرف بڑھا تھا عشال نے اک نظر اسے دیکھا اور اک نظر بیڈ کے پاس پڑے واس کو جبکہ نعمان صدیقی کا دھیان اس کی طرف نہیں گیا تھا

"آپ آگئے ماہر مجھے پکا یقین تھا آپ ضرور آئیں گے" عشال نے اس کے پیچھے دیکھتے خوشی سے کہا تو نعمان صدیقی حیرت کی زیادتی سے پلٹا تھا اور یہی اک لمحہ عشال کے لیے کافی تھا اس نے اس اٹھا کر پوری قوت سے نعمان صدیقی کے سر میں مارا تھا وہ چیختا ہوا دونوں ہاتھوں سے سر تھامتے نیچے بیٹھتا چلا گیا تھا

عشال بغیر دیر کیے باہر کی طرف بھاگی تھی اور دروازے سے چابیوں کا گچھا نکالنا نہیں بھولی تھی داخلی دروازے کے پاس پہنچ کر اس پہلے وہ لال میں چابی لگاتی گولی چلنے کی آواز کے ساتھ لاک ٹوٹ گیا تھا عشال چیخ مار کے پیچھے ہوئی تھی

ماہیر غصے سے گاڑی لے کر وہاں سے نکل آیا تھا اور ساتھ ہی اس نے کال کر کے اپنے آدمی کو پولیس لے کر پہنچنے کا بھی کہا تھا وہ اب اس شخص کو مزید چھوٹ نہیں دینا چاہتا تھا

اسے لوکیشن تو مل چکی تھی عشال کی اس سے جتنی تیز گاڑی چل سکتی تھی وہ چلا رہا تھا اس کا دل کر رہا تھا کہ اڑ کے پہنچ جائے عشال کے پاس اس کے دماغ میں کئی وسوسے اس کے دماغ میں آرہے تھے جنہیں بار بار وہ جھٹلا رہا تھا

Kitab Nagri Special

اپنے مطلوبہ اڈریس پہ پہنچتے گاڑی پارک کرتے وہ لفٹ کی طرف بھاگتا تھا اور ساتھ ساتھ لوکیشن بھی دیکھ رہا تھا اک فلیٹ کے سامنے اس نے جا کر بریک لگائی تھی یہی اس کی مطلوبہ جگہ تھی موبائل جیب میں رکھتے اس نے پینٹ میں اڈساریو اور نکالا تھا جو ہمیشہ اس کی گاڑی میں ہوتا تھا گاڑی سے نکلتے وہ اٹھا چکا تھا

اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی جو کہ لاک تھا ماہیر نے بغیر وقت ضائع کیے لاک پہ فار کیا تھا لاک جل کے کھل گیا تھا گولی چلتے اک نسوانی چیخ بھی گونجی تھی جسے سن کر اک لمحے کو ماہیر کی دھڑکن مدھم ہوئی تھی وہ تیزی سے دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا تو سامنے ہی عشال نے کانوں پہ دونوں ہاتھ جمائے آنکھیں میچے کھڑی تھی

"عشی" ماہیر نے بے ساختہ اسے پکارا تھا اس کی آواز پہ عشال نے جھٹ سے آنکھیں کھولتے اسے دیکھا تھا اک دو لمحے بے یقینی میں گزرا تھا اس کا پھر جب اسے یقین آگیا کہ واقعی ہی سامنے ماہیر کھڑا ہے تو وہ روتے ہوئے اس کے سینے سے لگی تھی ماہیر نے بھی سختی سے اس کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار کھینچا تھا

"آپ ٹھیک ہیں نہ" تھوڑی دیر بعد ماہیر نے اسے پیچھے کرتے ہاتھوں کے پیالے میں اس کا چہرہ بھرتے پوچھا تو عشال نے اثبات میں سر ہلایا اور اسے اپنا کارنامہ بتایا تو ماہیر نے فخر اور خوشی سے اسے دیکھا تھا

www.kitabnagri.com

"ایم ریلی پراؤڈ آف یو" اس کے ہاتھ پکڑ کر اس نے فرطِ جذبات سے کہا تھا پھر اسے ساتھ لگائے اس کمرے کی طرف بڑھا جہاں نعمان صدیقی تھا جو ابھی تھوڑا سنبھل کے باہر جانے ہی لگا تھا سامنے سے آتے ماہیر کو دیکھ کر اس کا رنگ اڑا تھا

کمرے میں آتے ماہیر نے عشال کو چھوڑتے دو تھپڑ نعمان صدیقی کے منہ پہ مارے تھے وہ جو پہلے سے زخمی تھا اسے تھپڑ برداشت نہ کرتے ہوئے زمین پہ گرا تھا

Kitab Nagri Special

"تم نے ہمیشہ بہت اوتھے ہتھکنڈے استعمال کیے ہیں مجھے برباد کرنے کے لیے اگر مرد ہوتے تو سامنے سے مقابلہ کرتے نہ کہ پیچھے سے وار کرتے" ماہیر نے اس کے بالوں کو پکڑتے اس کا سر اونچا کیا تھا

"تمہیں تو میں بہت پہلے سبق سکھانا چاہتا تھا لیکن میری مصروفیت کی وجہ بچ گئے لیکن اب نہیں کیونکہ بہت لڑکیوں کی عزت خراب کی ہے تم نے ان سب کا بدلہ بھی اب تم سے میں لوں گا" پولیس موبائل کی آواز سنتے ماہیر نے سرد آواز میں کہا تھا تھوڑی دیر بعد پولیس اس فلیٹ میں موجود تھی ماہیر نے اسے ان کے حوالے کیا تھا

"کوشش کرنا کہ یہ کسی انکوائٹر میں مارا جائے تاکہ پھر کسی کی جان اور عزت کو نقصان نہ پہنچا سکے" اس نے انسپکٹر سے کہا جو اس کے جاننے والا تھا اس کی بات پہ اس نے سر ہلایا اور نعمان صدیقی کو لیتے وہاں سے چلا گیا ان کے جاتے ماہیر بھی عشال کو لیے گھر کی طرف روانہ ہوا اور ساتھ ہی موبائل کی طرف بھی متوجہ ہوا جو نجانے کب سے بج رہا تھا

وہ گھر پہنچے تو سب ان کے انتظار میں ہی بیٹھے تھے ماہیر کے نکتے سب نے عشال کو سب جگہ دیکھا لیکن وہ بھی نہیں مل رہی تھی سب نے ماہیر کو کالز کی تھیں لیکن اس نے پک نہیں کی تھی بس ہارون کو یہ میسج کر دیا کہ عشال اس کے ساتھ ہے وہ سب گھر چلیں جائیں

وہاں سے آنے کے بعد وہ ان کے انتظار میں آدھے ہو گئے تھے اور وہ تھے کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھے

الطاف صاحب کا پاراہائی ہو چکا تھا انہیں آتے دیکھ کر وہ غصے سے اٹھے تھے لیکن عشال کے روئے روئے چہرے کو دیکھ کر ان سمیت سب چونکے تھے

Kitab Nagri Special

"عشال بچے کیا ہوا؟ تم روئی ہو؟" عشال کو اپنے ساتھ لگاتے انہوں نے پریشانی سے پوچھا تو عشال ان دفعہ پھر رو دی تھی اسے ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ بچ گئی ہے اللہ نے اس کی عزت اور جان بچالی تھی

"عشال بچے بتاؤ تو صحیح ہوا کیا ہے؟ اس نالائق نے تو نہیں کچھ کہا؟" اس سے پوچھتے انہوں نے ماہیر کو گھورا تھا جبکہ تینوں لڑکے انہیں دیکھ کر رہ گئے تھے جو تقریب میں تو اس کے وارے نیارے ہو رہے تھے اور اب پھر سے اسے نالائق کہہ رہے تھے

عشال کی بجائے ماہیر نے انہیں مختصر کر کے ساری حقیقت بتائی تو سب اک لمحے کے لیے اپنی اپنی جگہ فریز ہوئے تھے

"دل تو کر رہا اس نعمان صدیقی کو زمین میں گاڑ دوں" ہارون نے غصے سے کہا تھا

"بس،، سکون میں رہو تم ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے جس نے ہماری بیٹی کی حفاظت کی" الطاف صاحب نے اپنے ساتھ لگی عشال کا سر چومتے کہا تو سب نے ان کی بات سے اتفاق کیا تھا

"بابا اس ٹینشن والے ماحول کو بدلنے کے لیے کیوں نہ کوئی فنکشن کریں" ماہر نے لائبرے کو اک نظر دیکھتے کہا تو سب نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا

"کیوں نہ ہم تینوں کی بھی شادی کر دیں آپ عشی آپنی بھی بڑی ہو کر اس ٹریجڈی کو بھول جائیں گی" ماہر کہہ کر دو قدم پیچھے ہٹا تھا کیونکہ کوئی بھروسہ نہیں شادی کے لڈو کی جگہ الطاف صاحب کا جوتا پڑ جاتا سب کے سامنے

Kitab Nagri Special

"ہوں تو تم لوگ رخصتی چاہتے ہو؟ لیکن تم تینوں کرتے کیا ہو سوائے مفتا توڑنے کے" الطاف صاحب نے تینوں کو دیکھتے طنز کیا تھا

"بڑے بابا ہم بھی اب ماہیر کے ساتھ آفس جایا کریں گے" ہارون نے تیزی سے کہا تھا

"صحیح،،، لیکن میں پہلے اپنی بیٹیوں سے پوچھ لوں" ان کی بات پہ تینوں کے منہ بنے تھے یعنی ان کی تو کوئی ویلیو ہی نہیں تھی

"ہاں تو تم لوگوں کو تو کوئی اعتراض نہیں نہ؟" الطاف صاحب نے ان تینوں سے پوچھا تو انہوں نے یہ کہہ کہہ جیسے آپ کی مرضی بات ہی ختم کر دی تھی

"چلو لڑکیوں نے رضامندی دے دی ہے اب کرتے ہیں تم لوگوں کا بھی کچھ لیکن اس سے پہلے تم تینوں مجھے آفس جاتے نظر آؤ" انہوں نے کہا تو ان تینوں کے زور و شور سے سر ہلانے پہ سب نے قہقہہ لگایا تھا پھر تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد سب اٹھ کے اپنے کمروں میں چلے گئے

ماہیر اور عشال بھی اپنے کمرے میں آتے بغیر چینج کیے لیٹ گئے تھے کیونکہ ان کا سارا سامان ابھی فلیٹ میں ہی پڑا ہوا تھا ماہیر نے گردن موڑ کر عشال کو دیکھا تھا جو ناجانے چھت پہ کیا دیکھ رہی تھی

"عشال کیا سوچ رہی ہیں؟" ماہیر نے اسے اپنے حصار میں لیتے میں پوچھا تھا

"میں سوچ رہی ہوں اگر آپ نہ آتے یا میں وہ قدم نہ اٹھاتی تو کیا ہوتا؟" عشال نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا تھا

Kitab Nagri Special

"تو بھی کچھ نہ ہوتا کیونکہ اللہ آپ کے ساتھ تھا مجھے تو وہاں پہنچ کر کچھ کرنا ہی نہیں پڑا آپ سب کچھ کر چکی تھیں اور جانتی ہیں یہ سب کرنے کی طاقت اللہ نے دی آپ کو اس لیے زیادہ مت سوچیں بس اس ذات کا شکر ادا کریں جس نے آپ کو محفوظ رکھا" ماہیر کی بات پہ عشال نے سر ہلا کر آنکھیں موند لی تھیں

"ویسے عشال اگر آپ چاہیں تو آپ دوبارہ سے مجھے تم کہہ سکتی ہیں" اس کا دھیان بٹانے کے لیے ماہیر نے شرارت سے کہا تھا

"نہیں اب آپ کہنے کی عادت پڑ چکی ہے اس لیے یہی ٹھیک ہے" عشال نے آنکھیں کھول کر مسکراتے ہوئے کہا تھا

"عشال اک بات پوچھوں؟" ماہیر نے اسے دیکھتے سنجیدگی سے پوچھا تو عشال نے سر ہلایا تھا

"کیا آپ کو ابھی تک مجھ سے محبت نہیں ہوئی؟" عشال جو اس کی شرٹ کے بٹنز کے ساتھ کھیل رہی تھی اک دم رکی تھی اور نظریں اٹھا کر ماہیر کو دیکھا تھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

"میں ہمیشہ آپ کو اک دوست اور چھوٹا بھائی سمجھا تھا جو عموماً ہرگز نزاک دوسرے کو سمجھتے ہیں لیکن جب آپ نے کہا کہ آپ مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں مجھے شاک لگا تھا اور میرا ہاتھ بھی اٹھ گیا تھا" وہ اس کی شرٹ پہ نظریں جمائے بول رہی تھی اور ماہیر خاموشی سے اسے سن رہا تھا

"پھر جو رشتہ آیا ہوا تھا اس کے لیے میں بابا کو ہاں کہہ دی اور اس کے بعد آپ نے مجھ سے بات کرنا بند کر دی مجھے بہت دکھ ہوتا تھا کہ میں اپنا دوست کھو دیا ہے پھر اس دن جب سب سے کہہ رہے تھے آپ میرا روگ تو لے کر

Kitab Nagri Special

نہیں بیٹھ سکتے تب مجھے حیرت ہوئی تھی شدید اور مجھے یقین نہیں آ رہا تھا یہ میرا دوست ہے پھر جب شادی والے دن بارات نہیں آئی کہ دلہا غائب ہے مجھے تب ہی اندازہ ہو گیا تھا اس کے پیچھے آپ کا ہاتھ ہے "آخری بات کہتے اس نے اک نظر ماہیر کو دیکھا تھا اور پھر نظریں جھکا لیں

"پھر شادی کے بعد آہستہ آہستہ میرے احساسات بدلنے لگے شاید نکاح کے دو بولوں کا اثر تھا لیکن پھر اس دن ان عورتوں کی باتوں نے مجھے تکلیف دی انہوں نے مجھے سبز قدم کہا تھا میری وجہ سے آپ کا کاروبار تباہ ہو گیا ان کا غصہ میں آپ پہ نکالا اور غصے میں طلاق کی بات کہہ دی لیکن اس کے بعد آپ نے اس کی کڑی سزا دی مجھے اور سب سے جدا کر دیا مجھے "کہتے کہتے وہ رو دی تھی

"میں سزا نہیں دی تھی بھولی ملکہ میں اس لیے آپ کو لے کر فلیٹ میں شفٹ ہوا تھا کہ پھر آپ کو کوئی کچھ نہ کہہ دے اور پھر آپ کو تکلیف ہو کیونکہ تب رشتے داروں کا آنا جانا لگا ہوا تھا اور دوسری بات وہ فلیٹ مال کے نزدیک تھا اس لیے میں وہاں شفٹ ہوا تھا تاکہ پوری طرح اپنے کام پہ توجہ دے سکوں اور مزید یہ کہ آپ ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ دوبارہ آپ نے یہ بات منہ سے نہیں نکالنی "ماہیر نے اس کے آنسو صاف کرتے اسے تفصیل بتائی تھی

www.kitabnagri.com

"ویسے میرا سوال تو وہی کا وہی ہے کہ آپ کو مجھ سے محبت ہوئی یا نہیں؟" ماہیر نے مصنوعی سنجیدگی سے پوچھا تھا

"نہیں مجھے محبت نہیں ہوئی میں تو یہاں آپ کے پاس جھک مار رہی ہوں "عشال نے غصے سے کہا تو ماہیر ہنس دیا تھا

Kitab Nagri Special

"نہیں میں آپ کے منہ سے سننا چاہتا ہوں" ماہیر نے گھمبیر آواز میں کہا تو عشال کی پلکیں لرزی تھیں

"نہیں نہ لڑکیاں اظہار کرتے ہوئے اچھی نہیں لگتیں" عشال نے کانپتی آواز میں کہا تو ماہیر اک دفعہ پھر ہنس دیا تھا

"چلو میں پوچھتا ہوں آپ جواب دے دینا،،، آئی لویو" اس کی لرزتی پلکوں کو چھوتے اس نے دھیمے سے کہا تھا

"آئی لویو ٹو" عشال جلدی سے کہتے اس کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی اس کی اس اداس ماہیر نے ہنستے ہوئے اسے خود میں بھینچا تھا

دن تیزی سے گزرتے گئے اور آج تینوں کی رخصتی پلس ریسپشن تھا بقول الطاف صاحب نکاح تو پہلے ہی ہو چکا ہے اور اس دن بھی فنکشن ہی تھا اس لیے اسے بارات ہی سمجھا جائے اور اب رخصتی پلس ولیمہ دونوں اکٹھے ہی تھے اس وقت تینوں کپلز سیٹج پہ بیٹھے ہوئے تھے اور لڑکوں کی خوشی تو سنہبالے نہیں سنہبل رہی تھی لیکن بڑوں کا لحاظ کیے کھل کے خوشی کا اظہار نہیں کر پارہے تھے

"آج تو شکلوں پہ بڑا نور برس رہا ہے" عشال اور ماہیر بھی سیٹج پہ تھے ماہیر نے تینوں لڑکوں سے کہا تھا

"ہاں جی بس دیکھ لو" ہارون نے اتراتے ہوئے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"جی نہیں جو تین گھنٹے سیلون میں لگا کر آئیں ہیں ان کا کمال ہے" مشال نے کہا تو سٹیج پہ موجود سب کا قہقہہ بے ساختہ تھا سوائے دلہوں کے

"چوہیا تم دیکھنا تم سے تو میں گن گن کے بدلے لوں گا" ہارون نے دانت پیس کر کہا تھا

"کیا کہہ رہو زرارہ دوبارہ بولنا" الطاف صاحب نے وہاں آتے اس کی بات سن کر کہا تھا

"وہ بڑے بابا میں کہہ رہا تھا دیکھنا تم میں تمہیں بہت خوش رکھوں گا" ہارون نے تیزی سے کہا تھا اس کی شکل پہ اڑتی ہوئیوں کو دیکھ کر سب بمشکل اپنے قہقہے ضبط کر رہے تھے

"اچھا،،، یہ ہی تمہارے لیے بہتر ہے برخوردار ورنہ تم جانتے ہو مجھے" اسے وارنگ دے کر الطاف صاحب واپس چلے گئے تو ہارون نے کب سے رک اپنا سانس بحال کیا تھا اور باقی سب نے قہقہے لگائے تھے

"بے چارہ بچہ شکل دیکھو تو کیسی ہو رہی ہے" ماہیر نے اس کو دیکھتے طنز کیا تو ہارون بس دانت پیس کر رہ گیا

"چوہیا دیکھنا مجھ ہی کبھی تو تم مانو گی میں تم سے اپنے سارے بدلے لے لیے ہیں" اس کے کان کے پاس جھکتے ہارون نے دانت پیستے کہا تو مشال نے سر جھٹکا تھا

"چشمش تم زبان کہی گروی تو نہیں رکھ آئی؟" ماہر نے بھی بس سرگوشی کی تھی وہ اپنا مذاق نہیں بنوانا چاہتا تھا ابھی اس کے سامنے ہی تو ہارون کی اچھی خاصی ہوئی تھی جواب میں لائے بولی کچھ نہیں بس اپنے لمبے لمبے ناخنوں سے اس کے بازو پہ زور سے چٹکی کاٹی تھی ماہر نے بازو سہلاتے اسے گھورا تھا

"ماہیر بھائی کی گڑیا آج بہت چپ چپ ہے خیر ہے؟" زارون نے علایا کو کہا تھا

Kitab Nagri Special

"ماہیر بھاء،،،" وہ اسے جواب دینے کی بجائے ماہیر کو آواز دینے لگی تو زارون نے جلدی سے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھا تھا جتنی وہ لاڈلی ماہیر کی تھی ممکن تھا زارون کو سٹیج پہ دلہا بنے ہی جوتے کھانے پڑ جاتے ماہیر سے اور وہ یہ بالکل افورڈ نہیں کر سکتا تھا

"ہماری تو کوئی ویلیو ہی نہیں ہے جسے دیکھوان کی ہی ہمایت کر رہا ہوتا ہے" اس کے منہ سے ہاتھ ہٹاتے زارون بڑا بڑا تھا جبکہ علایانے اسے دیکھتے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی جسے دیکھ کر وہ مزید تپتا تھا

"چلو کھڑے ہو جاؤ اپنے سڑے ہوئے منہ لے کر اک سیلفی لیتے ہیں" ماہیر نے کہا تو سب اسے گھورتے کھڑے ہو گئے اور پوزیشن سیٹ کی تھی

سب سے آگے ماہیر تھا اس کے ساتھ عشال پھر ہارون اس کے ساتھ مشال پھر ماہر لائبہ اور آخر میں زارون اور علایانے ماہیر نے اپنا موبائل والا ہاتھ اوپر کیا اور اس حسین پل کو اپنے موبائل میں قید کیا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

#چھ سال بعد

"عشل،،، عشل بات سنیں بہت بد تمیز ہو گئی ہیں آپ" عشل اپنی پانچ سال کی بیٹی کے پیچھے دوڑ رہی تھی دودھ کا گلاس لے کر

"نوام ڈیڈ کہتے مام کی باتوں پہ دھیان نہ دیا کرو وہ تو بس ایویں ہی بولتی رہتی ہیں" عشل نے کہا تو عشل کا پارہ ہائی ہوا تھا

Kitab Nagri Special

"تم اور تمہارے ڈیڈل کرتا ہے دونوں کو کہی پھینک آؤں" عشال نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا

"ہااااامام یہ گھر عشال کا ہے اس لیے آپ اسے اور اس کے ڈیڈ کو نہیں نکال سکتیں" عشال نے کہا تو عشال جوتا اتارتے اس کی طرف بڑھی جو اسے چڑاتی وہاں سے بھاگ گئی تھی جبکہ عشال وہی گلاس ٹیبل پہ رکھ کر بیٹھ گئی تھی

"کیا ہوا آپ ایسے کیوں بیٹھی ہیں" وہ چاروں ابھی آفس سے آئے تھے آگے اسے سر ہاتھوں میں تھا مے بیٹھ کر ماہیر نے پوچھا تھا

"وہ جو آپ کی آفت ہے آپ اسے خود سمجھالیں نہیں تو کسی دن مجھ سے بہت بری طرح مار کھائے گی" عشال اسے دیکھتے ہی شروع ہو گئی تھی

"کچھ نہیں ہوتا بچی ہے ابھی" ماہیر نے اسے تسلی دی تھی

"ہاں یہی کہہ کہہ کر اسے بگاڑ دیں آپ" عشال نے غصے سے کہا تھا ابھی وہ کچھ مزید کہتی مشال کی چیخ پہ سب اندر بھاگے تھے

"کیا ہوا؟" ہارون نے پوچھا تو اس نے سامنے اشارہ کیا تھا جہاں شاہ زور کو سامنے بیٹھائے عشال اسے میک اپ کر رہی تھی اور اس کی شکل ایسی بنائی ہوئی تھی کہ اسے دیکھ کر کوئی بھی ڈر جاتا

"عشال یہ کیا ہو رہا ہے؟" عشال دھاڑی تھی

"کچھ نہیں ماما بس اپنے گڈے کو میک اپ کر رہی ہوں" اس نے اپنے کام میں مگن لا پر واہی سے کہا تھا

Kitab Nagri Special

"نشال بھی تو ہے نہ کتنی اچھی اور سلجھی ہوئی بچی ہے آپ پتہ نہیں کس پہ چلی گئی ہو" عشال نے اس کے سامنے سے شاہ زر کو اٹھاتے لائبہ اور ماہر کی بیٹی کا حوالہ دیا تھا

"ماما میرا گڈا واپس کریں" عشال نے غصے سے کہا تھا

"ہاں تاکہ جو اس کی تھوڑی شکل نظر آرہی ہے وہ بھی نہ آئے" عشال نے اسے گھورتے کہا تو وہ رونے لگی اس کے رونے پہ شاہ زر اپنا ہاتھ عشال سے چھڑواتے عشال کے پاس جا کر کھڑا ہوا تھا

"رو نہیں یہ میں کھڑا ہوں کر لو جو کرنا ہے" اس کے آنسو صاف کرتے شاہ زر نے سنجیدگی سے کہا تھا جبکہ باقی سب حیرت سے انہیں دیکھ رہے تھے

"چلو جی مجھے تو میرا داماد مل گیا ہے" ماہیر نے انہیں دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا تھا اب کی بار عشال نے ماہیر کو گھورا تھا

"یہ نہیں کہ اسے منع کرو خود فضول ہانگی جارہے ہیں" عشال نے دانت پیستے کہا تھا

"لو بھئی ہارون پہلے ہمارے چار رشتے ہیں مستقبل میں شاید پانچ بھی ہو سکتے ہیں" عشال کی بات کو انور کرتے اس نے ہارون سے کہا تھا جس پہ عشال بس اسے تاسف سے دیکھ کر رہ گئی تھی

ان چھ سالوں میں کافی کچھ بدل چکا تھا الطاف اور الیاس صاحب آفس جانا چھوڑ چکے تھے وہ چاروں ہی آفس سنبھال رہے تھے وہ دونوں کھکی چکر لگا آتے تھے

ماہیر اور عشال کی پانچ سال کی اک بیٹی تھی عشال ماہیر شیرازی جو کہ پورے گھر کی جان تھی اور اس کی جان اس کے گڈے میں تھی

Kitab Nagri Special

ہارون اور مشال کا چار سال کا بیٹا شاہ زر شیرازی تھی جو کہ شیرازی ہاؤس میں کسی پہ نہیں گیا تھا ابھی سے وہ حد سے زیادہ سنجیدہ تھا جو صرف اور صرف عسل کے لیے ہنستا تھا اور اسے روتے ہوئے تو بلکل بھی نہیں برداشت کر سکتا تھا

ماہر اور لائبہ کی بھی تین سال کی اک بیٹی نشال ماہر شیرازی تھی جو کہ انتہائی شریف اور معصوم بچی تھی جبکہ زارون اور علایا کا بھی تک کوئی بے بی نہیں تھا جلد ہی اس کی آمد متوقع تھی

اس دوران نعمان صدیقی جیل سے بھاگنے کی کوشش میں مارا جا چکا تھا صدیقی صاحب نے اس کی بیل کروانے کی بہت کوشش کی تھی اور ان کی ہر کوشش کو ماہیر نے ضائع کر دیا تھا جب اس نے دیکھا کہ اس کے باپ سے کچھ نہیں ہو رہا تو کورٹ کے باہر اس نے بھاگنے کی کوشش کی تب اسے روکنے کے لیے کی فائرنگ کے نتیجے میں اسے سر میں دو گولیاں لگی اور وہ موقع پہ ہی جاں بحق ہو گیا تھا

اس کی موت کا سن کر سب افسوس ہوا تھا لیکن وہ بھی کیا کرتے انسان کے اعمال ہی ہوتے جو ان کے سامنے آ جاتے

www.kitabnagri.com

شیرازی ہاؤس میں اک دفعہ پھر ہر طرف خوشیاں چھائی ہوئی تھیں یہ رب کا فرمان ہے کہ اگر بندہ اس کا شکر گزار رہتا ہے ہر حال میں تو رب پہلے سے بڑھ کر اسے نوازتا ہے اور رب نے شیرازی ہاؤس کو بھی پہلے سے بڑھ کر نوازا ہوا تھا

ختم شد

